32

حضرت عیسیٰ علیہ السلام

اور بی بی مریم علیہا السلام

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۳۲

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابوجعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِينَ يَوْمَ يَقُومُ الْحِسَابُ ﴿٤١﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ واجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُل رَّبِّ ارْحَمْهُمَا
كَمَا رَبَّيَانِي صَغِيرًا ﴿٢٤﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاءؑ"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سال تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سال طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔ محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؐ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت اوریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراھیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لوُط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسیٰ اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسیٰ اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت **اسمٰعیل بن حزقیل** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۰**
۲۵	حضرت **ذوالکفل** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۱**
۲۶	حضرت **لقمان** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۲**
۲۷	حضرت **اسمٰعیل** علیہ السّلام اور **طالوت وجالوت** کے حالات	**جلد۔۲۳**
۲۸	حضرت **داؤد** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۴**
۲۹	**اصحاب سبت** کے حالات	**جلد۔۲۵**
۳۰	حضرت **سلیمان** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۲۶**
۳۱	قوم سبا اور **اہل ثرثار** کے حالات	**جلد۔۲۷**
۳۲	**ہاروت وماروت** کے حالات	**جلد۔۲۸**
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	**جلد۔۲۹**
۳۳	حضرت **شعیا** اور **حضرت حیقوق** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۰**
۳۴	حضرت **زکریّا و یحییٰ** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۱**
۳۵	حضرت **عیسیٰ** اور **بی بی مریم** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۲**
۳۶	حضرت **ارمیاؑ، دانیالؑ** اور **عزیر** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۳**
۳۷	حضرت **یونسؑ بن متی** اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۴**
۳۸	**اصحاب کہف ورقیم** کے حالات	**جلد۔۳۵**
۳۹	**اصحاب اخدود** کے حالات	**جلد۔۳۶**
۴۰	حضرت **جرجیس** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۷**
۴۱	حضرت **خالد بن سنان** علیہ السّلام کے حالات	**جلد۔۳۸**
۴۲	حضرت **محمد مصطفٰے** (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حالات	**جلد۔۳۹**
۴۳	اُن **پیغمبروں کے حالات** جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	**جلد۔۴۰**
۴۴	بعض **بادشاہان زمین** کے حالات	**جلد۔۴۱**
۴۵	**بنی اسرائیل اوران کے علاوہ غیر پیغمبروں** کے حالات نادرہ وعجیبہ	**جلد۔۴۲**

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تاکہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہوگی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہونگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے: قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۷۱﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿۷۲﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ﴿۷۳﴾ ۙۚ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ﴿۷۴﴾ ۙ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۷۵﴾ وَنُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَاَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ﴿۷۶﴾ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿۷۷﴾ وَدَاوٗدَ وَسُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَـرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ﴿۷۸﴾ ۙ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۫ وَّسَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَالطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿۷۹﴾ وَعَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿۸۰﴾ وَلِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ
الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿۸۱﴾ وَمِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَيَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ﴿۸۲﴾ ۙ وَاَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِيۡنَ ﴿۸۳﴾ ۖۚ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّاٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَمِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿۸۴﴾ وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِدۡرِيۡسَ وَذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ﴿۸۵﴾ ۖۚ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿۸۶﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّـقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ﴿۸۷﴾ ۖۚ
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿۸۸﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ﴿۸۹﴾ ۖۚ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۫ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَاَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿۹۰﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿۹۱﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿۹۲﴾ سُوۡرَةُ الۡاَنۡبِيَآءِ

ترجمہ، شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بےشک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بےشک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بےشک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنا دیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنا دیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات

حضرت عیسیٰؑ کی جدّہ (نانی) حنہ تھیں اور یہ عمران حضرت موسیٰؑ کے پدر عمران کے علاوہ تھے بلکہ یہ عمران ماثان کے صاحبزادے تھے اور حنہ کی بہن زکریاؑ کی بیوی تھیں ان کا نام ایشاع تھا اور یحییٰؑ و مریمؑ خالہ زاد بھائی بہن تھے۔ منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ عمران پیغمبر تھے فرمایا ہاں اپنی قوم کی طرف خدا کے بھیجے ہوئے پیغمبر تھے۔ اور حنہ عمران کی اور حنانہ زکریاؑ کی بیوی دونوں بہنیں تھیں۔ حنہ سے مریمؑ پیدا ہوئیں اور حنانہ سے زکریاؑ کے فرزند یحییٰؑ پیدا ہوئے اور جناب مریمؑ سے حضرت عیسٰےؑ پیدا ہوئے۔ عیسٰےؑ یحییٰؑ کی خالہ کی دختر کے فرزند تھے۔ اور یحییٰؑ کی مریمؑ کی خالہ کے بیٹے تھے اور ماں کی خالہ بمنزلہ خالہ ہوتی ہے اس سبب سے عیسٰےؑ و یحییٰؑ خالہ زاد کہے جاتے تھے۔

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ "اس وقت کو یاد کرو جبکہ عمران کی زوجہ نے کہا خداوند میں نے نذر مانی ہے کہ جو کچھ (لڑکا یا لڑکی) میرے شکم میں ہے میں اس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے وقف کردوں گی یا عبادت کے لئے مخصوص کردوں گی کہ محراب سے باہر نہ آئے۔" عیاشی نے بسندہائے معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب زن عمران نے نذر کی کہ جو کچھ شکم میں ہے اُس کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے محرر کردوں گی اور محرر وہ ہوتا تھا جس کو مسجد اور اپنی عبادت گاہ کی خدمت کے لئے مقرر کردیتے تھے

ترجمہ، (وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے) جب عمران کی بیوی نے کہا کہ اے پروردگار جو (بچہ) میرے پیٹ میں ہے میں اس کو تیری نذر کرتی ہوں اسے دنیا کے کاموں سے آزاد رکھوں گی تو (اسے) میری طرف سے قبول فرما تو تو سننے والا (اور) جاننے والا ہے ﴿۳۵﴾ سورۃ آل عمران

کہ وہ کبھی باہر نہیں آتا تھا۔ حضرت نے فرمایا کہ جب جناب مریمؑ حنّہ سے پیدا ہوئیں (حنّہ نے) کہا خداوندا یہ تو لڑکی ہے اور خدا تو سب سے زیادہ جانتا ہے کہ اس نے کیا جنّا ہے اور مرد عورت کی طرح بیت المقدس کی خدمت اور عبادت کے لئے (مناسب) نہیں ہوتی۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ (عورت مرد کے برابر نہیں ہو سکتی) اس لئے کہ عورت حائض ہوتی ہے (اور اس حالت میں) چاہئے کہ وہ مسجد سے باہر چلی جائے اور محرر کو کسی وقت مسجد سے باہر نہ نکلنا چاہیے۔ (اور حنّہ نے کہا) میں نے اس کا نام مریمؑ رکھا یعنی عابدہ یا خادمہ (بیت خدا کی) اور اس کو اس کی ذریت کو شیطان رجیم (کے شر) سے خدا کی پناہ میں دیتی ہوں۔ تو خدا نے مریمؑ کو بیت المقدس کی خدمت کے لئے برضا و رغبت قبول فرمالیا اور اُن کی اچھی نشو و نما فرمائی۔ بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک روز میں اتنی بڑھتی اور بڑی ہوتی تھیں جتنا دوسرے لوگ سال میں بڑھتے ہیں اور ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ وہ جب نو سال کی ہو گیئں روزہ و نماز، زہد اور ترکِ دُنیا میں تمام عابدوں سے آگے بڑھ گیئں۔ خدا نے ان کو حفاظت اور کفالت کے لئے زکریاؑ کے سپرد فرمایا۔ چنانچہ بیان کرتے ہیں کہ ان کی ماں ایک کپڑے میں لپیٹ کر مسجد میں علماء و راہبوں اور بنی اسرائیل کے پیغمبروں کے پاس لائیں اور کہا لو یہ بیت المقدس کے نذر ہے اور چونکہ مریمؑ ان کے امام اور صاحب قربانی کی بیٹی تھیں اس لئے لوگوں نے اُن کی کفالت کے بارے میں نزاع کی تو زکریاؑ نے کہا کہ میں اس کی کفالت کا زیادہ حقدار ہوں اس لئے کہ اُس کی خالہ میری زوجہ ہے۔ علماء نے کہا کہ اگر اسی حق پہ فیصلہ ہے تو اس کی ماں سب سے زیادہ حقدار ہے لیکن ہم قرعہ ڈالتے ہیں جس کے نام قرعہ نکلے وہ اس کا کفیل ہو۔ وہ لوگ اُنتیس (۲۹) آدمی تھے، ایک اور روایت کے مطابق

ترجمہ، جب ان کے ہاں بچہ پیدا ہوا اور جو کچھ ان کے ہاں پیدا ہوا تھا خدا کو خوب معلوم تھا تو کہنے لگیں کہ پروردگار! میرے تو لڑکی ہوئی ہے اور (نذر کے لیے) لڑکا (موزوں تھا کہ وہ) لڑکی کی طرح (ناتواں) نہیں ہوتا اور میں نے اس کا نام مریم رکھا ہے اور میں اس کو اور اس کی اولاد کو شیطان مردود سے تیری پناہ میں دیتی ہوں ﴿۳٦﴾

قرعہ ڈالنے والے چھ اشخاص تھے۔ قرعہ ڈالا گیا یعنی وہ قلم جو فولاد کے تھے جن سے وہ لوگ توریت لکھا کرتے تھے پانی میں ڈالے گئے سب کے قلم ڈوب گئے زکریاؑ کا قلم پانی پر تیرتا رہا۔ آب جاری (دریا) میں قلم ڈالے گئے اور زکریاؑ کا قلم پانی پر استادہ رہا۔ اس میں حرکت نہیں ہوئی۔ جب زکریاؑ مریمؑ کے پاس جاتے اُن کے پاس (بے فصل کے) میوے دیکھتے اور گرمی کے میوے جاڑوں میں اور جاڑوں کے میوے گرمیوں میں دیکھتے اور پوچھتے کہ اے مریمؑ یہ کہاں سے آئے۔ وہ کہتی تھیں خدا کے پاس سے وہ جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ اُس وقت زکریاؑ نے اپنے لئے خدا سے فرزند کی دُعا کی۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ دودھ نہیں پیتی تھیں بلکہ اُن کی روزی ہمیشہ بہشت سے آتی تھی۔ حضرت امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں کہ پیغمبروں نے قرعہ ڈالا۔ قرعہ زکریاؑ کے نام نکلا جو مریمؑ کی بہن کے شوہر تھے اور زکریاؑ ان کے متکفل اور محافظ قرار پائے اور مریمؑ کو مسجد میں لے گئے۔ جب وہ کچھ بڑی ہو گئیں پیغمبروں اور عبادت گذاروں کی خدمت کرنے لگیں جب اتنی بڑی ہو گئیں کہ دوسری عورتیں حائض ہو جاتی ہیں تو خدا نے زکریاؑ کو حکم دیا کہ ان کو مسجد میں پردہ عصمت کے اندر چھپا کر رکھیں کیونکہ وہ حسین ترین عورت تھیں جب نماز کے لئے کھڑی ہوتی تھیں تو ان کے نور سے محراب روشن ہو جاتی تھی۔

منقول ہے کہ خدا نے عمران کو وحی کی کہ میں تم کو ایک ایسا فرزند عطا کروں گا جو اندھوں کو آنکھیں دے گا۔ کوڑھی کو شفا بخشے گا اور مردہ کو خدا کے حکم سے زندہ کرے گا۔ میں اس کو بنی اسرائیل کی طرف اپنا رسول بنا کر بھیجوں گا۔ عمران نے اپنی زوجہ حنہ کو خوشخبری دی کہ

ترجمہ، تو پروردگار نے اس کو پسندیدگی کے ساتھ قبول فرمایا اور اسے اچھی طرح پرورش کیا اور زکریا کو اس کا متکفل بنایا زکریا جب کبھی عبادت گاہ میں اس کے پاس جاتے تو اس کے پاس کھانا پاتے (یہ کیفیت دیکھ کر ایک دن مریم سے) پوچھنے لگے کہ مریم یہ کھانا تمہارے پاس کہاں سے آتا ہے وہ بولیں خدا کے ہاں سے (آتا ہے) بیشک خدا جسے چاہتا ہے بے شمار رزق دیتا ہے ﴿۳۷﴾

سورۃ آل عمران

خدانے اس طرح وحی فرمائی ہے تو جب حنہ مریمؑ سے حاملہ ہوئیں اُن کو گمان ہوا کہ شکم میں لڑکا ہے جس کے بارے میں خدانے عمران کو خوشخبری دی تھی اس نے نذر کی کہ خداوندا یہ لڑکا جو میرے شکم میں ہے اس کو میں محرر کروں گی جب لڑکی ہوئی تو کہا خداوندا میں تو لڑکی جنی ہوں اور لڑکا لڑکی کے مثل نہیں ہوتا۔ لڑکی پیغمبر نہیں ہو سکتی جب خدانے عیسےٰؑ مریمؑ کو عطا کیا وہ خوشخبری پوری ہوئی جو خدانے عمران کو دی تھی (حضرت نے فرمایا کہ) اگر ہم اہلبیت میں سے کسی کے بارے میں کوئی خبر دیں اور وہ اس کے ساتھ عمل میں نہ آئے اس کے فرزند کے ساتھ ظاہر ہو گی یا اُس کے فرزند کے فرزند میں موجود ہو گی لہٰذا انکار مت کرنا۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ حضرت امام رضاؑ سے لوگوں نے پوچھا کہ اگر پیغمبران خدا کوئی خبر دیں تو کیا اُس کے خلاف عمل میں آسکتا ہے فرمایا ہاں خدانے بنی اسرائیل کو حضرت موسیٰؑ کے زمانہ میں حکم دیا تھا کہ ارض مقدس میں داخل ہو کیونکہ داخل ہونا تمہارا مقدر کر چکا ہوں اور لکھ چکا ہوں۔ وہ لوگ داخل نہیں ہوئے بلکہ اُن کے فرزندوں کے فرزند داخل ہوئے (اسی طرح) عمران نے کہا تھا کہ خدانے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ اس سال اس مہینے میں مجھے لڑکا عنایت فرمائے گا جو پیغمبر ہو گا اور کہیں چلے گئے جب جناب مریمؑ پیدا ہوئیں اور زکریاؑ ان کے کفیل ہوئے تو ایک گروہ کہنے لگا کہ خدا کے رسول (عمران) کا قول سچا ہے اور ایک کہتا تھا کہ انہوں نے جھوٹ وعدہ کیا۔ جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تو اُس گروہ نے کہا جو حضرت عمران کی تصدیق کرتا تھا کہ یہ ہے وہ وعدہ جو خدانے عمران سے کیا تھا۔

منقول ہے کہ اسمٰعیل جعفی نے امام محمد باقرؑ کی خدمت میں عرض کی کہ مغیرہ کہتے ہیں کہ حائض نماز کی قضا کرتی ہے اور روزہ کی قضا نہیں کرتی۔ (یعنی نماز قضا شدہ ادا کرتی ہے اور قضا شدہ روزے ادا نہیں کرتی) حضرت نے فرمایا ایسا کیوں کہتے ہیں خدا ان کو توفیق نیک نہ دے

بیشک عمران کی زوجہ نے نذر کی تھی کہ جو اُن کے شکم میں ہے اُسے بیت المقدس کے لئے وقف کردیں گی اور جو وقف ہو جاتا تھا مسجد سے کبھی باہر نہ آتا تھا۔ جب مریمؑ پیدا ہوئیں تو وہ اُن کو مسجد میں لائیں اور ان کی کفالت کے لئے پیغمبروں نے قرعہ ڈالا حضرت زکریاؑ کے نام قرعہ نکلا اور وہ اُن کے متکفل ہوئے یہاں تک کہ وہ سن بلوغ کو پہنچیں اور (زمانہ حیض میں) مسجد سے باہر آئیں اگر ممکن ہوتا نماز کو قضا کرتیں اور کن دنوں وہ نماز کو قضا کرسکتی تھیں حالانکہ ان کو ہمیشہ مسجد ہی رہنا تھا۔

خدا فرماتا ہے "اے مریمؑ قنوت پڑھو یا عبادت کرو اور اپنے پرورگار کے لئے عبادت کو خالص قرار دو اور خاضع ہو اور سجدہ اور رکوع کرو، رکوع (و سجود) کرنے والوں کے ساتھ یہ غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمہاری طرف وحی کرتے ہیں۔ (اے رسولؐ) تم اُس وقت موجود نہ تھے جبکہ وہ اپنے قلم سے قرعہ اندازی کررہے تھے کہ کون مریمؑ کا کفیل ہو اور جبکہ وہ باہم اس بارے میں منازعت کررہے تھے"

بسند ہائے معتبر عامہ و خاصہ کے طریقہ سے منقول ہے کہ جو کچھ سابقہ امتوں میں واقع ہوا ہے اس امت میں بھی واقع ہوگا۔ چنانچہ مریمؑ کے لئے بہشت سے جو خدا کی نعمتیں نازل

ترجمہ، اور جب فرشتوں نے (مریم سے) کہا کہ مریم! خدا نے تم کو برگزیدہ کیا ہے اور پاک بنایا ہے اور جہان کی عورتوں میں منتخب کیا ہے ﴿۴۲﴾ مریم اپنے پروردگار کی فرمانبرداری کرنا اور سجدہ کرنا اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنا ﴿۴۳﴾ (اے محمد ﷺ) یہ باتیں اخبار غیب میں سے ہیں جو ہم تمہارے پاس بھیجتے ہیں اور جب وہ لوگ اپنے قلم (بطور قرعہ) ڈال رہے تھے کہ مریم کا متکفل کون بنے تو تم ان کے پاس نہیں تھے اور نہ اس وقت ہی ان کے پاس تھے جب وہ آپس میں جھگڑ رہے تھے ﴿۴۴﴾ سورۃ آل عمران

ہوئی تھیں حضرت فاطمہ زہراؑ کے لئے بہشت کی نعمتیں اور مائدہ نازل ہوا۔ حتیٰ کہ صاحب کشاف وبیضادی و نیشاپوری ان تمام مفسرین عامہ نے جو نہایت متعصب ہیں قصّہ نزول مائدہ کا ذکر کیا ہے۔ بسند ہائے معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہف کہ ایک روز جناب امیرؑ سے حضرت فاطمہؑ سے کچھ کھانے کو مانگا۔ معصومہؑ نے عرض کی کہ خدا کی قسم آج تین روز سے سوائے اس کے کچھ نہیں تھا جو آپ کے لئے میں نے حاضر کیا اور آپ کو اپنے اوپر ترجیح دی۔ جناب امیرؑ نے فرمایا مجھے تم نے خبر نہ کی۔ جناب فاطمہؑ نے کہا۔ پیغمبرؑ نے مجھے سے ایک دینار قرض لیا اور گھر کی طرف واپس ہوئے تاکہ کچھ انتظام کریں۔ راستہ میں حضرت مقدادؓ سے ملاقات ہوئی پوچھا (اس دوپہر کے وقت سخت گرمی اور دھوپ میں) گھر سے کس لئے نکلے مقدادؓ نے کہا بھوک کی شدت کے سبب سے، حضرت نے فرمایا میں بھی اسی غرض سے گھر سے باہر نکلا ہوں اور ایک دینار فراہم کیا ہے لیکن تم لے جاؤ اور اصرار کر کے وہ دینار مقدادؓ کو دیدیا اور خالی ہاتھ گھر واپس آئے، دیکھا کہ جناب رسولؐ خدا تشریف فرما ہیں اور جناب فاطمہؑ نماز پڑھ رہی ہیں اور ان کے درمیان میں کوئی چیز رکھی ہے جس پر خوان پوش ڈھکا ہوا ہے۔ جناب فاطمہؑ نماز سے فارغ ہوئیں تو اُس ظرف کو اُن دونوں حضرات کی خدمت میں لائیں اور خوان پوش اُٹھایا تو دیکھا کہ وہ ایک پیالہ ہے جو گوشت اور گرم روٹی سے بھرا ہوا ہے اور بھاپ نِکل رہی ہے پوچھا اے فاطمہؑ یہ کہاں سے لائیں۔ فاطمہؑ نے کہا یہ خدا کی جانب سے آیا ہے بیشک خدا جس کو چاہتا ہے بے حساب روزی دیتا ہے۔ پیغمبر نے فرمایا کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہاری اور فاطمہؑ کی مثال بیان کروں۔ عرض کی ہاں یا رسولؐ اللہ بیان فرمائیے۔ حضرت نے فرمایا تمہاری مثال زکریاؑ کی سی ہے کہ جب مریمؑ کے پاس محراب عبادت میں داخل ہوتے تھے ان کے پاس بے فصل کے میوے دیکھتے تو پوچھتے کہ یہ کہاں سے آئے تو وہ کہتی تھیں خدا کی جانب سے جیسا کہ تمہارے جواب میں فاطمہؑ نے کہا۔ غرض اُس کا سکے طعام

ترجمہ، اور ان (مریم) کو (بھی یاد کرو) جنہوں نے اپنی عفّت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو اہل عالم کے لئے نشانی بنادیا ﴿۹۱﴾ سورة الأنبياء

سے ایک مہینے تک اہلبیت رسول کھاتے رہے اور وہ کم نہ ہوا۔ حضرت امام باقرؑ نے فرمایا کہ وہ کاسہ ہمارے پاس ہے اور حضرت صاحب الامرؑ اس کو ظاہر کریں گے ار بہشت کے کھانے اس سے کھائیں گے۔

ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز جناب رسالتمآبؐ نے اُن مظام کی خبر دی جو حضرت کے بعد اہلبیت پر گذرنے والے تھے جب جناب فاطمہؑ کے مصائب بیان کئے تو فرمایا کہ اس وقت حق تعالیٰ فرشتوں کو اُن کا مونس و غمخوار بنائے گا۔ کہ ان کو آواز دیں گے جس طرح مریمؑ بنت عمران کو ندا دیا کرتے تھے اور کہیں گے کہ اے فاطمہؑ بیشک خدا نے تم کو بر گزیدہ کیا اور مطہر و معصوم بنایا ہے اور تمام عالم کی عورتوں پر تم کو فضیلت دی ہے۔ اے فاطمہؑ قنوت و خضوع اور اپنے پروردگار کی بندگی کرو اور سجدہ اور رکوع کرو، رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔ جب اُس دروازہ کے سبب سے جو عمر کے حکم سے اس کے شکم پر گرایا جائے گا اُس کا مرض سخت ہو گا تو خدا مریمؑ بنت عمران کو اس کی تیمارداری کے لئے بھیجے گا جو اس شدت و تکلیف کے عالم میں اُس کی خدمت گذار اور مونس و ہمدرد ہوں گی۔ دوسری روایت ہے کہ حضرت صادقؑ سے لوگوں نے پوچھا کہ فاطمہ زہراؑ کی میت کو کس نے غسل دیا فرمایا کہ امیر المومنینؑ نے کیونکہ وہ صدیقہ و معصومہ تھیں اور سوائے معصوم کے کوئی اور اُن کو غسل نہیں دے سکتا تھا۔ شاید تم نہیں جانتے کہ مریمؑ کو سوائے عیسیٰؑ کے کسی نے غسل نہیں دیا تھا۔

ترجمہ، اور کتاب (قرآن) میں مریم کا بھی مذکور کرو، جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر مشرق کی طرف چلی گئیں ﴿۱٦﴾ تو انہوں نے ان کی طرف سے پردہ کر لیا۔ (اس وقت) ہم نے ان کی طرف اپنا فرشتہ بھیجا۔ تو ان کے سامنے ٹھیک آدمی (کی شکل) بن گیا ﴿۱۷﴾ مریم بولیں کہ اگر تم پرہیز گار ہو تو میں تم سے خدا کی پناہ مانگتی ہوں ﴿۱۸﴾ انہوں نے کہا کہ میں تو تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا (یعنی فرشتہ) ہوں (اور اس لئے آیا ہوں) کہ تمہیں پاکیزہ لڑکا بخشوں ﴿۱۹﴾ مریم نے کہا کہ میرے ہاں لڑکا کیونکر ہو گا مجھے کسی بشر نے چھوا تک نہیں اور میں بدکار بھی نہیں ہوں ﴿۲۰﴾

سورۃ مریم

ایک مقام پر ارشاد ہے "اور قرآن میں مریمؑ کو یاد کرو جبکہ اپنے ساتھ والوں سے الگ ہو کر تنہائی میں آئیں اور خلوت میں مشرق کی طرف ایک مقام میں پہنچیں۔" علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ درخت خرمائے خشک کے پاس گئیں اور مفسروں نے کہا کہ وہ بیت المقدس یا اپنے مکان کے شرقی جانب پہنچیں اور عبادت کے لئے خلوت اختیار کی یا اپنے بدن کو دھونے اور نہانے گئیں۔ تو ایک حجاب و پردہ اپنے اور اپنے اہل خانہ کے درمیان قائم کیا تاکہ کو ان کو نہ دیکھے۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ جب حضرت مریمؑ حائض ہوتی تھیں مسجد سے باہر چلی جاتی تھیں اور اپنی خالہ زوجہ زکریاؑ کے پاس رہتی تھیں اور جب پاک ہو جاتی تھیں تو مسجد میں جا کر قیام کرتیں۔ ایک روز زکریاؑ کے گھر میں جبکہ دھوپ نکلی ہوئی تھی پردہ لٹکا کو غسل کر رہی تھیں کہ جبریلؑ ایک انسان کی صورت میں ان کے پاس ظاہر ہوئے۔ جبریلؑ نے مریمؑ کے گریبان میں پھونک ماری اور ایک ہوا آپ کے پیٹ میں پہنچائی۔ جس سے وہ اُسی شب حضرت عیسٰیؑ سے حاملہ ہوئیں اور صبح کو ان کا وضع حمل ہوا جس کی مدّت حمل نوماہ کے برابر مقرر فرمائی۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جبریلؑ نے مریمؑ کا کرتا پکڑ کے اُس میں پھونکا تو عیسٰیؑ اُسی وقت اُن کے رحم میں کابل ہو گئے جس طرح لڑکے ماں کے پیٹ میں نو مہینے میں کامل ہوتے ہیں تو وہ غسلخانہ سے باہر آئیں اُس حاملہ عورت کی طرح جس کا زمانہ حمل مکمل ہو چکا ہوتا ہے اور لڑکا پیدا ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ جب ان کی خالہ کی نگاہ اُن پر پڑی تعجّب ہوا اور مریمؑ شرم سے اپنی خالہ و زکریاؑ سے علیٰحدہ ہو گئیں۔ وہ حضرت سے حاملہ ہوئیں اور تنہائیو عُزلت اختیار کی یا لوگوں سے بہت دُور ایک مقام پر چلی گئیں۔ پھر ان کو وضع حمل کا درد درخت خرما کے نزدیک لایا اور جب حضرت عیسٰیؑ پیدا ہوئے تو کہا کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی اور میرا نام لوگوں کو بھول گیا ہوتا۔ مرگ کی تمنا اس لئے کی کہ لوگ ان کی نسبت بڑا گمان کریں گے۔

حضرت عیسٰیؑ ابن مریم علیہ السّلام کے حالات

خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے وہ وقت یاد کرو جبکہ فرشتوں نے کہا اے مریمؑ بیشک خدا تم کو اپنی جانب سے ایک کلمہ کی خوشخبری دیتا ہے جو عیسٰیؑ بن مریمؑ ہیں۔ جو روشناس اور دُنیا و آخرت میں صاحب قدر و منزلت ہوں گے اور وہ خدا کے مقرب ہیں۔ عیسٰیؑ کو کلمہ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لفظ کن سے بغیر باپ کے پیدا ہوئے یا اس لئے کہ اُن کی خوشخبری پیغمبرانِ سابقہ نے دی یا اس وجہ سے کہ اُن کے کلام سے خداوند عالم نے لوگوں کی ہدایت فرمائی اور مسیح اس واسطے کہتے ہیں کہ وہ خدا کی جانب سے برکت و منیمنت اور گناہوں کی پاکی سے مسح کئے ہوئے تھے، یا اس سبب سے کہ ولادت کے بعد روغن زیت سے مسح کئے گئے تھے یا اس وجہ سے کہ جبرئیلؑ نے اپنے پروں کو حضرت کے جسم پر بعد ولارت ملا تھا تا کہ ان کے لئے تعویذ ہو اور شر شیطان سے محفوظ رہیں یا اس وجہ سے کہ وہ ہاتھ اپنے سر پر پھیرا کرتے تھے یا اس لئے کہ ان کے مس کرنے سے اندھے آنکھ والے بن جاتے تھے اور بیماروں کو شفا ہوتی تھی۔ بیان کرتے ہیں کہ زبان عبری میں مسیحا تھا جو عربی میں مسیح ہو گیا۔ "اور وہ لوگوں سے گہوارہ میں زمانہ شیر خوارگی میں کلام کرتے تھے اور پیری میں بھی (جیسے لوگ کلام کرتے ہیں) اور وہ صالحین میں سے تھے۔ مریمؑ نے کہا خداوندا مجھے لڑکا کیونکر

ترجمہ، پھر دردزہ ان کو کھجور کے تنے کی طرف لے آیا۔ کہنے لگیں کہ کاش میں اس سے پہلے مرچکتی اور بھولی بسری ہوگئی ہوتی ﴿۲۳﴾ اس وقت ان کے نیچے کی جانب سے فرشتے نے ان کو آواز دی کہ غمناک نہ ہو تمہارے پروردگار نے تمہارے نیچے ایک چشمہ جاری کردیا ہے ﴿۲۴﴾ اور کھجور کے تنے کو پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ کھجوریں جھڑ پڑیں گی ﴿۲۵﴾ تو کھاؤ اور پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ اگر تم کسی آدمی کو دیکھو تو کہنا کہ میں نے خدا کے لئے روزے کی منت مانی تو آج میں کسی آدمی سے ہرگز کلام نہیں کروں گی ﴿۲۶﴾

سورۃ مریم

ہوگا حالانکہ مجھے کسی مرد نے چھویا تک نہیں ۔ فرشتے نے کہا
خدا یونہی جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب اُس نے کسی شے کو مقدر
کرنا چاہا تو کہدیا ہوجا ،بس وہ ہوجاتی ہے۔ اور اس کو تعلیم کرے گا
کتاب و حکمت کی اور توریت و انجیل کی، اور وہ بنی اسرائیل کی
طرف رسول ہوگا اور اُن سے کہے گا کہ میں تمہاری طرف آیات اور
چند معجزات کے ساتھ خدا کی جانب سے آیا ہوں۔ میں مٹی
سے طائر کی شکل بنا کر اُس میں پھونکتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے
پرندہ بن جاتا ہے (اور اُڑنے لگتا ہے) اور خدا کے حکم سے مادر زاد اندھے
اور مبروص کو شفا دیتا ہوں اور مرُدہ کو زندہ کرتا ہوں۔ اور جو کچھ تم کھاتے ہو
اور جو کچھ اپنے گھروں میں جمع کرتے ہو سب بتا دیتا ہوں ۔ بیشک
اس میں تمہارے لئے میری حقیقت پر حجت کی دلیلیں اور
علامتیں ہیں اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ اور میں تصدیق کرنے والا ہوں اُس
کا جو مجھ سے پہلے نازل ہوچکا ہے اور وہ توریت ہے اور مبعوث ہوا ہوں تاکہ
تمہارے لئے ان چیزوں کو حلال کردوں جو تم پر شریعت موسیٰؑ میں
حرام ہوچکی ہیں اور میں تمہارے لئے خدا کی جانب سے
معجزے لایا ہوں۔ خدا کے عذاب سے ڈرو، اور پرہیز کرو اور میری

ترجمہ، پھر وہ اس (بچے) کو اٹھا کر اپنی قوم کے لوگوں کے پاس لے آئیں۔ وہ کہنے لگے کہ مریم یہ تو
تُونے برا کام کیا ﴿۲۷﴾ اے ہارون کی بہن نہ تو تیرا باپ ہی بداطوار آدمی تھا اور نہ تیری ماں ہی بدکار
تھی ﴿۲۸﴾ تو مریم نے اس لڑکے کی طرف اشارہ کیا۔ وہ بولے کہ ہم اس سے کہ گود کا بچہ ہے
کیونکر بات کریں ﴿۲۹﴾ بچے نے کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا
ہے ﴿۳۰﴾ اور میں جہاں ہوں (اور جس حال میں ہوں) مجھے صاحب برکت کیا ہے اور جب تک
زندہ ہوں مجھ کو نماز اور زکوۃ کا ارشاد فرمایا ہے ﴿۳۱﴾

اطاعت کرو، بیشک خدا میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا راستہ ہے۔" اور دوسرے مقام پر فرمایا ہے کہ "بیشک عیسیٰؑ کی مثال خدا کے نزدیک بے باپ کے پیدا ہونے میں آدم کی مثال ہے کہ خدا نے ان کو مٹی سے پیدا کیا اور کہا ہو جاؤ تو وہ خلق ہو گئے اور زندہ ہو گئے۔"

حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ موت کی آرزو اس لئے کی کہ کوئی نیک صاحب عقل قوم میں ان کو برائی سے نسبت نہ دیتا اور علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب مریمؑ درد زہ کی وجہ سے باہر نکلیں تاکہ کسی مقام پر پناہ لیں۔ وہ بنی اسرائیل کے بازار کا دن تھا اور اُن کا اژدہام تھا حضرت مریمؑ جولاہوں کی طرف سے گذریں اُس زمانہ میں جولاہی شریف ترین پیشہ تھا۔ وہ جولاہے نیلے خچروں پر سوار تھے۔ مریمؑ نے ان سے پوچھا خرما کا خشک درخت کہاں ہے ان لوگوں نے اُن سے مذاق کیا اور جھڑک دیا تو مریمؑ نے بددُعا کی کہ خدا تمہارے پیشہ کو ذلیل کرے اور تم کو لوگوں کے درمیان خوار بنا دے۔ پھر سوداگروں کی ایک جماعت دیکھی اور اُن سے درخت کا پتہ پوچھا اُن لوگوں نے پتہ بتا دیا۔ فرمایا کہ خدا تمہارے پیشے میں برکت دے اور لوگوں کو تمہارا محتاج قرار دے۔ غرض جب درخت کے قریب پہنچیں حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی جب اُن کی نظر حضرت عیسیٰؑ پر پڑی کہا کاش میں اس کے قبل ہی مر گئی ہوتی اور یہ دن نہ دیکھتی۔ میں اپنی خالہ سے کیا کہوں گی اور بنی اسرائیل کو کیا جواب دونگی؟ تو عیسیٰؑ نے نیچے سے آواز دی یا جبریلؑ نے

ترجمہ، اور (مجھے) اپنی ماں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والا (بنایا ہے) اور سرکش و بدبخت نہیں بنایا ﴿۳۲﴾ اور جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن مروں گا اور جس دن زندہ کرکے اٹھایا جاؤں گا مجھ پر سلام (ورحمت) ہے ﴿۳۳﴾ یہ مریم کے بیٹے عیسیٰ ہیں (اور یہ) سچی بات ہے جس میں لوگ شک کرتے ہیں ﴿۳٤﴾ خدا کو سزاوار نہیں کہ کسی کو بیٹا بنائے۔ وہ پاک ہے جب کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو یہی کہتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے ﴿۳۵﴾

سورۃ مریم

مریمؑ کو ٹیلے کے نیچے سے پکارا کہ غم نہ کرو تمہارے پروردگار نے ایک نہر یا ایک شریف یعنی کو بزرگ قرار دیا ہے۔امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ وہ نہر (جہاں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے تھے) سالہا سال سے خشک پڑی تھی اُس وقت خدا نے اُس میں پانی جاری کر دیا۔(خدا نے فرمایا اے مریمؑ) درخت کے تنہ کو بلاؤ اور تازہ رطب گراؤ (اور کھاؤ)۔امام باقرؑ سے منقول ہے کہ بچہ پیدا ہونے کے فوراً بعد زچہ کے لئے کوئی چیز رطب سے زیادہ مفید نہیں ہوتی کیونکہ خدا نے اس کو مریمؑ کی غذا وضع حمل کے بعد قرار دی تھی اور حضرت نے فرمایا کہ وہ درخت خشک تھا اُس میں پھل نہیں تھے کیونکہ اگر وہ پھل دار ہوتا تو ضرورت نہ تھی کہ مریمؑ کو حکم دیتا کہ درخت کو بلاؤ بلکہ مریمؑ کی خود خواہش ہوتی اور جاڑے کا موسم تھا جبکہ پھل کسی درخت میں نہیں ہوتا تو خدا نے اُن کے معجزے کے ظاہر کرنے کے لئے اُسی وقت درخت میں پتیاں پیدا کیں اور پھل لگا دیئے۔ ایک روایت کے مطابق جس میں سے مریمؑ نے خرما کھایا تھا خرمائے عجوہ تھا جو خرما کی قسموں میں سب سے بہتر قسم ہوتی ہے۔ایک روایت کے مطابق کہ روئے زمین پر کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں پھل نہ ہوں کوئی درخت ایسا نہ تھا جس میں کانٹے ہوں یہاں تک کہ آدمؑ کی بدکار اولادوں نے خدا کے لئے بیوی اور بیٹا ہونے کی نسبت دی تو زمین کانپ اُٹھی اور درخت میوہ اور پھل سے خالی ہو گئے ان کی جگہ ان میں کانٹے پیدا ہو گئے اور شیاطین ابلیس لعین کے پاس جمع ہوئے اور کہا کہ آج رات ایک فرزند پیدا ہوا ہے جس کے سبب سے ہر بُت جو روئے زمین پر تھا مُنہ کے بل گر پڑا۔ یہ سُن کر ابلیس ملعون پریشان ہوا اور اُس بچہؑ کی تلاش میں مشرق و مغرب کا چکر لگایا مگر کوئی خبر نہ ملی۔ یہاں تک کہ ایک دَیر کے پاس پہنچا دیکھا کہ فرشتے اُس گھر کو گھیرے ہوئے ہیں، اُس ملعون نے چاہا کہ اندر داخل ہو ملائکہ نے کہا دور ہو یہاں سے اُس نے پوچھا اس بچہؑ کا باپ کون ہے کہا اس کی مثال آدمؑ کی مثال ہے کہ خدا نے ان کو بغیر باپ کے خلق فرمایا ابلیس نے کہا پانچ

ترجمہ، اور ہم نے مریم کے بیٹے (عیسیٰ) اور ان کی ماں کو (اپنی) نشانی بنایا تھا اور ان کو ایک اونچی جگہ پر جو رہنے کے لائق تھی اور جہاں (نتھرا ہوا) پانی جاری تھا، پناہ دی تھی ﴿۵۰﴾ سورۃ المؤمنون

حصوں میں سے چار حصّہ انسانوں کو اس فرزند کے سبب سے ہلاک کروں۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ اُسی درخت کے نیچے آپ بیٹھ گئیں اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت ہوئی مریمؑ نے اپنی موت کی تمنا کی تو جبریلؑ نے ٹیلے کے نیچے سے آواز دی کہ ڈرو نہیں اور غم نہ کرو کہ خدا نے پانی تمہارے لئے نہر میں جاری کر دیا تاکہ پیو اور اپنے تئیں غسل کر کے پاک کرو اور درخت کو ہلاؤ تو تازہ رطب اُس میں سے گرے گا۔ اور اے مریمؑ خرمے کھاؤ اور پانی پیو تمہاری آنکھیں ٹھنڈی رہیں تم خوش رہو اگر کسی شخص سے مُلاقات ہو تو (ارشارہ سے) کہدو کہ میں نے اپنے مہربان خدا کے لئے روزہ کی نذر کی ہے اور آج کسی سے بات نہ کروں گی ممکن ہے کہ اتنی بات کہنے کی اجازت رہی ہو یا یہ بات اشارہ سے سمجھا دیں ان کی شریعت میں روزہ خدا کی یاد اور ذکر کے سوا کسی سے کلام کرنے میں خاموش رہنا تھا یا یہ کہ بھی روزہ ہی میں داخل تھا اور یہ باتیں حضرت عیسےٰؑ نے فرمائی تھیں چنانچہ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب مریمؑ عیسےٰؑ کی ولادت کے بعد محزون و مغموم ہوئیں اور موت کی تمنا کی حضرت عیسےٰؑ اُن کے پیروں کے پاس سے گویا ہوئے کہ مغموم و محزون نہ ہو جئے (جیسا کہ اوپر ذکر ہوا) اور ہاتھ جب مریمؑ نے درخت کی جانب بڑھایا اُس وقت رطب تازہ جو اُس میں پھلے ہوئے تھے ہاتھ میں آ گئے۔ ان معجزات کو دیکھ کر وہ خوش ہوئیں پھر عیسےٰؑ نے اُن سے کہا کہ مجھ کو کپڑے میں لپیٹ کر لے لیجئے اور جو کچھ اس وقت ضرورت تھی سب بتایا اور کہا کہ کسی سے ملاقات ہو تو یوں کلام کیجئے کہ میں نے روزہ رکھا ہے (وغیرہ وغیرہ جیسا کہ مذکور ہوا)۔ پھر مریمؑ عیسےٰؑ کو لے کر قوم کے پاس آئیں تو لوگوں نے کہا اے مریمؑ عجیب بات ہے کہ بے شوہر کے بچّہ لائی ہو (بدکاری کا تم نے) ارتکاب کیا ہے) اے

ترجمہ، اور (دوسری) عمران کی بیٹی مریمؑ کی جنہوں نے اپنی شرمگاہ کو محفوظ رکھا تو ہم نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور اپنے پروردگار کے کلام اور اس کی کتابوں کو برحق سمجھتی تھیں اور فرمانبرداروں میں سے تھیں ﴿۱۲﴾ سورة التحريم

ہارونؑ کی بہن نہ تو تمہارا باپ بدکار تھا نہ تمہاری ماں۔ علی بن ابراہیم نے روایت کی ہے کہ جب لوگوں نے مریمؑ کو محراب عبادت میں نہ دیکھا ان کی تلاش میں نکلے اور زکریاؑ بھی ان کی جستجو میں مشغول ہوئے دیکھا کہ مریمؑ آرہی ہیں اور عیسٰےؑ کو اپنے سینہ سے لگائے ہوئے ہیں تو بنی اسرائیل کی عورت ان کے پاس جمع ہوئیں اور طعن و طنز کرنے لگیں اور اُن کے منہ پر تھوکنے لگیں۔ مریمؑ مطلق اُن کی طرف متوجہ نہ ہوئیں اور محراب عبادت میں داخل ہوئیں۔ زکریاؑ اور بنی اسرائیل کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا اے مریمؑ تو نے بُرا کام کیا یہ کیا بلا اور ننگ کی بات ہے جو بنی اسرائیل پر تو نے ظاہر کیا اور طعن کے ساتھ ان کو ہارون کی بہن سے نسبت دی۔ ہارون مرد فاسق اور زناکار تھا جو بدکاری میں مشہور و معروف تھا بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہارون بہت نیک شخص تھا ایسا کے جس کی تعریف لوگ کرتے تو اس سے نسبت دیتے۔ بعض کا قول ہے کہ ہارون حضرت مریمؑ کے ماموں تھے۔ غرضکہ جب مریمؑ سے ان کی یہ باتیں سنیں تو اُن کو کچھ جواب نہ دیا بلکہ حضرت عیسٰیؑ کی طرف اشارا کیا تو وہ کہنے لگیں کہ ہم اس بچہ سے کیونکر بات کریں جو گہوارہ میں ہے اور شیر خوار بچّہ ہے۔ حضرت عیسٰیؑ بحکم خدا گویا ہوئے اور کہا کہ میں خدا کا بندہ ہوں اور اُس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے اور میں جہاں بھی ہونگا خدا نے مجھے بابرکت بنایا ہے حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ ستر عورتوں نے حضرت مریمؑ پر بہتان لگایا، تو خدا نے حضرت

ترجمہ، (وہ وقت بھی یاد کرنے کے لائق ہے) جب فرشتوں نے (مریم سے کہا) کہ مریم خدا تم کو اپنی طرف سے ایک فیض کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح (اور مشہور) عیسیٰ ابن مریم ہوگا (اور) جو دنیا اور آخرت میں باآبرو اور (خدا کے) خاصوں میں سے ہوگا ﴿۴۵﴾ اور ماں کی گود میں اور بڑی عمر کا ہو کر (دونوں حالتوں میں) لوگوں سے (یکساں) گفتگو کرے گا اور نیکو کاروں میں ہوگا ﴿۴۶﴾ مریم نے کہا پروردگار میرے ہاں بچہ کیونکر ہوگا کہ کسی انسان نے مجھے ہاتھ تک تو لگایا نہیں فرمایا کہ خدا اسی طرح جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جب وہ کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو ارشاد فرما دیتا ہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے ﴿۴۷﴾ اور وہ انہیں لکھنا (پڑھنا) اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائے گا ﴿۴۸﴾

عیسٰیؑ کو گویا کیا۔ حضرت نے ان عورتوں سے خطاب فرمایا کہ وائے ہو تم پر کہ میری ماں پر افترا کرتی ہو، میں خدا کا بندہ ہوں اُس نے مجھے پیغمبر بنایا ہے اور کتاب عطا کی ہے۔ خدا کی قسم میں تم پر حد جاری کروں گا کہ تم نے میری ماں کو بدی سے نسبت دی ہے اور پیغمبر ہونے کے بعد اُن پر حد جاری کی۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ مجھے صاحب نفع قرار دیا ہے کہ علم و کمال اور بیماروں کو شفا اور ظاہر و باطن مرُدوں کو زندہ کرنے کی وجہ سے جہاں بھی ہوں گا مجھے خلق کو نفع ہو گا اور مجھے نماز پڑھنے اور زکٰوۃ دینے اور لوگوں کو اسی کا حکم دینے کی وصیت کی ہے جب تک میں زندہ رہوں اور مجھے اپنی ماں کے لئے نیک گروانا ہے۔ اور جبّار و شقی اور ماں کی جانب سے عاق ہونے کی بد بختی سے محفوظ رکھا ہے اور مجھ پر خدا کی جانب سے سلامتی یا سلام ہے جس روز کہ میں پیدا ہوا اور جس روز مروں گا اور جس روز قیامت میں مرنے کے بعد زندہ ہوں گا۔ جب یہ معجزہ ظاہر ہوا اور حضرت عیسٰیؑ نے یہ باتیں کیں لوگوں نے سمجھا کہ مریمؑ اُن باتوں سے بری ہیں جو ان کی نسبت خیال کی گئی تھیں۔ اور یہ قدرت خدا کی نشانیوں میں سے ہے جو ظاہر ہوئیں۔

قطب راوندی نے بسند معتبر یحییٰ بن عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں حیرہ حضرت امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک روز اُن حضرت کے ساتھ سوار ہو کر چلا اور ہم ایک قریہ میں جو ناصرہ کے اطراف میں واقع ہے پہنچے اور شط فرات کے پاس آئے تو حضرت نے فرمایا کہ یہی ہے یہی ہے پھر سواری سے اُترے اور دو رکعت نماز ادا کی اور فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ حضرت عیسٰےؑ کہاں پیدا ہوئے تھے میں نے عرض کی نہیں فرمایا کہ اسی مقام پر جہاں میں بیٹھا ہوں

ترجمہ، اور (وہ وقت بھی یاد کرو) جب مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ نے کہا کے اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس خدا کا بھیجا ہوا آیا ہوں (اور) جو (کتاب) مجھ سے پہلے آچکی ہے (یعنی) تورات اس کی تصدیق کرتا ہوں اور ایک پیغمبر جو میرے بعد آئیں گے جن کا نام احمد ﷺ ہو گا ان کی بشارت سناتا ہوں۔ (پھر) جب وہ ان لوگوں کے پاس کھلی نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ یہ تو صریح جادو ہے ﴿٦﴾

سورۃ الصف

پھر فرمایا کہ وہ درخت جس کو مریمؑ نے حرکت دی اور اُس میں سے خرمے گرے تھے کہاں تھا؟ میں نے کہا نہیں جانتا تو اپنے دست مبارک سے اپنی پشت کی جانب اشارہ کیا کہ یہاں تھا۔ پھر فرمایا کہ ربوہ کے معنی جانتے ہو جو خدا نے فرمایا ہے کہ یعنی عیسیٰؑ و مریمؑ کو ہم نے ایک مقام بلند پر جگہ دی جو زیادتی پھل اور آبادی اور چشمۂ جاری کی وجہ سے محل استقرار تھا۔ میں نے کہا نہیں جانتا تو اپنے دست مبارک سے داہنی جانب نجف کی سمت اشارہ کر کے فرمایا وہ یہ پہاڑ ہے۔ پھر فرمایا کہ خدا نے جو ماءِ معین فرمایا ہے وہ فرات ہے اور فرمایا کہ جب حضرت عیسیٰؑ کا حمل ظاہر ہوا جناب مریمؑ اُس وادی میں تھیں۔ جہاں پانچ سو باکرہ لڑکیاں عبادت خدا کرتی تھیں اور ان کی حمل کی مدّت نو گھڑی تھی۔ جب دردزہ نے ان کو بے چین کیا محراب عبادت سے نکلیں اور گھر آئیں جو اُن کا دَیر تھا۔ وہاں سے درخت خرما کے پاس پہنچیں جو خشک تھا وہاں حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے ان کو لے کر قوم کے پاس آئیں قوم ان کو اس حال سے دیکھ کر خوف زدہ ہوئی اور سب نے تعجب کیا۔ حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں بنی اسرائیل نے اختلاف کیا۔ بعض نے کہا وہ خدا کے بیٹے ہیں اور بعض نے کہا کہ وہ بندہ خدا اور اس کے پیغمبر ہیں اور یہودیوں نے کہا وہ (معاذاللہ) فرزند زنا ہیں اور وہ درخت خرمائے عجوہ کا تھا۔ ایک روایت کے مطابق وہ مکان دور جو خدا نے فرمایا ہے کہ مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کے لئے وہاں گئی تھیں وہ کربلائے معلّٰی ہے کہ مریمؑ زمین کو طے کر کے (آن واحد میں) دمشق سے کربلا پہنچیں اور حضرت عیسیٰؑ امام حسینؑ کے قبر کے نزدیک پیدا ہوئے اور اُسی شب دمشق واپس آئیں۔ اور بہت سی حدیثیں میں وارد ہوا ہے کہ ربوہ کوفہ کا سرا ہے اور اس کا سواد کربلائے معلّٰی یا نجف اشرف ہے اور قرار مسجد کوفہ اور معین نہر فرات ہے۔ اسی طرح

ترجمہ، اور ہم نے موسیٰ کو کتاب عنایت کی اور ان کے پیچھے یکے بعد دیگرے پیغمبر بھیجتے رہے اور عیسیٰ بن مریم کو کھلے نشانات بخشے اور روح القدس (یعنی جبرئیل) سے ان کو مدد دی۔ تو جب کوئی پیغمبر تمہارے پاس ایسی باتیں لے کر آئے، جن کو تمہارا جی نہیں چاہتا تھا، تو تم سرکش ہو جاتے رہے، اور ایک گروہ (انبیاء) کو تو جھٹلاتے رہے اور ایک گروہ کو قتل کرتے رہے ﴿۸۷﴾ البقرۃ

یہ بھی منقول ہے کہ حضرت جبرئیلؑ بہشت سے حضرت مریمؑ کے لئے خرمائے صرفان کی جنس سے خرمے لائے جب انہوں نے ان کو کھایا تو حاملہ ہو گئیں۔

منقول ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظمؑ ایک بار علمائے نصاریٰ سے دلیلوں کے ضمن میں جواُن پر قائم فرمائی تھیں ارشاد کیا کہ مریمؑ کی والدہ کا نام مرُتا تھا جس کے معنی عربی میں وہیبہ ہے۔ جس روز مریمؑ پر جبرئیلؑ نازل ہوئے اور وہ حضرت عیسےٰؑ سے حاملہ ہوئیں وقت زوال روز جمعہ تھا اور وہ دن ہمیشہ سے عید کا دن تھا اور جس روز حضرت عیسٰیؑ پیدا ہوئے روز شنبہ (منگل) تھا جس کی ساڑھے چار گھڑی گذری تھی اور ایک روایت کے مطابق پچیسویں تاریخ ماہ ذی القعدہ کی شب میں ہوئی اور جس نہر کے کنارے وُہ پیدا ہونے وہ نہر فرات تھی۔ اُس روز ان کو خدا کی جانب سے بات کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اس زمانہ کا بادشاہ قیدوسن جب اس حال سے مطلع ہوا پنے لڑکوں اور مصاحبین کو لے کر حضرت کو آزار پہنچانے کے خیال سے نکلا اور آل عمران کو خبر دی اور ان کو گھروں سے باہر بلایا تا کہ مریمؑ کو اس حال سے مشاہدہ کریں یہاں تک کہ وہ تمام واقعات گذرے جن کا ذکر قرآن میں ہے (کہ قوم نے مریمؑ سے سوال و جواب کئے اور جناب عیسٰیؑ نے گہوارہ میں اُن سے کلام کیا)۔

ترجمہ، جب خدا (عیسیٰ سے) فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! میرے ان احسانوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر اور تمہاری والدہ پر کئے جب میں نے روح القدس (یعنی جبرئیل) سے تمہاری مدد کی تم جھولے میں اور جوان ہو کر (ایک ہی نسق پر) لوگوں سے گفتگو کرتے تھے اور جب میں نے تم کو کتاب اور دانائی اور تورات اور انجیل سکھائی اور جب تم میرے حکم سے مٹی کا جانور بنا کر اس میں پھونک مار دیتے تھے تو وہ میرے حکم سے اڑنے لگتا تھا اور مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے چنگا کر دیتے تھے اور مردے کو میرے حکم سے (زندہ کر کے قبر سے) نکال کھڑا کرتے تھے اور جب میں نے بنی اسرائیل (کے ہاتھوں) کو تم سے روک دیا جب تم ان کے پاس کھلے نشان لے کر آئے تو جو ان میں سے کافر تھے کہنے لگے کہ یہ صریح جادو ہے ﴿۱۱۰﴾ سورة المائدة

بسند حسن حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ شب معراج حضرت جبرئیلؑ نے ایک مقام پر رسولؐ خدا سے عرض کی کہ سواری سے اُتر کے نماز پڑھیئے۔ حضرت نے نماز ادا کی اور پوچھا یہ کون سا مقام ہے عرض کی یہ طور سینا ہے خدا نے حضرت موسیٰؑ سے اسی جگہ باتیں کیں۔ وہاں سے سوار ہو کر آگے بڑھے پھر کچھ دور راہ طے کرنے کے بعد جبرئیلؑ نے کہا اُتریئے اور نماز پڑھیئے ۔ حضرت نے پوچھا یہ کون سی جگہ ہے عرض کی یہ بیت لحم ہے یعنی بیت المقدس کے اطراف میں ایک جگہ کا نام ہے اسی مقام پر حضرت عیسٰیؑ پیدا ہوئے تھے۔ ایک روایت کے مطابق زمین کے خطّوں نے ایک دوسرے پر فخر کرنا شروع کیا تو کعبہ نے زمین کربلا پر فخر کیا (تو) خدا نے اس کو وحی کی کہ ساکت رہ اور کربلا پر فخر مت کر کیونکہ وہ مقام وہ ہے جہاں ہم سے موسیٰؑ سے کلام کیا۔ وہی وہ ربوہ ہے کہ مریمؑ و مسیح کو ہم نے جہاں مقیم کیا اور وہ دولابہ ہے جس میں حسینؑ کے سر مبارک کو دھویا گیا اُسی جگہ عیسٰیؑ کو اُن کی ولادت کا غسل دیا گیا۔

حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسےٰؑ پیدا ہوئے خدا نے اُن کو پوشیدہ رکھا اور اُن کے جسم کو لوگوں کی نگاہوں سے غائب کر دیا کیونکہ جب مریمؑ حاملہ ہوئی تھیں تو وہ آبادی سے دور ایک مقام پر عزلت گزیں ہو گئی تھیں، (جب) زکریاؑ اور مریمؑ کی خالہ اُن کی تلاش میں آئے اور اُس وقت اُن کے پاس پہنچے جبکہ حضرت عیسٰیؑ پیدا ہو چکے تھے اور حضرت مریمؑ شرم سے موت کی تمنا کر رہی تھیں اُس وقت خدا نے حضرت عیسےٰؑ کو گویا کیا اور انہوں نے اُن پر حجت تمام کی۔ جب حضرت عیسےٰؑ ظاہر ہوئے بنی اسرائیل پر دشمنان دین کی طرف سے بلائیں اور سختیاں زیادہ ہوئیں اور اُن کی تکلیفیں بڑھیں اور بادشاہ اور جبار جو اس زمانہ میں تھے اُن کے مٹانے اور ایذا رسانی میں اُٹھ کھڑے ہوئے یہاں تک کہ عیسےٰؑ آسمان پر تشریف لے گئے اور شمعون اور اُن کے

ترجمہ، اور زکریا اور یحییٰ اور عیسیٰ اور الیاس کو بھی۔ یہ سب نیکوکار تھے ﴿۸۵﴾ اور اسمٰعیل اور الیسع اور یونس اور لوط کو بھی۔ اور ان سب کو جہان کے لوگوں پر فضیلت بخشی تھی ﴿۸۶﴾
سورۃ الأنعام

ماننے والے اُن ظالموں کے ڈر سے روپوش ہوگئے اور ایک دریا کے جزیروں میں سے کسی جزیرہ میں چلے گئے اور مدتوں وہاں مقیم رہے۔ خدا نے ان کے لئے اُس جزیرہ میں آب شیریں کے چشمے جاری کردیئے اور ہر قسم کے پھل اُن کے لئے اُگائے اور چوپائے اور جانور اُن کے لئے پیدا کردیئے اور ایک مچھلی اُن کے پاس بھیجی جس کو عمد کہتے ہیں جو گوشت اور ہڈی نہیں رکھتی۔ بلکہ اس میں صرف چمڑا اور خون تھا۔ خدا نے اس کو حکم دیا تو وہ پانی کے اوپر آئی اور خدا کے حکم سے شہد کی مکھیاں اُس کی پشت پر بیٹھیں وہ ان کو لے کر اُس جزیرہ میں آئی۔ مکھیوں نے اس جزیرہ کے درختوں میں چھتہ بنایا اور ان لوگوں کے لئے اُس جزیرہ میں بہت شہد پیدا ہوا اور حضرت مسیحؑ کی خبریں اس حال میں اُن کے پاس پہنچتی رہیں۔

اور ابن طاؤسؒ نے ابن بابویہ کی کتاب النبوۃ سے نقل کیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے گبر کے بڑے لوگوں کا ایک گروہ احتراماً عیسیٰؑ و مریمؑ کو دیکھنے کے لئے آیا اور وہ لوگ کہنے لگے کہ ہم وہ لوگ ہیں جو ستاروں اور احکام نجوم پر نظر رکھتے ہیں جب یہ فرزند پیدا ہوا ہم نے دیکھا کہ بادشاہوں کا ایک ستارہ طلوع ہوا ہے جب ہم نے غور و فکر کیا تو معلوم ہوا کہ اس بچہ کی بادشاہی پیغمبری کی بادشاہی ہے جو اُس سے زائل نہ ہوگی یہاں تک کہ خدا اس کو آسمان پر اُٹھا لے گا اور جب دُنیا ختم ہوجائے گی تو اُس کی بادشاہی آخرت کی ابدی بادشاہی میں منتقل ہوجائے گی۔ ہم لوگ مشرق سے آرہے ہیں اور اُسی ستارہ کی رہبری سے یہاں تک پہنچے ہیں۔ جب اس مقام پر ہم پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ وہ ستارہ اس بچہ کے اوپر ٹھہر گیا اس طرح ہم نے پہچانا کہ اے مریمؑ

ترجمہ، اور ان پیغمبروں کے بعد انہی کے قدموں پر ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بھیجا جو اپنے سے پہلے کی کتاب تورات کی تصدیق کرتے تھے اور ان کو انجیل عنایت کی جس میں ہدایت اور نور ہے اور تورات کی جو اس سے پہلی کتاب (ہے) تصدیق کرتی ہے اور پرہیزگاروں کو راہ بتاتی اور نصیحت کرتی ہے ﴿٤٦﴾ سورة المائدة

صاحب ستارہ آپ کا یہ فرزند ہے۔ ہم اپنے ساتھ ہدیئے اس پر قربان کرنے کے لئے لائے ہیں کہ دنیا میں کسی کے واسطے ایسی چیزیں نہیں لائی گئیں کیونکہ یہ ہدیے ہم نے اس بچہ کے لئے مناسب و موزوں سمجھا۔ یہ سونا، مرُاور کندر ہیں۔ سونا دنیادی سرمایہ اور آپ کا فرزند بہترین مرہم ہے اور مرُ زخموں اور بیماریوں اور دیوانگی میں شفادینے والی چیز ہے چونکہ آپ کا فرزندان بیماریوں کا علاج کرنے والا ہوگا۔ اس لئے یہ اس کے لئے مناسب ہے اور کندر وہ ہے جس کا دھوآں آسمان پر پہنچتا ہے اور کسی کا دھوآں آسمان تک نہیں پہنچتا اور آپ کا فرزند چونکہ آسمان پر جائے گا لہذا یہ اس کے واسطے مناسب وموزوں ہے۔ حضرت صادقؑ سے پوچھا کہ خدانے عیسےؑ کو کیوں بغیر باپ کے پیدا کیا۔ فرمایا اس سبب سے کہ لوگ اس کے کمال قدرت کو سمجھیں کہ خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اور بہت سی حدیثوں میں منقول ہے کہ جو رُوح کہ خدانے حضرت عیسےؑ میں پھونکی وہ روح اس کی خلق کی ہوئی تھی جو دوسری روحوں سے بلند وبرتر تھی۔

ترجمہ، کہو کہ ہم خدا پر ایمان لائے اور جو کتاب ہم پر نازل ہوئی اور جو صحیفے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور ان کی اولاد پر اترے اور جو کتابیں موسیٰ اور عیسیٰ اور دوسرے انبیاء کو پروردگار کی طرف سے ملیں سب پر ایمان لائے ہم ان پیغمبروں میں سے کسی میں کچھ فرق نہیں کرتے اور ہم اسی (خدائے واحد) کے فرماں بردار ہیں ﴿٨٤﴾

حضرت عیسیٰؑ کے فضائل و کمالات اور معجزات

حق تعالیٰ فرماتاہے "ہم نے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کو واضح دلیلیں اور معجزات ظاہر و مدلل عطا کئے اور روح مقدس و مطہر سے ان کی تائید کی" اور بعض کا قول ہے روح مقدس وہ روح ہے جسے خدانے خلق فرماکہ عیسےٰؑ میں پھونکی۔اور وہ روح مقدس جبریلؑ و میکائیلؑ اور تمام ملائکہ سے بلند تر ایک مخلوق ہے جو پیغمبران اولوالعزم اور ائمہ معصومینؑ سے تعلق رکھتی ہے اور وقت ولادت سے آخر عمر تک اُن کی معین و مددگار اور معلم رہتی ہے اور خداوندعالم دوسرے مقام پر فرماتاہے "اس وقت کو یاد جب خدانے عیسیٰؑ ابن مریمؑ سے کہا کہ اے عیسیٰؑ میری نعمتیں یاد کروجو ہم نے تم کو اور تمہاری والدہ کو عطا کیں، جبکہ میں نے روح القدس کے ذریعہ تمہاری مدد کی کہ تم گہوارہ میں کام کرنے لگے اور عالم پیری میں بھی اور جبکہ میں نے تم کو کتاب وحکمت اور توریت وانجیل کی تعلیم دی جبکہ تم میرے حکم سے مٹی سے طائر بناکر اُس میں پھونک ماردیتے تھے تو وہ میرے حکم سے درحقیقت طائر بن جاتا تھا اور اندھے اور مبروص کو میرے حکم سے شفا بخشتے تھے اور مُردوں کو زندہ کرتے تھے"۔ مشہور ہے کہ جس پرندہ کو آپ نے بنایا تھا وہ چمگادڑ تھی۔اور امیر المومنینؑ سے روایت ہے

ترجمہ، اور (عیسیٰ) بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر (ہو کر جائیں گے اور کہیں گے) کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں وہ یہ کہ تمہارے سامنے مٹی کی مورت بشکل پرند بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ خدا کے حکم سے (سچ مچ) جانور ہو جاتا ہے اور اندھے اور ابرص کو تندرست کر دیتا ہوں اور خدا کے حکم سے مردے میں جان ڈال دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھا کر آتے ہو اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو سب تم کو بتا دیتا ہوں اگر تم صاحب ایمان ہو تو ان باتوں میں تمہارے لیے (قدرت خدا کی) نشانی ہے ﴿۴۹﴾ سورۃ آل عمران

کہ چھ جانور ماں کے پیٹ سے پیدا نہیں ہوئے ایک اُن میں سے یہ چمگاڈر ہے جسے حضرت عیسیٰؑ نے مٹی سے بنایا اور وہ بحکم خدا زندہ ہو کر اُڑ گئی۔ اور وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ کبھی ایسا ہوتا تھا کہ پچاس ہزار بیمار حضرت عیسیٰؑ کے پاس جمع ہوتے تھے ان میں سے جو نہیں آ سکتا تھا حضرت خود اس کے پاس جاتے تھے اور اس شرط پر اس کو اچھا کرتے کہ وہ حضرت پر ایمان لائے اور بیان کیا جاتا ہے کہ سب سے پہلے حضرت نے چار آدمیوں کو زندہ کیا۔ اوّل آپ کا ایک دوست عاذر تھا اُس کے مرنے کے تین روز بعد حضرت نے اس کی بہن سے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چل وہاں پہنچ کر فرمایا کہ اے خدائے ہفت آسمان و زمین تو نے مجھے بیشک بنی اسرائیل کی طرف بھیجا ہے تاکہ ان کو تیرے دین کی طرف بلاؤں اور ان کو آگاہ کروں کہ میں مُردوں کو زندہ کرتا ہوں لہٰذا عاذر کو زندہ کر دے تو وہ زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا اور اُس کے بعد زندہ رہا یہاں تک کہ اُس کی اولادیں ہوئیں۔ دوسرا ایک بڑھیا کا لڑکا تھا کہ جس کا تابوت لوگ حضرت عیسیٰؑ کے سامنے سے لے جا رہے تھے حضرت نے دعا کی اور وہ زندہ ہو گیا اور تابوت میں اُٹھ کر بیٹھ گیا پھر لوگوں کی گردنوں پر پیر رکھ کر نیچے اُتر آیا اور اپنے کپڑے (منگا کر) پہنے اور اپنے گھر چلا گیا پھر اُس کے بھی اولادیں ہوئیں۔ تیسرے ایک دختر عشار تھی کہ لوگوں نے حضرت سے فرمایا کہ کل فوت ہوئی ہے آپ اُسے زندہ کر دیجئے حضرت نے دُعا کی اور وہ زندہ ہو گئی اور اُس کے بعد لڑکے پیدا ہوئے۔ چوتھے پسر نوحؑ سام کو اسم اعظم الٰہی سے زندہ کیا۔ سام قبر سے باہر نکلے اُن کے سر کے آدھے بال سفید تھے۔ سام نے کہا شاید قیامت برپا ہو گئی حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ نہیں میں نے خدا سے اس کے اسم اعظم کے ذریعہ دُعا کی کہ تم کو زندہ کر دے۔ سام پانچ سو برس تک دُنیا میں زندہ رہے

ترجمہ، اور مجھ سے پہلے جو تورات (نازل ہوئی) تھی اس کی تصدیق بھی کرتا ہوں اور (میں) اس لیے بھی (آیا ہوں) کہ بعض چیزیں جو تم پر حرام تھیں ان کو تمہارے لیے حلال کر دوں اور میں تو تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانی لے کر آیا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۵۰﴾ کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے تو اسی کی عبادت کرو یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۵۱﴾

سورۃ آل عمران

تھے اور ان کے بال سفید نہ ہوئے تھے مگر اس وقت اس ہول سے کہ شاید قیامت آگئی ان کے بال سفید ہوگئے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا اچھا مر جاؤ سام نے کہا اس شرط کے ساتھ کہ خدا سکرات موت سے پناہ میں رکھے۔ پھر حضرت عیسیٰؑ نے دُعا کی اور وہ رحمت الٰہی سے واصل ہوئے۔

حضرت امام باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ میں خدا کی جانب سے تمہارا رسول ہوں اور مٹی سے چڑیا بنا کر زندہ کرتا ہوں اور مادر زاد اندھے کو شفا بخشتا ہوں تو بنی اسرائیل کہنے لگے کہ یہ سب جادو ہے کوئی دوسری دلیل پیش کرو تو ہم ایمان لائیں حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اگر میں تم کو یہ خبر دوں کہ تم نے کیا کھایا ہے اور اپنے گھروں میں کیا ذخیرہ کیا ہے تو سمجھو گے کہ میں سچا ہوں ان لوگوں نے کہا ہاں تو حضرت روز اُن کو بتانے لگے کہ آج فلاں چیز تم نے کھائی فلاں چیز لی اور فلاں فلاں چیزیں جمع کیں تو بعض لوگ ایمان لائے اور بعض اپنے کفر پر باقی رہے۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت داؤدؑ اور جناب عیسیٰؑ کے درمیان چار سو اسی سال کا فاصلہ تھا اور شریعت عیسیٰؑ یہ تھی یعنی وہ خدا کی یگانہ پرستی اور اس کی عبادت میں خلوص اور ترک ریا اور جو کچھ نوحؑ و ابراہیمؑ و موسیٰؑ نے تعلیم دی تھی ان تمام امور (کی تبلیغ) پر مبعوث ہوئے تھے۔ خدا نے اُن پر انجیل نازل فرمائی اور چند عہد اُن سے لئے جو اور پیغمبروں سے لئے تھے اور

ترجمہ، (اے محمد ﷺ) یہ ہم تم کو (خدا کی) آیتیں اور حکمت بھری نصیحتیں پڑھ پڑھ کر سناتے ہیں ﴿۵۸﴾ عیسیٰ کا حال خدا کے نزدیک آدم کا سا ہے کہ اس نے (پہلے) مٹی سے ان کا قالب بنایا پھر فرمایا کہ (انسان) ہو جا تو وہ (انسان) ہو گئے ﴿۵۹﴾ (یہ بات) تمہارے پروردگار کی طرف سے حق ہے تو تم ہرگز شک کرنے والوں میں نہ ہونا ﴿۶۰﴾ پھر اگر یہ لوگ عیسیٰ کے بارے میں تم سے جھگڑا کریں اور تم کو حقیقت الحال تو معلوم ہو ہی چلی ہے تو ان سے کہنا کہ آؤ ہم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں اور عورتوں کو بلاؤ اور ہم خود بھی آئیں اور تم خود بھی آؤ پھر دونوں فریق (خدا سے) دعا و التجا کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت بھیجیں ﴿۶۱﴾ سورۃ آل عمران

توریت میں اُن کے لئے لکھا تھا کہ نماز کو قائم رکھیں اور زکوٰۃ دیا کریں۔ اور نیکیوں کا حکم کریں اور برائیوں سے لوگوں کو منع کریں اور حرام کو حرام اور حلال کو حلال قرار دیں۔ اور انجیل میں نصیحتیں اور مثالیں تھیں۔ اُس میں تعزیرات واحکام حدود وفرض ومیراث نہ تھے۔ اور جو توریت میں سخت احکام تھے اُن میں سے بعض میں خدا نے تخفیف فرمادی تھی۔ جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے کہ عیسٰیؑ نے کہا کہ میں اس لئے مبعوث ہوا ہوں کہ بعض چیزوں کو جو تمہارے لئے حرام تھیں حلال قرار دوں اور جو لوگ حضرت عیسٰےؑ پر ایمان لائے تھے آپ نے اُن کو توریت وانجیل دونوں پر ایمان لانے کا حکم دیا اور جب انہوں نے عیسٰےؑ سے گہوارہ میں کلام کیا پھر اس کے بعد سات یا آٹھ سال تک گفتگو نہ کی۔ اس کے بعد بنی اسرائیل کو تبلیغ فرمانے لگے اور خبر دینے لگے کہ انہوں نے کیا کھایا اور اپنے گھروں میں کیا جمع کیا ہے۔ اور حضرت مرُدوں کو زندہ کرتے۔ کو روپیں کو شفا دیتے اور ان کو توریت کی تعلیم دیا کرتے۔ جب خدا نے چاہا کہ بنی اسرائیل پر حجت تمام کرے انجیل جناب عیسٰیؑ پر نازل فرمائی۔ دوسری حدیث میں منقول ہے کہ اہان ابن ثعلب نے اُنہی حضرت سے پوچھا کہ آیا حضرت عیسٰیؑ نے کس کو زندہ کیا تھا جو زندہ ہونے کے بعد ایک مدت تک زندہ رہا ہو اور اس کی اولادیں ہوئی ہوں، فرمایا ہاں وہ حضرت کا ایک دوست تھا جس کے ساتھ آپ نے خدا کی خوشنودی کے لئے برادری قائم کرلی تھی جب کبھی حضرت اس کے پاس

ترجمہ، جو لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسٰیؑ بن مریم خدا ہیں وہ بے شک کافر ہیں (ان سے) کہہ دو کہ اگر خدا عیسٰیؑ بن مریم کو اور ان کی والدہ کو اور جتنے لوگ زمین میں ہیں سب کو ہلاک کرنا چاہے تو اس کے آگے کس کی پیش چل سکتی ہے؟ اور آسمان اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر خدا ہی کی بادشاہی ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور خدا ہر چیز پر قادر ہے ﴿۱۷﴾ اور یہود اور نصارٰی کہتے ہیں کہ ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں کہو کہ پھر وہ تمہاری بداعمالیوں کے سبب تمھیں عذاب کیوں دیتا ہے (نہیں) بلکہ تم اس کی مخلوقات میں (دوسروں کی طرح کے) انسان ہو وہ جسے چاہے بخشے اور جسے چاہے عذاب دے اور آسمان زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب پر خدا ہی کی حکومت ہے اور (سب کو) اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ﴿۱۸﴾ سورۃ المائدۃ

جاتے اُس کے ساتھ کچھ دنوں رہتے (اتفاقاً) کچھ مدت تک حضرت سے اُس سے ملاقات نہیں ہوئی پھر ایک مرتبہ حضرت اُس کے دروازہ پر پہنچے کہ اس کو سلام کریں اور ملاقات کریں تو اُس کی ماں باہر نکلی۔ حضرت نے اُس کا حال دریافت فرمایا اُس نے کہا یا رسول خدا اُس کا تو انتقال ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو اُس کو دیکھنا چاہتی ہے اُس نے کہا ضرور یا رسول اللہ، آپ نے فرمایا اچھا میں کل آؤں گا اور اُس کو خدا کے حکم سے تیرے لئے زندہ کر دوں گا۔ دوسرے روز حضرت عیسٰیؑ اُس کے دروازہ پر آئے اور اُس کی ماں سے کہا کہ میرے ساتھ چل اور اپنے فرزند کی قبر مجھے دکھا۔ وہ آپ کو اس کی قبر پر لے گئی۔ حضرت نے قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا کی۔ قبر شگافتہ ہوئی اور اُس عورت کا لڑکا زندہ ہو کر باہر آیا۔ جب اُس نے ماں کو اور ماں نے اس کو دیکھا دونوں روئے حضرت عیسٰیؑ کو رحم آیا اور آپ نے اُس مرد سے فرمایا کہ کیا تو اپنی ماں کے ساتھ رہنا چاہتا ہے۔ اُس نے عرض کی، اے خدا کے رسول روزی اور غذا اور عمر کی مدت کے ساتھ یا بغیر ان سب چیزوں کے؟ حضرت نے فرمایا ان تمام چیزوں کے ساتھ بیس سال تو دنیا میں زندہ رہے گا۔ شادی کرے گا اور تیرے اولادیں ہوں گی اس جوان نے عرض کی ہاں میں زندہ رہنا چاہتا ہوں تو حضرت نے اس کو اس کی ماں کے حوالہ کیا وہ بیس سال تک اپنی ماں کے ساتھ زندہ رہا شادی کی اور اولادیں پیدا ہوئیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کے اصحاب نے آپ سے مُردے کو زندہ کرنے کی خواہش کی تو حضرت نے پسر نوحؑ سام کو زندہ کر کے پوچھا۔

ترجمہ، پھر ان کے پیچھے انہی کے قدموں پر (اور) پیغمبر بھیجے اور ان کے پیچھے مریمؑ کے بیٹے عیسیٰ کو بھیجا اور ان کو انجیل عنایت کی۔ اور جن لوگوں نے ان کی پیروی کی ان کے دلوں میں شفقت اور مہربانی ڈال دی۔ اور لذات سے کنارہ کشی کی تو انہوں نے خود ایک نئی بات نکال لی ہم نے ان کو اس کا حکم نہیں دیا تھا مگر (انہوں نے اپنے خیال میں) خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (آپ ہی ایسا کر لیا تھا) پھر جیسا اس کو نباہنا چاہیئے تھا نباہ بھی نہ سکے۔ پس جو لوگ ان میں سے ایمان لائے ان کو ہم نے ان کا اجر دیا اور ان میں بہت سے نافرمان ہیں ﴿۲۷﴾ سورۃ الحدید

حضرت امیر المومنینؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ پتھر کا تکیہ رکھتے تھے اور سوتے وقت موٹے کپڑے پہنتے تھے۔ عموماً بھوکے رہتے، رات میں آپ کے لئے روشنی چاند کی روشنی تھی اور جاڑوں میں آپ کا سرمایہ مشرق ومغرب کی زمینیں تھیں جن پر سورج طلوع ہوتا (یعنی گھومتے پھرتے سیر وسیاحت میں مشغول رہتے) آپ کے لئے پھل اور میوے اور خوشبوئیں گھاس تھی جو زمین سے جانوروں کے لئے اُگتی۔ نہ آپ کی کوئی عورت تھی کہ اس کی محبت ہوتی نہ کوئی لڑکا تھا جس کی فکر کرتے نہ کچھ مال رکھتے تھے جو ان کو یاد خدا سے باز رکھتا نہ کسی سے کچھ لالچ تھی کہ اس کو ذلیل کرتے۔ آپ کی سواری آپ کے دونوں پیر تھے اور آپ کے خادم آپ کے دونوں ہاتھ تھے۔ حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ لوگوں نے حضرت عیسٰیؑ سے پوچھا کہ آپ کیوں کسی عورت سے نکاح نہیں کر لیتے؟ فرمایا عورت میرے کس کام آئے گی لوگوں نے کہا اُس سے آپ کے لئے لڑکے ہوں گے فرمایا لڑکے میرے کس کام آئیں گے اگر زندہ رہیں گے میرے لئے فتنہ و فساد کا سبب ہوں گے اگر مر جائیں گے تو میرے غم و رنج کا باعث ہوں گے۔ روایت کے مطابق حضرت عیسٰیؑ نے اپنے بعض خطبوں میں جو بنی اسرائیل کے درمیان

ترجمہ، اور جب مریم کے بیٹے (عیسیٰ) کا حال بیان کیا گیا تو تمہاری قوم کے لوگ اس سے چِلا اُٹھے ﴿۵۷﴾ اور کہنے لگے کہ بھلا ہمارے معبود اچھے ہیں یا عیسیٰ؟ انہوں نے عیسیٰ کی جو مثال بیان کی ہے تو صرف جھگڑنے کو۔ حقیقت یہ ہے یہ لوگ ہیں ہی جھگڑالو ﴿۵۸﴾ وہ تو ہمارے ایسے بندے تھے جن پر ہم نے فضل کیا اور بنی اسرائیل کے لئے ان کو (اپنی قدرت کا) نمونہ بنا دیا ﴿۵۹﴾ اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے بنا دیتے جو تمہاری جگہ زمین میں رہتے ﴿۶۰﴾ اور وہ قیامت کی نشانی ہیں۔ تو (کہہ دو کہ لوگو) اس میں شک نہ کرو اور میرے پیچھے چلو۔ یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۶۱﴾ اور (کہیں) شیطان تم کو (اس سے) روک نہ دے۔ وہ تو تمہارا اعلانیہ دشمن ہے ﴿۶۲﴾ اور جب عیسیٰ نشانیاں لے کر آئے تو کہنے لگے کہ میں تمہارے پاس دانائی (کی کتاب) لے کر آیا ہوں۔ نیز اس لئے کہ بعض باتیں جن میں تم اختلاف کر رہے ہو تم کو سمجھا دوں۔ تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۶۳﴾ کچھ شک نہیں کہ خدا ہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی عبادت کرو۔ یہی سیدھا رستہ ہے ﴿۶۴﴾

سورۃ الزخرف

پڑھا تھا فرمایا تھا کہ میں نے اس حال میں صبح کی کہ میرے خادم میرے ہاتھ تھے سواری میرے پیر، میرا بستر فرش زمین اور میرا تکیہ پتھر ہے اور جاڑوں میں گرمی پہنچانے کے لئے آگ آفتاب ہے (یعنی جس جگہ دھوپ ہوتی ہے) میرا چراغ رات کے وقت چاند۔ میری غذا بھوک میرا لباس خدا کا خوف ہے۔ اور میری تن پوشی بالوں کے موٹے کپڑے ہیں۔ میرے میوے پھل اور گل ولالہ زمین کی گھاس ہے جو حیوانات کھاتے ہیں۔ رات بسر کرتا ہوں اور کچھ نہیں رکھتا۔ صبح ہوتی ہے اور میرے پاس کچھ نہیں ہوتا (لیکن) زمین پر مجھ سے بڑھ کر نہ کوئی شخص غنی ہے اور نہ بے نیاز ہے۔

دوسری روایت میں منقول ہے کہ کنعان کی بیوی کا ایک لڑکا تھا جو اپاہج تھا وہ حضرت عیسیٰؑ کے پاس لائی کہ اس کو شفا بخشیں۔ حضرت نے فرمایا کہ میں بنی اسرائیل کے بیماروں کو شفا دینے پر مامور ہوا ہوں زن کنعان نے کہا اے روح اللہ امیروں کے دستر خوان کے بچے ہوئے ٹکڑے کتّوں کو نصیب ہوتے ہیں جبکہ دستر خوان جھاڑا جاتا ہے لہذا آپ بھی اپنی حکمت سے ہم کو شرفیاب فرمائیے اور محروم واپس نہ کیجئے۔ تو آپ نے خدا سے اجازت طلب کی پھر دعا فرمائی اور وہ لڑکا صحتیاب ہوا۔ ایک روایت کے مطابق حضرت صادقؑ سے لوگوں نے پوچھا کہ کیا حضرت

ترجمہ، مسیح ابن مریم تو صرف (خدا) کے پیغمبر تھے ان سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے اور ان کی والدہ (مریم خدا کی) ولی اور سچی فرمانبردار تھیں دونوں (انسان تھے اور) کھانا کھاتے تھے دیکھو ہم ان لوگوں کے لیے اپنی آیتیں کس طرح کھول کھول کر بیان کرتے ہیں پھر (یہ) دیکھو کہ یہ کدھر الٹے جا رہے ہیں ﴿۷۵﴾ کہو کہ تم خدا کے سوا ایسی چیز کی کیوں پرستش کرتے ہو جس کو تمہارے نفع اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں؟ اور خدا ہی (سب کچھ) سنتا جانتا ہے ﴿۷٦﴾ کہو کہ اے اہل کتاب! اپنے دین (کی بات) میں ناحق مبالغہ نہ کرو اور ایسے لوگوں کی خواہشوں کے پیچھے نہ چلو جو (خود بھی) پہلے گمراہ ہوئے اور اور بھی اکثروں کو گمراہ کر گئے اور سیدھے رستے سے بھٹک گئے ﴿۷۷﴾ جو لوگ بنی اسرائیل میں کافر ہوئے ان پر داؤد اور عیسیٰ بن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی یہ اس لیے کہ نافرمانی کرتے تھے اور حد سے تجاوز کرتے تھے ﴿۷۸﴾ سورۃ المائدۃ

عیسیٰؑ کو بھی تکلیفیں اور بیماریاں لاحق ہوتی تھیں جس طرح اور آدم کی اولادوں کو ہوتی ہیں فرمایا۔ ہاں بچپن میں بڑھاپے کی سخت بیماریاں لاحق ہوتی تھیں ایک بار کمسنی میں درد تھی گاہ عارض ہوا جو کشتی بانوں کو عموماً ہوا کرتا ہے۔ آپ نے اپنی ماں سے کہا شہد اور سیاہ دانہ روغن زیت میں ملا کر لادیں کہ اسے کھائیں۔ جناب مریمؑ نے وہ لاکر دیا تو اُس کے کھانے سے آپ کو کراہت ہوئی، ماں نے پوچھا خود ہی تو تم نے منگوایا اب کھانے سے کیوں کراہت کرتے ہو، عرض کی بعلم پیغمبری دوا تجویز کر کے طلب کی اور اب اس کی بدمزگی اور بے صبری کے سبب جو لڑکوں کا لوازمہ ہے کراہت کرتا ہوں، پھر اُس دوا کو تناول فرمایا۔ دوسری روایت کے مطابق کبھی حضرت عیسیٰؑ (جبکہ بچہ تھے) بہت روتے کہ مریمؑ پریشان ہو جاتی تھیں پھر کہتے کہ اے مادر مہربان فلاں درخت کی چھال باریک پیس کر مجھے پلا دیجئے تو میری تکلیف دور ہو جائے گی اور میں نہ رووٗں گا۔ جب مریمؑ اُس دوا کو اُن کے حلق میں ڈالتیں تو اور زیادہ روتے تو آپ فرماتیں کہ خود تم ہی نے تو دوا کے لئے کہا اور پھر روتے بھی ہو تو کہتے کہ اے مادر مہربان (دوا تجویز کرنا) پیغمبری (کے سبب سے) اور (گریہ) بچپن کی کمزوری (کے سبب سے) ہے۔ رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ تمہیں مسور کھانا گوارا کرے کہ وہ مبارک اور پاک ہے جو دل کو نرم کرتی ہے اور رقّت (گریہ) زیادہ کرتی ہے اور ستر پیغمبروں نے اس پر برکت بھیجی ہے جن میں آخر حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ ایک اور روایت میں منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا نقش نگیں دو کلمے تھے جو انجیل سے ماخوذ تھے "یعنی بہتری ہے اُس بندہ کے لئے جو خدا کو یاد کرتا ہے اُس کے سبب سے اور بُرائی ہے اس شخص کے لئے جو خدا کو بھول جاتا ہے اس کے سبب سے"۔

ترجمہ، اور جب میں نے حواریوں کی طرف حکم بھیجا کہ مجھ پر اور میرے پیغمبر پر ایمان لاؤ وہ کہنے لگے کہ (پروردگار) ہم ایمان لائے تو شاہد رہیو کہ ہم فرمانبردار ہیں ﴿۱۱۱﴾ (وہ قصہ بھی یاد کرو) جب حواریوں نے کہا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تمہارا پروردگار ایسا کر سکتا ہے کہ ہم پر آسمان سے (طعام کا) خوان نازل کرے؟ انہوں نے کہا کہ اگر ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو ﴿۱۱۲﴾ سورۃ المائدۃ

حضرت حسن مجتبیٰؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی عمر دُنیا میں تینتیس سال ہوئی پھر خدا نے ان کو آسمان پر اُٹھالیا وہ پھر زمین پر دمشق میں اُتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ ایک اور روایت میں حضرت عیسیٰؑ خانہ کعبہ کے حج کو تشریف لے گئے اور صفائح روحا سے گذرے اور کہتے جاتے تھے۔ حاضر ہے تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بیٹا حاضر ہے۔ منقول رسولؐ اللہ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج حضرت عیسیٰؑ کو دیکھا جو سرخ چہرے والے اور گھونگھریالے بال اور میانہ قد والے تھے۔ منقول ہے حضرت عیسیٰؑ کو صرف بنی اسرائیل پر مبعوث فرمایا تھا اور ان کی پیغمبری بیت المقدس تک تھی ان کے بعد ان کے بارہ حوارئیین ان کے وصی ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ بنی اسرائیل کے سب سے پہلے پیغمبر حضرت عیسیٰؑ تھے اور ان کے سب سے آخری رسول جناب عیسےٰؑ تھے اور ان کے درمیان چھ سو پیغمبر مبعوث ہوئے۔

منقول ہے کہ ایک شخص نے حضرت امام باقرؑ سے پوچھا کہ حضرت عیسیٰؑ نے گہوارہ میں جب کلام کیا تو کیا اُس وقت اپنے اہل زمانہ پر حجت خدا تھے فرمایا ہاں پیغمبر اور حجت خدا تھے مگر

ترجمہ، وہ بولے کہ ہماری یہ خواہش ہے کہ ہم اس میں سے کھائیں اور ہمارے دل تسلی پائیں اور ہم جان لیں کہ تم نے ہم سے سچ کہا ہے اور ہم اس (خوان کے نزول) پر گواہ رہیں ﴿۱۱۳﴾ (تب) عیسیٰ بن مریم نے دعا کی کہ اے ہمارے پروردگار! ہم پر آسمان سے خوان نازل فرما کہ ہمارے لیے (وہ دن) عید قرار پائے یعنی ہمارے اگلوں اور پچھلوں (سب) کے لیے اور وہ تیری طرف سے نشانی ہو اور ہمیں رزق دے تو بہتر رزق دینے والا ہے ﴿۱۱٤﴾ خدا نے فرمایا میں تم پر ضرور خوان نازل فرماؤں گا لیکن جو اس کے بعد تم میں سے کفر کرے گا اسے ایسا عذاب دوں گا کہ اہل عالم میں کسی کو ایسا عذاب نہ دوں گا ﴿۱۱۵﴾ اور (اس وقت کو بھی یاد رکھو) جب خدا فرمائے گا کہ اے عیسیٰ بن مریم! کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا کے سوا مجھے اور میری والدہ کو معبود مقرر کرو؟ وہ کہیں گے کہ تو پاک ہے مجھے کب شایاں تھا کہ میں ایسی بات کہتا جس کا مجھے کچھ حق نہیں اگر میں نے ایسا کہا ہو گا تو تجھ کو معلوم ہو گا (کیونکہ) جو بات میرے دل میں ہے تو اسے جانتا ہے اور جو تیرے ضمیر میں ہے اسے میں نہیں جانتا بے شک تو علاّم الغیوب ہے ﴿۱۱٦﴾ سورۃ المائدۃ

مرسل نہ تھے (یعنی تبلیغ پر مامور نہ تھے) کیا تم نے نہیں سُنا کہ خدا فرماتا ہے کہ عیسٰیؑ نے گہوارہ میں کہا میں خدا کا بندہ ہوں اُس نے مجھے کتاب عطا کی ہے اور نبی بنایا ہے راوی نے پوچھا کہ اس وقت زکریاؑ بھی حجت خدا تھے؟ فرمایا کہ اُس حال میں لوگوں کے لئے خدا کی ایک دلیل تھے اور مریمؑ کے لئے رحمت خدا تھے کہ لوگوں کہ بدگمانی کے مقابلہ میں حضرت مریمؑ کی پاکدامنی کی گواہی دی۔ اور پیغمبر اور حجت خدا تھے ان لوگوں پر جنھوں نے ان کے کلام کو اُس وقت سُنا۔ پھر وہ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد جب زکریاؑ رحمت خدا نے واصل ہو گئے تو ان کے قائم مقام حضرت یحییٰؑ ہوئے ان کو ان کی میراث و حکمت حاصل ہوئی جبکہ وہ لڑکے اور عمر میں بہت چھوٹے تھے۔ جب حضرت عیسٰیؑ سات برس کے ہوئے پیغمبری و رسالت کا آپ نے دعویٰ کیا اور اُن پر خدا کی وحی نازل ہوئی تو حضرت عیسٰیؑ جناب یحییٰؑ اور تمام لوگوں پر حجت خدا ہوئے اور آدمؑ کی پیدائش سے دُنیا ختم ہونے تک زمین کبھی حجت خدا سے خالی نہیں رہتی۔ ایک روایت کے مطابق صفوان نے حضرت امام رضاؑ سے عرض کی کہ خدا مجھے وہ روز نہ دکھلائے جس روز آپ دنیا میں نہ ہوں اگر ایسا ہو تو ہمارا امام کون ہو گا تو حضرت نے امام تقیؑ کی طرف اشارہ کیا جو آپ کے پاس کھڑے تھے صفوان نے کہا یہ تو ابھی تین سال کے ہیں فرمایا کیا حرج ہے عیسٰیؑ نے تو پیغمبری کی جبکہ وہ تین سال کے تھے۔

حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جب حضرت عیسٰیؑ پیدا ہوئے (تو) ایک روز

ترجمہ، اور یہود کہتے ہیں کہ عُزیر خدا کے بیٹے ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح خدا کے بیٹے ہیں۔ یہ ان کے منہ کی باتیں ہیں پہلے کافر بھی اسی طرح کی باتیں کہا کرتے تھے یہ بھی انہیں کی ریس کرنے میں لگے ہیں۔ خدا ان کو ہلاک کرے۔ یہ کہاں بہکے پھرتے ہیں (۳۰) انہوں نے اپنے علماء اور مشائخ اور مسیح ابن مریم کو اللہ کے سوا خدا بنا لیا حالانکہ اُن کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ خدائے واحد کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور وہ ان لوگوں کے شریک مقرر کرنے سے پاک ہے (۳۱) سورۃ التوبۃ

میں اس قدر بڑھتے تھے جس قدر دوسرے لڑکے دو ماہ میں بڑے ہوتے تھے۔ جب وہ سات مہینے کے ہوگئے حضرت مریمؑ ان کو مدرسہ میں لے گئیں اور معلم کے سامنے بٹھایا۔ معلم نے کہا کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم عی حضرت عیسٰیؑ نے کہہ دیا۔ پھر معلم نے کہا کہوابجد جناب عیسٰیؑ نے سر اُٹھایا اور کہا تو جانتا ہے کہ ابجد کے معنی کیا ہیں؟ معلم نے تازیانہ اُٹھایا تاکہ آپ کو مارے حضرت نے فرمایا اے معلم مجھ کو مت مار اگر تو جانتا ہے تو بتا ورنہ مجھ سے پوچھ تاکہ میں بیان کروں، معلم نے کہا بیان کرو، فرمایا "الف" آلاء یعنی خدا کی نعمتیں اور "ب" بہجت اور صفات کمالیہ الٰہی۔ "وال" دین خدا ہے۔ "ہ" ہول جہنم۔ "و" سے اشارہ ہے ویل لا ھل النار (خرابی ہے اہل جہنم کے لئے) کی طرف۔ "ز" زفیر یعنی اہل جہنم کی فریاد اور جہنم کا گناہگاروں کے لئے جوش مارنا ہے۔ "حطی" کے معنی ہیں کہ کم ہوتے ہیں اور زائل ہوتے ہیں گناہ استغفار سے کلمن کلام خدا ہے اور کلمات اور اپنے اعداد کو کوئی بدل نہیں سکتا۔ "سعفص" یعنی قیامت میں پیمانہ کے عوض پیمانہ اور صاع کے بدلے صاع کا بدلہ ملیگا۔ "قرشت" یعنی سب قبروں میں لٹادیئے جائیں گے اور قیامت کے روز زندہ کئے جائیں گے یہ سنکر معلم نے کہا اے خاتون اپنے فرزند کو لے جاؤ کہ وہ علم ربّانی سے آراستہ ہے۔ اس کو معلم کی ضرورت نہیں۔

بسند معتبر حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ دریا کے کنارے پہنچے اور ایک روٹی اپنے کھانے سے پانی میں ڈالی۔ حواریوں میں سے کسی نے کہا۔ اے روح اللہ اپنا کھانا آپ نے دریا میں کیوں پھینک دیا فرمایا اس لئے کہ دریا کے جانور کھائیں کیونکہ اُس کا ثواب بہت ہے۔ ایک اور روایت میں ہے کہ خدا کے بزرگ نام تہتر (۷۳) ہیں دو نام جناب عیسٰیؑ کو ملے جن کے ذریعہ وہ تمام معجزات دکھاتے رہے۔ اور بہتر (۷۲) نام خدا نے ہم کو تعلیم فرمائے ہیں۔ ایک

ترجمہ، اور جب ہم نے پیغمبروں سے عہد لیا اور تم سے نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ سے اور مریم کے بیٹے عیسیٰ سے۔ اور عہد بھی اُن سے پکا لیا (۷) سورۃ الأحزاب

اپنی ذات سے مخصوص رکھا ہے وہ کسی کو نہیں سکھایا۔(یعنی دو نام بھی جو حضرت عیسٰیؑ کو ملے سب ملا کر ستر (۷۰) نام تعلیم فرمائے)۔ منقول ہے کہ خدا سے ڈرو اور ایک دوسرے پر حسد مت کرو۔ بیشک حضرت کی شریعت میں سے آپ کی سیاحت اور زمین میں گھومنا پھرنا بھی تھا۔ ایک مرتبہ آپ سیر و سیاحت کے لئے نکلے آپ کے اصحاب میں سے ایک چھوٹے قد کے صحابی آپ کے ساتھ تھے جو کبھی آپ سے جدا نہیں ہوتے تھے۔ راستہ میں دریا حائل ہوا حضرت نے بسم اللہ کہا اور یقین کامل کے ساتھ دریا میں پانی کے اوپر روانہ ہوگئے۔ اُس صحابی نے بھی بسم اللہ کہا اور یقین درست کے ساتھ پانی پر قدم رکھا اور حضرت کے پیچھے چلنے لگا اور حضرت کے پاس پہنچ گیا تو اُس کے نفس میں عُجُب (ایک طرح کا فخر) پیدا ہوا کہ عیسٰیؑ روح اللہ ہیں اور پانی پر چل رہے ہیں اور میں بھی چل رہا ہوں تو وہ مجھ پر کیا فضیلت و زیادتی رکھتے ہیں یہ خیال آتے ہی وہ غرق ہو گیا اور حضرت عیسٰیؑ سے فریاد کی۔ آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کر پانی سے نکالا پھر اُس سے پوچھا کہ تیرے دل میں کیا بات پیدا ہوئی جو اس مصیبت میں گرفتار ہوا۔ اُس شخص نے جو کچھ دل میں گذرا تھا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تو اپنے نفس کو اس طرف لے گیا جس طرف خدا نے تجھ کو نہیں رکھا تھا اور اُس مرتبہ کا دعوےٰ کیا جو تیرے مرتبہ سے بلند ہے اس سبب سے خدا نے تجھ کو دشمن رکھا پس توبہ کر اس شخص نے توبہ کی اور اپنے سابقہ مرتبہ پر واپس آیا۔ امام نے فرمایا کہ خدا سے توبہ

ترجمہ، اسی نے تمہارے لئے دین کا وہی رستہ مقرر کیا جس (کے اختیار کرنے کا) نوح کو حکم دیا تھا اور جس کی (اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہم نے تمہاری طرف وحی بھیجی ہے اور جس کا ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کو حکم دیا تھا (وہ یہ) کہ دین کو قائم رکھنا اور اس میں پھوٹ نہ ڈالنا۔ جس چیز کی طرف تم مشرکوں کو بلاتے ہو وہ ان کو دشوار گزرتی ہے۔ اللہ جس کو چاہتا ہے اپنی بارگاہ کا برگزیدہ کرلیتا ہے اور جو اس کی طرف رجوع کرے اسے اپنی طرف رستہ دکھا دیتا ہے ﴿۱۳﴾ اور یہ لوگ جو الگ الگ ہوئے ہیں تو علم (حق) آچکنے کے بعد آپس کی ضد سے (ہوئے ہیں)۔ اور اگر تمہارے پروردگار کی طرف سے ایک وقت مقرر تک کے لئے بات نہ ٹھہر چکی ہوتی تو ان میں فیصلہ کر دیا جاتا۔ اور جو لوگ ان کے بعد (خدا کی) کتاب کے وارث ہوئے وہ اس (کی طرف) سے شبہے کی الجھن میں (پھنسے ہوئے) ہیں ﴿۱۴﴾

سورۃ الشوری

کرواور ایک دوسرے پر حسد مت کرو۔ دوسری حدیث میں فرمایا کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ ایک جماعت کی طرف گذرے جو خوشی و شادمانی سے شور و غل مچارہے تھے۔ پوچھا کیوں اس قدر خوش و مسرور ہورہے ہو کہا آج فلاں کی لڑکی سے فلاں شخص کے لڑکے سے شادی ہے فرمایا آج اس قدر شاد و خرّم ہورہے ہو کل نوحہ وماتم کروگے کسی شخص نے پوچھا۔اے خدا کے پیغمبر کیوں کل ایسا ہوگا فرمایا کہ وہ لڑکی آج رات کو مرجائے گی۔ تو جو لوگ حضرت پر ایمان لائے تھے انہوں نے کہا سچ فرماتے ہیں اور منافقوں نے کہا کیا بات ہے کل کچھ دُور نہیں معلوم ہوجائیگا کہ وہ جھوٹے ہیں۔ دوسرے روز وہ سب اس کے دروازہ پر گئے اور لڑکی کا حال دریافت کیا معلوم ہوا کہ زندہ ہے تو حضرت کے پاس آئے اور کہنے لگے اے روح اللہ کل آپ نے فرمایا تھا کہ وہ لڑکی مرجائے گی مگر وہ زندہ ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اچھا آؤ چلو دیکھیں جب دروازہ پر پہنچ کر پکارا اُس لڑکی کا شوہر باہر آیا۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ اجازت دو ہم تمہاری زوجہ سے کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنی زوجہ کے پاس آیا اور کہا حضرت عیسیٰؑ ایک جماعت کے ساتھ آئے ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ تم سے کچھ باتیں کریں۔ اُس لڑکی نے چادر اوڑھ لی اور اپنے کو چھپالیا پھر حضرت عیسیٰؑ کو بلایا۔ آپ نے اُس سے پوچھا کہ کل شب تونے کون سا کام کیا تھا اُس نے کہا کوئی کام نہیں سوائے اس کے جو ہمیشہ کرتی ہوں کہ ہر شب جمعہ ایک سائل میرے پاس آتا ہے اور میں اُسے اتنا دے دیتی ہوں کہ دوسرے جمعہ تک اس کو کافی ہوتا ہے۔ چونکہ کل رات میری شادی کی وجہ سے میرے گھر کے لوگ بھی سب کے سب مشغول تھے وہ سائل آیا اور بہت پکارا مگر کسی نے اُس کی آواز نہیں سُنی لیکن میں اُٹھی اور اس طرح سے کہ مجھے کسی نے پہچانا نہیں اور جاکر اُس سائل کو دے آئی حضرت نے فرمایا کہ اچھا اپنے بستر سے اُٹھ کر الگ ہوجا۔ وہ ہٹ گئی اور بستر جھاڑا گیا تو ایک سانپ شاخ خرما کی مانند اپنے دانتوں میں اپنی دم پکڑے ہوئے نکلا۔ حضرت نے فرمایا کہ کل رات جو تونے صدقہ دیا اُس کے سبب سے خدا نے تجھ سے اس بلا کو

دُور کر دیا اور تیری موت کو ٹال دیا۔ دوسری منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ بیت المقدس کی گھاٹی میں تھے کہ شیاطین آئے اور آپ کو آزار پہنچانے کی کوشش کرنے لگے خدا نے حضرت جبرئیلؑ کو حکم دیا کہ اپنے داہنے پر سے شیاطین کو ماریں اور آگ میں ڈالدیں۔ حضرت جبریلؑ نے بموجب حکم عمل کیا اور حضرت عیسیٰؑ کو اُن کے ضرر سے محفوظ رکھا۔ روایت میں ابن عباس سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ کی عمر تیس سال ہو گئی ایک روز بیت المقدس کے عقبہ (گھاٹی) میں تھے جس کو عقبہ رفیق کہتے ہیں تو ابلیس علیہ اللعن آپ کے پاس آیا اور کہا آپ ہی کی خدائی بہت بلند ہے کہ گہوارہ میں آپ نے کلام کیا آپ نے فرمایا اے ابلیس بلکہ خداوند عالم بزرگ و برتر ہے جس نے مجھے گہوارہ میں کلام کی طاقت عطا فرمائی اگر وہ چاہے تو گنگ کر سکتا ہے پھر اُس ملعون نے کہا کہ آپ ہی وہ بزرگ خدا ہیں جو مٹی سے پرندہ بنا کر اُس میں پھُونک دیتے ہیں تو دراصل طائر بن جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ عظمت مخصوص اُس خدا کے لئے ہے جس نے مجھے خلق کیا ہے اور اُس طائر کو میرے ہاتھ سے خلق کرا دیتا ہے پھر اُس ملعون نے کہا آپ ہی وہ ہیں جس کی عظیم خدائی اس مرتبہ کی ہے کہ بیماروں کو شفا بخشتے ہیں۔ حضرت عیسیٰؑ نے کہا بلکہ خدائی اسی کے لئے مخصوص ہے کہ اُس کی اجازت سے بیماروں کو شفا دیتا ہوں اگر وہ چاہے خود مجھ کو بیمار کر دے پھر ابلیس نے کہا آپ ہی ہیں کہ اپنی خدائی کی عظمت سے مرُدوں کو زندہ کرتے ہیں حضرت عیسیٰؑ نے کہا بلکہ بزرگی اسی خدا کے لئے مخصوص ہے جس کے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا ہوں اور میں نے جس کو زندہ کیا ہے اس کو اور مجھ کو وہ خدا مردہ کر دے گا اور وہ خود باقی رہے گا۔ ابلیس نے پھر کہا آپ ہی وہ ہیں جس کی خدائی کی بلندی اس مرتبہ پر پہنچی ہے کہ پانی پر چلتے ہیں اور آپ کے قدم تر نہیں ہوتے اور پانی کے اندر نہیں جاتے۔ حضرت نے فرمایا بلکہ بزرگی خدا ہی کی ہے کہ جس نے پانی کو میرا تابع بنایا اگر وہ چاہے مجھے غرق کر دے پھر اُس ملعون نے کہا اے حضرت عیسیٰؑ آپ ہی وہ ہیں کہ ایک روز ایسا آئے گا کہ تمام آسمان و زمین اور جو کچھ اُن میں ہے

سب آپ کے قدموں کے نیچے ہوگا اور آپ سب کے اوپر ہوں گے اور امور خلائق کا انتظام کریں گے۔ اور لوگوں کو روزی تقسیم فرمائیں گے۔ اُس کی یہ باتیں حضرت پر بہت سخت گذریں اور فرمایا "یعنی پاک ہے وہ خدا اُن تمام باتوں سے جو تو کہتا ہے میں اس قدر اس کی پاکی بیان کروں گا کہ اس کی زمین و آسمان بھر جائیں اور روشنائی جس سے اس کے علوم نا متناہی لکھے جاتے ہیں"۔ (اگر لکھے جائیں تو) ختم ہو جائے اور (ان پاگیزگی کے بیانات کا) وزن اس کے عرش کے برابر ہو جائے جس سے وہ راضی ہو۔ جب ابلیس نے آپ کے یہ کلمات سُنے تو بھاگا اور ایک سنگ سخت پر سجدہ میں پڑ گیا اور اس کی منحوس آنکھوں نے آنسو اُس کے نحس چہرے پر جاری ہیں۔ اے ابلیس تجھ پر وائے ہو اس قدر سجدہ کو طول دینے سے تو کیا امید رکھتا ہے اُس نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ جب خداوند عالم اپنی قسم کی وجہ سے مجھے جہنم میں ڈال دے گا اپنی رحمت سے اُس کے بعد مجھے جہنم سے آزاد کر دے گا۔

حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ شام کے ایک پہاڑ پر تشریف لے گئے جس کو اریحا کہتے ہیں۔ آپ کے پاس بادشاہ فلسطین کی صورت میں شیطان آیا اور کہا اے روح اللہ آپ مردوں کو زندہ کرتے ہیں اندھوں اور مبروص کو شفا بخشتے ہیں۔ ذرا اپنے کو اس پہاڑ سے نیچے گرا (کر دکھا) دیجئے آپ نے فرمایا کہ میں سب کچھ حکم خدا سے کرتا ہوں اور اس بات کا اُس نے مجھے حکم نہیں دیا ہے۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ مکار ابلیس حضرت عیسیٰؑ کے پاس آیا اور بولا کہ آپ ہی دعویٰ کرتے ہیں کہ مرُدوں کو زندہ کرتا ہوں۔ فرمایا ہاں اُس نے کہا اگر آپ سچے ہیں تو اس دیوار سے اپنے کو گرا دیجئے (اور زندہ رہ جایئے تو جانوں) آپ نے فرمایا تجھ پر افسوس ہے۔ بندہ تابع حکم خدا کو لازم نہیں کہ خود (اپنی مرضی سے) اپنی ذات پر تجربہ کرے۔ پھر ابلیس نے کہا کہ آیا آپ کا پروردگار قادر ہے کہ تمام دنیا کو ایک انڈے میں سمودے بغیر اس کے کہ دنیا چھوٹی ہو یا انڈا بڑا ہو حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا خداوند تعالیٰ عجز اور ناتوانی سے موصوف نہیں ہوتا اور

جو کچھ تو کہتا ہے وہ محال ہے ایسا نہیں ہو سکتا اور ایسا نہ ہوتا اُس کے کمال قدرت کے خلاف نہیں ہو سکتا۔

امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ نے ابلیس ملعون کو دیکھا اور اُس سے پوچھا کہ کیا تیرے مکر کے جالوں میں سے کوئی جال مجھ تک بھی پہنچا ہے اُس نے کہا میں آپ کے ساتھ کیا مکر کر سکتا ہوں حالانکہ آپ کی نانی معظمہ نے جبکہ آپ کی والدہ جناب مریمؑ پیدا ہوئیں تو دُعا کی تھی کہ خداوند میں اس کو اور اس کی ذریت کو شیطان رجیم کے شر سے تیری پناہ میں دیتی ہوں (تو اس کو محفوظ رکھنا) اور آپ انہی کی ذریت میں سے ہیں۔ بعض کتابوں میں ہے کہ جب مریمؑ مصر میں آئیں حضرت عیسیٰؑ بچہ تھے۔ وہ ایک دہقان کے گھر میں ٹھہریں کیونکہ وہ دہقان فقیروں اور مسکینوں کو بہت دوست رکھتا تھا اور ان کی پرورش کیا کرتا تھا۔ ایک روز دہقان کا کچھ مال گم ہو گیا اُس نے غریبوں کو جو اس کے گھر میں تھے متہم کیا۔ حضرت مریمؑ کو بہت رنج ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی ماں کو غمگیں دیکھا تو کہا اے مادر مہربان کیا آپ چاہتی ہیں کہ میں بتادوں کہ دہقان کا سامان کسی نے لیا ہے فرمایا ہاں حضرت عیسیٰؑ نے کہا وہ اندھا اور وہ اپاہج باہم شریک ہیں اور مال چُرا لے گئے ہیں۔ جب اُس اندھے سے کہا گیا کہ اُس اپاہج کو اُٹھائے۔ اُس نے کہا میں نہیں اُٹھا سکتا حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کل رات مال چراتے وقت اس کو کس طرح اٹھایا (اور لے گیا تھا) آج نہیں اُٹھا سکتا؟ تو ان دونوں نے اقرار کیا اور دوسرے اس الزام سے بری ہوئے۔ دوسرے روز کچھ اور مہمان دہقان کے یہاں آئے۔ دہقان کے گھر میں پانی نہ تھا وہ فکر مند تھا حضرت عیسیٰؑ یہ دیکھ کر اُس کے حجرہ میں گئے جس میں گھڑے اور مٹکے خالی رکھے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنا ہاتھ اُن پر پھیرا اور سب پانی سے لبریز ہو گئے اُس وقت آپ بارہ سال کے تھے۔ منقول ہے کہ ایک روز بچپن میں آپ کچھ لڑکوں کے ساتھ کھڑے تھے کہ ایک لڑکے نے ایک بچہ کو مار ڈالا اور حضرت عیسیٰؑ کے پیروں کے قریب لا کر ڈال دیا۔ اُس کے اعزا نے آکر

دیکھا تو حضرت عیسیٰؑ کو پکڑ کے حاکم کے پاس لے گئے اور کہا اس لڑکے نے ہمارے لڑکے کو مار ڈالا ہے۔ حاکم نے پوچھا تو حضرت عیسیٰؑ نے کہا میں نے مارا ہے۔ حاکم نے چاہا کہ ان کو سزا دے تو آپ نے فرمایا کہ اس لڑکے کو میرے پاس لاؤ میں اُس سے پوچھوں کہ اس کو کس نے قتل کیا ہے۔ وہ مرُدہ لڑکا لایا گیا حضرت نے دُعا کی خدا نے اس کو زندہ کر دیا آپ نے پوچھا تجھ کو کس نے قتل کیا ہے اُس نے اپنے قاتل کو بتایا۔ بنی اسرائیل نے اس سے پوچھا کہ یہ شخص جو تیرے پاس کھڑا ہے کون ہے کہا عیسیٰؑ بن مریمؑ اور پھر گرا اور مر گیا۔ ایک روایت ہے کہ حضرت مریمؑ نے حضرت عیسیٰؑ کو ایک رنگریز کے سپرد کیا کہ رنگسازی سکھائے، رنگریز کے پاس بہت سے کپڑے رنگنے کے واسطے جمع تھے اُسے ایک کام در پیش ہو گیا اور وہ حضرت عیسیٰؑ کو یہ بتا کر چلا گیا کہ فلاں فلاں کپڑے جن کے دھاگے جس رنگ کے میں نے رنگ دیئے ہیں انہی رنگوں میں رنگنا میں ابھی آتا ہوں۔ حضرت عیسیٰؑ نے تمام کپڑوں کو ایک ہی رنگ کے برتن میں ڈال دیا۔ رنگریز نے واپس آ کر پوچھا تو آپ نے فرمایا تمام کپڑے فلاں ظرف میں ہیں وہ غصّہ ہو کر بولا تم نے سب کپڑوں کو بیکار و برباد کر دیا۔ آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں اور اُٹھے اور کپڑوں کو برتن سے باہر نکالا تو رنگریز کی خواہش کے مطابق ہر کپڑا مختلف رنگوں میں رنگا ہوا نکلا۔ رنگریز متعجب ہوا اور اس نے سمجھا کہ آپ پیغمبر ہیں اور ایمان لایا۔ پھر جب حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کو واپس لے کر شام میں پہنچیں تو ایک قریہ میں جس کو ناصرہ کہتے تھے قیام فرمایا اُسی کی جانب نصاریٰ منسوب ہیں اور حضرت عیسیٰؑ نے خلق کی ہدایت اور خدا کی رسالت کی تبلیغ شروع کی۔

حضرت عیسیٰؑ کی تبلیغ رسالت اور آپ کا اپنی جانب سے اطراف و جوانب میں ہدایت خلق کے لئے پیغامبروں کو بھیجنا اور حضرت کے حواریوں کے حالات:

حق تعالیٰ فرماتا ہے "اے ہمارے حبیب ان کے لئے قریہ انطاکیہ کے رہنے والوں کی مثال بیان کر دو جس وقت حضرت عیسیٰؑ

کے بھیجے ہوئے پیغامبران کے پاس آئے۔ جس وقت ہم نے دو (ہدایت کرنے والوں) کو ان کی جانب بھیجا اور لوگوں نے ان دونوں کی تکذیب کی تو ہم نے تیسرے رسول سے ان دونوں کی مدد کی تو ان دونوں نے کہا کہ ہم تمہاری طرف رسول عیسٰےؑ ہیں"۔ بعض کا قول ہے کہ وہ دونوں یوحنّاؑ اور شمعونؑ تھے اور تیسرے یونسؑ تھے اور بعض کہتے ہیں کہ تیسرے شمعونؑ تھے اور بعض کا بیان ہے کہ وہ پہلے دونوں صادق اور صدق تھے اور تیسرے سلوم تھے۔

شیخ طبرسی اور ثعلبی اور مفسروں کی ایک جماعت نے روایت کی ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے دو رسول شہر انطاکیہ میں بھیجے کہ وہاں کے لوگوں کو ہدایت کریں۔ جب وہ شہر کے نزدیک پہنچے ایک مرد پیر کو چند گوسفند چراتے ہوئے دیکھا۔ وہ حبیب نجار مومن آل یاسین تھے۔ ان دونوں نے ان کو سلام کیا۔ حبیب نے پوچھا آپ لوگ کون ہیں۔ انہوں نے کہا ہم حضرت عیسٰیؑ کے فرستادہ ہیں وہ بتوں کی عبادت کے بدلے خدا کی عبادت کی جانب دعوت دیتے ہیں۔ حبیب نے کہا کوئی نشانی بھی رسول ہونے کی رکھتے ہو انہوں نے کہا ہاں ہم بیماروں کو شفا دیتے ہیں اندھوں اور مبروص لوگوں کو اچھا کر دیتے ہیں۔ حبیب نے کہا میرا لڑکا برسوں سے بیمار ہے اس کو اچھا کر دو۔ انہوں نے کہا ہم کو وہ لڑکا دکھاؤ حبیب ان کو اپنے گھر لے گئے ان دونوں نے اپنے ہاتھ لڑکے کے جسم پر پھیرے وہ اُسی وقت بقدرت خدا صحتیاب ہو کر اُٹھ کھڑا ہوا۔ یہ خبر شہر میں مشہور ہو گئی اور بہتیرے بیمار آ آ کر شفایاب ہوئے۔ جب یہ خبر ان کے بادشاہ کو پہنچی جس کو شلاخن کہتے تھے وہ روم کے بادشاہوں میں سے تھا اور بت کی پرستش کرتا تھا اُس بادشاہ نے ان دونوں رسولانِ عیسٰےؑ کو بلایا اور پوچھا تم کون لوگ ہو انہوں نے کہا ہم لوگ حضرت عیسٰیؑ کے فرستادہ ہیں۔ اس نے کہا تمہارے پاس کیا معجزہ ہے۔ کہا خدا کے حکم سے اندھے اور مبروص کو شفا بخشتے ہیں اُس نے کہا تم کو کس واسطے بھیجا ہے کہا اس لئے کہ ہم تجھ کو بتوں کی عبادت سے منع

کریں جو نہ سنتے ہیں نہ دیکھتے ہیں اور تجھ کو اُس خدا کی عبادت کا حکم دیں جو سنتا اور دیکھتا ہے بادشاہ نے کہا شاید تمہارا خدا ان بتوں کے علاوہ کوئی اور ہے انہوں نے کہا ہاں وہ ہے جس نے تجھ کو اور تیرے خداؤں کو پیدا کیا ہے۔ اُس نے کہا اچھا اس وقت تو تم لوگ جاؤ میں تمہارے معاملہ میں غور کروں گا۔ غرضکہ وہ لوگ وہاں سے چلے آئے اور شہر میں تبلیغ کرتے رہے بادشاہ نے پھر حکم دیا تو وہ دونوں قید کر لئے گئے۔

ایک اور روایت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے جب چاہا کہ اپنے اصحاب کو رخصت کریں ان کو جمع کیا اور حکم دیا کہ کمزوروں کی ہدایت پر متوجہ ہوں اور بادشاہوں اور جباروں سے تعرض نہ کریں۔ ان میں سے دو شخصوں کو انطاکیہ کی جانب روانہ کیا وہ لوگ وہاں اُس روز پہنچے جس روز ان کی عید تھی۔ ان دونوں اشخاص نے دیکھا کہ اُس شہر کے لوگوں نے بت خانوں کو کھولا ہے اور اپنے بتوں کی پرستش کرتے ہیں تو ان دونوں نے ملامت کی تو اُس شہر والوں نے ان کو پکڑ کر زنجیر میں جکڑ دیا اور قید خانہ میں ڈالدیا۔ مختصر یہ کہ جب شمعونؑ کو یہ خبر پہنچی تو وہ انطاکیہ میں آئے چند تدبیروں اور کوششوں کے بعد زندان میں پہنچے اور ان دونوں رسولوں سے فرمایا کہ کیا تم کو نہیں بتایا گیا تھا کہ سرکشوں اور جباروں سے متعرض نہ ہونا پھر اُن کے پاس سے باہر آئے اور کمزوروں اور غریبوں سے ملتے اور ہدایت کی تھوڑی تھوڑی باتیں اُن سے کرتے۔ وہ لوگ اپنے سے قوی لوگوں کو بتاتے اور ان کی باتوں کو پوشیدہ رکھتے یہاں تک کہ ایک مدّت کے بعد بادشاہ کے کانوں تک یہ آواز پہنچی۔ بادشاہ نے پوچھا کب سے وہ آدمی ہمارے شہر میں ہے لوگوں نے کہا دو مہینے سے۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ میری مجلس میں اس کو حاضر کرو۔ وہ بادشاہ کے پاس بلائے گئے۔ بادشاہ نے ان کو دیکھا اور ان سے باتیں کیں۔ پھر تو ان کو بہت دوست رکھنے لگا اور حکم دیا کہ جب تک میں دربار میں رہوں ان کو میرے پاس رہنا چاہیے۔ ایک روز بادشاہ نے ایک ہولناک خواب دیکھا اور شمعونؑ سے بیان کیا۔ حضرت شمعونؑ نے نیک تعبیر دی وہ خوش ہوا۔ پھر ایک

مرتبہ ایک اور پریشان خواب دیکھا۔ حضرت نے نہایت اچھی تعبیر بیان کی کہ اس کی خوشی اور زیادہ ہوئی۔ غرضکہ ہمیشہ بادشاہ کے پاس رہنے لگے۔ان کی جانب سے بادشاہ کے دل میں ان کی بڑی منزلت ہوگئی جب ان کو یقین ہو گیا کہ اُن کی بات بادشاہ کے دل میں اثر کرتی ہے تو ایک روز بادشاہ سے کہا کہ میں نے سُنا ہے کہ دو اشخاص آپ کے قید خانہ میں ہیں جنہوں نے آپ کے دین میں عیب نکالا تھا۔ اُس نے کہا ہاں شمعونؑ نے کہا حکم دیجئے کہ ان کو حاضر کیا جائے۔ غرضکہ وہ دونوں حضرات بلائے گئے۔ شمعونؑ نے اُن سے پوچھا تمہارا خدا کون ہے جس کی تم پرستش کرتے ہو۔ انہوں نے کہا کہ عالموں کا مالک، پوچھا جو سوال اُس سے کیا جائے اُسے وہ سُنتا ہے؟ اور جو دعا اُس سے کی جاتی ہے اُس کو قبول کرتا ہے۔، ان دونوں حضرات نے کہا ہاں ضرور سنتا ہے۔ اور دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔ شمعونؑ نے کہا کہ میں تمہارے اس دعولے کا امتحان کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا ضرور امتحان بھی کرلو شمعونؑ سے کہا اگر تم کسی مبروص کے لئے دُعا کرو تو خدا اس کو شفا دیدے گا وہ بولے ہاں۔ شمعونؑ نے ایک مبروص کو بلایا اور اُن سے کہا کہ اپنے خدا سے دُعا کرو کہ اس کو صحت بخشے۔ اُن حضرات نے اپنے ہاتھ اس کے جسم پر ملے اور وہ اُسی وقت صحتیاب ہو گیا۔ شمعونؑ نے کہا میں بھی ایسا کر سکتا ہوں اور دوسرا مریض لایا گیا شمعونؑ نے اُس کے جسم پر اپنا ہاتھ پھیرا وہ بھی فوراً اچھا ہو گیا۔ شمعونؑ نے کہا اچھا ایک بات باقی رہ گئی اگر وہ پوری ہوگئی تو میں تمہارے خدا پر ایمان لاؤں گا۔ پوچھا وہ کیا فرمایا کہ مُردہ کو زندہ کردو گے؟ وہ بولے ہاں (حکم خدا سے مُردہ بھی زندہ ہو جائیگا) پھر شمعونؑ نے بادشاہ سے پوچھا کوئی مُردہ ایسا بھی ہے جس سے آپ کو کچھ تعلق ہو بادشاہ نے کہا ہاں میرا لڑکا مر گیا ہے۔ حضرت شمعونؑ نے فرمایا، اچھا چلئے ہم سب لوگ اُس کی قبر پر چلیں اور دیکھیں ان کے دعویٰ کی حقیقت کو ممکن ہے وہاں یہ رسوا ہو جائیں۔ چنانچہ سب لوگ شہزادے کی قبر پر پہنچے اور اُن دونوں حضرات نے ہاتھ دُعا کے لئے اُٹھائے اور حضرت شمعونؑ نے دل میں دُعا کرنی شروع کی۔ دُعا کے ساتھ ہی قبر کھل گئی اور شہزادہ

زندہ ہو کر قبر سے باہر آیا۔ بادشاہ نے اُس سے حال دریافت کیا اُس نے کہا میں مرُدہ تھا ابھی ابھی مجھے کچھ خوف دبے چینی محسوس ہوئی میں نے دیکھا کہ تین آدمی خدا کی بارگاہ میں میرے زندہ ہونے کی دُعا کر رہے ہیں اور وہ تینوں بزرگوار یہی لوگ تھے یہ کہہ کر حضرت شمعونؑ اور ان دونوں رسولوں کی جانب اشارہ کیا۔ اُس وقت حضرت شمعونؑ نے اُن دونوں حضرات سے کہا میں آپ کے خدا پر ایمان لایا۔ بادشاہ بولا میں بھی ایمان لایا بادشاہ کے وزیروں نے بھی کہا ہم لوگ بھی ایمان لائے۔ اسی طرح ہر چھوٹے نے بڑے کی متابعت کی یہاں تک کہ تمام انطاکیہ والے ایمان لائے۔ ایک اور روایت کے مطابق وہ مردہ زندہ ہو کر اُٹھ بیٹھا اور بولا سات روز سے مرا ہوا ہوں اور مجھ کو آگ کی سات وادی میں داخل کیا تھا میں اُس دین سے جس پر تم لوگ ہو پرہیز کرتا ہوں۔ عالمین کے خدا پر ایمان لاؤ۔ میں نے اس وقت دیکھا کہ آسمان کے دروازے کھول دیئے گئے ہیں اور ان تینوں اشخاص کے لئے ایک خوبرو جوان کو خدا کے نزدیک سفارش کرتے ہوئے دیکھا اور اشارہ کیا حضرت شمعونؑ اور اُن دونوں رسولانِ عیٰسیؑ کی جانب۔ غرضکہ اُن تینوں حضرات نے جناب عیٰسیؑ کی رسالت کی تبلیغ فرمائی اور بادشاہ اور چند گروہ ایمان لائے اور کچھ لوگ اپنے کفر پر باقی رہے اور بعض کا قول ہے کہ بادشاہ اور تمام اہل مملکت کفر پر باقی رہے صرف حبیب نجار ایمان لائے اور وہ قتل کر دیئے گئے۔ یا بہت سے لوگ ایمان لائے اور بہت عذاب میں گرفتار ہوئے۔ ممکن ہے کہ دوسرے قریہ والوں کا حال ہو یا احادیث سے مراد یہ ہو کہ جو لوگ عذاب کے بعد باقی رہے وہ سب ایمان لائے جیسا کہ حق تعالیٰ سورۂ یٰس میں ارشاد فرماتا ہے کہ "اُس شہر کے لوگوں نے حضرت عیسیٰؑ کے رسولوں سے کہا کہ تم بھی ہماری طرح بشر ہو اور خدا نے کوئی چیز نازل نہیں کی ہے بلکہ تم جھوٹے ہو۔ ان کے رسولوں نے کہا کہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ بیشک ہم تمہاری جانب مبعوث کئے گئے ہیں اور ہم پر احکام خدا پہنچا دینے کے سوا کچھ

فرض نہیں، کافروں نے کہا ہم تم کو اپنے درمیان منحوس سمجھتے ہیں اور اگر تم اپنی باتیں ترک نہ کروگے تو ہم تم کو ضرور سنگسار کردیں گے اور تم کو ہمارا دردناک عذاب حاصل ہوگا۔ رسولوں نے کہا کہ تمہارے اعتقادات اور بداعمالیوں کے سبب منحوسیت تو تمہارے ساتھ (لگی ہوئی) ہے کہ ہم تم کو نصیحت کرتے ہیں تو ایسے جوابات دیتے ہو۔ بلکہ تم لوگ حد سے گذرے ہوئے ہو ہی۔ اور شہر کے کنارے سے ایک شخص دوڑتا ہوا آیا اور بولا اے میری قوم کے لوگو پیغمبروں کی اور خدا کے فرستادہ لوگوں کی پیروی کرو جو تم سے ہدایت کا کچھ اجر نہیں مانگتے اور خود ہدایت یافتہ ہیں "بیان کیا جاتا ہے کہ اُس شخص کا نام حبیب نجّار تھا اور جبکہ وہ رسول اُس شہر میں وارد ہوئے سب سے پہلے وہی ان پر ایمان لائے ان کا مکان شہر کے کنارہ پر تھا۔ جب اُنہوں نے سنا کہ ان کی تمام قوم کے لوگوں نے رسولوں کو جھٹلانا شروع کیا اور چاہتے ہیں کہ ان کو مار ڈالیں۔ وہ دوڑتے ہوئے آئے اور اپنی قوم کو ان الفاظ میں نصیحت کی۔ لوگ ان کو پکڑ کے بادشاہ کے پاس لے گئے۔ بادشاہ نے پوچھا کیا تم نے پیغمبروں کی متابعت کرلی ہے تو حبیب نے فرمایا۔" مجھے کیا ہوگیا ہے جو میں اُس خدا کی عبادت نہ کروں جو مجھ کو عدم سے وجود میں لایا اور تم سب کی بازگشت بھی اُسی کی طرف ہے۔ کیا میں (اپنے حقیقی) خدا کے سوا ایسے خداؤں کو مانوں کہ اگر میرا مہربان معبود مجھے کچھ ضرر پہنچانا چاہے تو اُن (مصنوعی) خداؤں کی سفارش نہ میرے کچھ کام آسکتی ہے نہ مجھ کو عذاب سے نجات دلا سکتی ہے اگر میں ایسا کروں تو کھلی ہوئی گمراہی میں پڑجاؤں۔ میں تو تمہارے حقیقی پروردگار پر ایمان لانے والا نہیں ہوں لہٰذا میری نصیحت

مانو۔" مروی ہے کہ جب حبیب نے ان کو نصیحت کی تو ان کافروں نے ان کی تکذیب کی یہاں تک کہ وہ شہید کر دیئے گئے یا ان کو سنگسار کر دیا۔ خدا نے ان کو بہشت میں داخل فرمایا اور وہ بہشت میں خدا کی عطا کی ہوئی روزی سے بہرہ ور ہوئے، "اس سے کہا گیا کہ جنت میں داخل ہو جا۔" اور بعض کا قول ہے کہ خدا نے ان کو زندہ آسمان پر اٹھالیا۔ لوگ ان کو قتل نہ کر سکے اور بعض کہتے ہیں کہ لوگوں نے ان کو قتل کر دیا اور خدا نے ان کو زندہ کر کے بہشت میں پہنچایا۔ "جب وہ داخل بہشت ہوئے تو کہا کیا خوب ہوتا اگر میری قوم کے لوگ جانتے کہ میرے پروردگار نے مجھے بخش دیا اور مجھ کو برگزیدہ لوگوں میں شامل کر دیا، اور ہم نے (حبیب نجاّر کے مارے جانے کے بعد) ان لوگوں کی ہلاکت کے لئے نہ آسمان سے کوئی لشکر نازل کیا اور نہ کافروں کے عذاب کے واسطے کوئی فوج بھیجی بلکہ وہ ایک آواز تھی جس نے اچانک ان لوگوں کو فنا کر دیا۔" بیان کرتے ہیں کہ جب حبیب نجاّر کو اُن ظالموں نے مار ڈالا تو خدا اُن پر غضبناک ہوا اور حضرت جبرئیلؑ کو بھیجا انہوں نے شہر کے دونوں کناروں کے دروازوں پر ہاتھ رکھے اور ایک نعرہ مارا کہ ان تمام گمراہوں کی جان ایکبارگی ان کے جسموں سے پرواز کر گئی۔

چند اور روایتیں جو مختلف موضوع پر ہیں جن کو ایک جگہ کر کے بیان کیا جا رہا ہے۔

روایت ہے کہ شیعہ اور سُنّی بطریق متواترہ رسولؐ خدا سے روایت کرتے ہیں کہ تمام امتوں میں سے حق کی اطاعت و متابعت میں سب سے آگے بڑھ جانے والے تین اشخاص ہیں جو کبھی آن واحد کے لئے بھی خدا کے منکر نہ ہوئے۔ حزبیل مومن آلِ فرعون۔ حبیب نجاّر آلِ یسٰین اور علیؑ ابن ابو طالب اور آپ سب سے افضل ہیں۔ دوسری روایت میں ہے کہ تین اشخاص خدا کی وحی کے یک چشم زدن کے لئے بھی منکر نہ ہوئے۔ مومن آل یسٰین، علیؑ بن ابیطالب اور آسیہ زن

فرعون۔ کسی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے پوچھا کہ مومن کیا خورہ اور برص اور ایسے امراض اور بلاؤں میں مبتلا ہوتا ہے فرمایا کہ ابتلا مومن ہی کے واسطے ہے۔ مومن آل فرعون خورہ میں مبتلا تھے۔اور دوسری روایت حسن کے مطابق فرمایا کہ اُن کے ہاتھ کی انگلیاں خشک (بیجان) ہوگئی تھیں، گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ اُسی ہاتھ سے اپنی قوم کی جانب اشارہ کررہے ہیں اور نصیحت فرما رہے ہیں اور کہتے ہیں "جب وہ دوبارہ قوم کو نصیحت فرمانے آئے تو لوگوں نے اُن کو مار ڈالا" دوسرے مقام پر خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے "یاد کرو اُس وقت کو جبکہ میں نے عیسٰیؑ کے حوایوں پر وحی کی کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور تو گواہ رہ کہ ہم مسلمان اور مطیع ہوئے کہتے ہیں کہ اُن کی جانب وحی پیغمبروں کی زبان پر نازل ہوئی جن سے اُن لوگوں نے ارشاد خدا کو قبول کیا۔ "امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ حق تعالیٰ نے اُن پر الہام کیا تھا۔ایک روایت کے مطابق کسی نے امام رضاؑ سے پوچھا کہ کس سبب سے حضرت عیسٰیؑ کے اصحاب کو حواری کہتے ہیں فرمایا کہ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو حواری اس لئے کہتے ہیں کہ وہ دھوبی تھے۔ کپڑوں کو دھوکر میل و نجاست سے پاک کرتے تھے اور وہ مشتق ہے خبز حوار سے یعنی خالص سفید روٹی۔ لیکن ہم اہل بیتؑ کہتے ہیں کہ ان کو حواری اس لئے کہتے ہیں کہ اپنے کو اور دوسروں کو موعظہ اور نصیحت کے ذریعہ گناہوں اور بُرے اخلاق سے پاک کرتے تھے۔ پوچھا کہ حضرت عیسٰیؑ کی پیروی کرنے والوں کو نصارٰے کیوں کہتے ہیں فرمایا کہ اُن کی اصل وبنیاد شہر ناصرہ کی ہے جو بلاد شام کا ایک شہر جہاں جناب مریمؑ اور حضرت عیسٰیؑ مصر سے واپس آنے کے بعد قیام پذیر ہوئے تھے۔ایک اور روایت میں امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کے حواری شیعہِ عیسٰیؑ تھے اور ہمارے شیعہ ہم اہلبیت کے حواری ہیں۔ حضرت عیسٰیؑ کے حواریوں نے حضرت عیسٰیؑ کی اطاعت ویسی نہ کی جیسے ہمارے حواریوں نے ہماری اطاعت و فرمانبرداری کی۔

اس لئے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ کون ہے میرا مددگارِ خدااور دین خدا کی اقامت کے سلسلہ میں؟ حواریوں نے کہا ہم لوگ خدا کے مددگار ہیں لیکن خدا کی قسم انہوں نے ان کی (حضرت عیسیٰؑ کی) یہودیوں کے شہر میں مدد نہ کی اور حضرت کی موافقت میں اُن سے جنگ نہ کی اور ہمارے شیعہ خدا کی قسم جس روز سے پیغمبرؐ نے دُنیا سے رحلت فرمائی ہے اب تک ہمارے معین و مددگار ہیں اور ہمارے لئے ہمارے دشمنوں سے جنگ کرتے رہتے ہیں۔ وہ دشمنان خدا ان کو آگ میں جلاتے ہیں۔ تکلیفیں پہنچاتے ہیں اور ان کو شہروں سے نکالتے ہیں لیکن ہمارے دوست ہماری محبت سے باز نہیں آتے خدا اُنکو ہماری جانب سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ دوسری حدیث معتبر میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا۔ کے گروہ حواریان میری ایک حاجت ہے برلاؤ پوچھا وہ کون سی حاجت ہے حضرت اُٹھے اور اُن کے پیروں کو دھویا۔ حواریوں نے عرض کی یا روح اللہ ہم اس کے مستحق تھے کہ آپ کے پیر دھوتے۔ فرمایا عالم زیادہ سزاوار ہے کہ لوگوں کی خدمت کرے۔ میں نے اس لئے یہ تواضع اور فروتنی ظاہر کی تا کہ تم بھی میرے بعد لوگوں کے ساتھ انکساری عمل میں لایا کرو جس طرح میں نے تمہارے لئے تواضع کی ہے پھر فرمایا کہ تواضع اور فروتنی سے حکمت کی اشاعت ہوتی ہے تکبر و نخوت سے نہیں جس طرح گھاس اور زراعت نرم اور ہموار زمین میں اُگتی ہے نہ کہ سنگلاخ میں۔

حضرت صادقؑ سے لوگوں نے عرض کی کہ کس سبب سے اصحاب جناب حضرت عیسیٰؑ پانی پر چلتے تھے لیکن اصحاب محمدؐ کو یہ قوت حاصل نہیں حضرت نے فرمایا اصحابِ عیسیٰؑ کا معیشت کے معاملہ میں (خدا کی جانب سے) انتظام تھا اور اس امت کو تحصیل معاش میں مبتلا و ممتحن قرار دیا گیا ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق کسی نے پوچھا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص کو میں دیکھتا ہوں کہ بہت عبادت کرتا ہے اور خضوع و خشوع رکھتا ہے لیکن آپ کے دین کا اعتقاد نہیں رکھتا کیا یہ عبادت اس کو کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے فرمایا ایسے لوگوں کی مثال اُس جماعت کی سی

ہے جو بنی اسرائیل میں تھی کہ جو اُن میں سے چالیس راتیں عبادت خدا میں کوشش کرتا اور دُعا کرتا تو بلا شبہ اُس کی دُعا قبول ہو جاتی لیکن اُن میں سے ایک شخص نے ایسا ہی کیا مگر اس کی دُعا قبول نہ ہوئی تو وہ حضرت عیسٰیؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس بارے میں شکایت کی اور حضرت سے اس معاملہ میں دُعا کرنے کی درخواست کی۔ حضرت نے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑھی اور دُعا کی تو خدا کی جانب سے اُن پر وحی نازل ہوئی کہ یہ بندہ میرے پاس حاضر ہوا تھا غیر راہ سے جو میں نے نہیں بتلائی ہے اور تمہاری پیغمبری میں شک رکھتا ہے اگر اس قدر دُعا کرے کہ اُس کی گردن جدا ہو جائے اور ہاتھوں کی انگلیاں ٹوٹ کر گر پڑیں تب بھی میں اس کی دُعا قبول نہ کروں گا۔ یہ سُن کر حضرت عیسٰیؑ نے اس کی جانب رخ کیا اور فرمایا کہ تو خدا کو پکارتا ہے اور میری پیغمبری میں شک کرتا ہے اُس نے کہا اے روح اللہ خدا کی قسم ایسا ہی ہے آپ دُعا کیجئے کہ میری یہ حالت زائل ہو جائے۔ حضرت عیسٰیؑ نے دُعا کی تو خدا نے اس کی توبہ قبول فرمائی اور وہ بھی مثل اپنے گھر والوں کے (خالص مومن) ہو گیا۔ امام رضاؑ سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ کے حوارین بارہ افراد تھے اور اس سب میں بہتر لوقا تھے اور نصاریٰ میں انجیل کے عالموں میں سب سے افضل تین علماء تھے سب سے بلند جوحنائے ویلمی، جوز قار میں رہتے تھے۔

دوسری حدیث میں حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ الصلوۃ و السلام نے اپنی قوم سے ایک ایسی بات کہی جس کی تاب ضبط اُن میں نہ تھی تو مصر میں اُن پر خروج کیا۔ ان سے جنگ کی اور لوگوں کو مار ڈالا (اسی طرح) حضرت عیسٰیؑ علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اپنی قوم سے ایسی بات کہی جو ان کی سمجھ سے باہر تھی اور وہ لوگ تاب ضبط نہ لا سکے اور ان پر خروج کیا اور تکریت میں ان سے مقابلہ کیا اور وہ سب مارے گئے جیسا کہ خداوند عالم ارشاد فرماتا ہے کہ "بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لایا اور ایک گروہ نے کفر اختیار کیا تو ہم نے ان لوگوں کو قوت عطا کی جو ایمان لائے تھے تو وہ اپنے

دشمن پر غالب آئے۔"منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ ایک ضرورت سے ایک گاؤں کی طرف روانہ ہوئے آپ کے ساتھ آپ کے اصحاب میں سے تین اشخاص تھے۔راستہ میں سونے کی تین اینٹیں پڑی ہوئی ملیں حضرت نے اپنے اصحاب سے فرمایا یہ (اینٹیں) لوگوں کو مار ڈالیں گی۔اور آگے بڑھ گئے (تھوڑی دُور جانے کے بعد) ایک صحابی نے عرض کی یا حضرت مجھے ایک ضرورت ہے اجازت چاہتا ہوں آپ نے فرمایا جاؤ۔ وہ رخصت ہوگئے۔اسی طرح باقی دو صحابی بھی عذر کر کرکے حضرت سے رخصت ہو کر اُنہی اینٹوں کے پاس جمع ہوگئے اُن میں سے دو شخصوں نے ایک سے کہا کہ بازار سے کچھ کھانے کے لئے لاؤ (ہم دونوں یہاں بیٹھے ہیں) وہ کھانا لانے بازار گیا اور کھانا خرید کر اُس میں زہر ملا دیا اس خیال سے کہ یہ دونوں کھا کر مر جائیں تو وہ تینوں سونے کی اینٹیں میرے ہی حصّہ میں آجائیں گی۔اُدھر اُن دونوں نے مشورہ کیا کہ جب وہ کھانا لے کر آئے تو اُسکو مار ڈالو تاکہ اس کے حصّہ کی اینٹ بھی ہم دونوں ہی کو مل جائیں جب وہ شخص کھانا لیکر آیا ان دونوں نے اس کو مار ڈالا پھر اطمینان سے کھانا کھایا اور خود بھی ختم ہوگئے جب حضرت عیسیٰؑ اپنے کام سے فارغ ہو کر واپس ہوئے دیکھا کہ وہ تینوں مرے ہوئے پڑے ہیں۔تو آپ نے ان کو بحکمِ خدا زندہ کیا اور فرمایا کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ یہ اینٹیں بہتوں کو مار ڈالیں گی۔ بعض کتابوں میں مذکور ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰؑ اپنے چند حواریین کے ساتھ ہدایت خلق میں مصروف تھے اور زمین میں بازگشت کر رہے تھے۔ایک مقام سے دوسرے مقام کی سیاحت میں مصروف تھے تاکہ جو ہدایت کے قابل ہو اُس کو ضلالت و گمراہی سے نجات دلائیں۔ایک شہر میں وارد ہوئے اُس کے قریب ایک مقام ہر ایک خزانہ ظاہر ہوا حواریوں کو لالچ دامن گیر ہوئی حضرت سے عرض کی کہ اجازت دیجئے کہ اس خزانہ کو ہم لوگ محفوظ کرلیں تاکہ اس جنگل میں ضائع نہ ہو فرمایا کہ اس خزانہ سے رنج و مشقت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا لیکن میں اس سفر میں ایسے خزانے کی امید رکھتا ہوں جس میں کوئی رنج و تکلیف نہ ہو۔ میں تو اُسی کے لئے

جارہاہوں شاید وہ مل جائے۔ تم لوگ یہیں ٹھیرے رہو جب تک میں واپس نہ آؤں۔ انہوں نے عرض کی یارسول اللہ یہ بہت بُرا شہر ہے جو مسافر یہاں آتا ہے یہاں والے اس کو مارڈالتے ہیں حضرت نے فرمایاجوان کو مارڈالتے ہیں جو اُن کے مال و سامان کی طمع رکھتا ہے لیکن مجھے ان کے مالوں سے کوئی سروکار نہیں۔ غرضکہ جناب عیسٰیؑ اُس شہر میں پہنچے نظر فراست اثر سے ہر گھر کے درودیوار کو ملاحظہ فرماتے تھے ناگاہ آپ کی نظر ایک ٹوٹے پھوٹے مکان پر پڑی جو تمام مکانات سے چھوٹااور بے رونق تھا۔ فرمایا کہ خزانہ ویرانہ ہی میں ہوا کرتا ہے۔ اگر اس شہر میں کوئی شخص ہدایت کے قابل ہو سکتا ہے تو وہ اسی گھر میں ہو سکتا ہے۔ یہ سوچ کہ دروازہ کھٹکھٹایا ایک بوڑھی عورت باہر آئی۔ پوچھا آپ کون ہیں۔ فرمایا میں ایک مرد مسافر ہوں اس شہر میں نووارد ہوں۔ شام ہو چکی ہے چاہتا ہوں کہ یہ رات تمہارے گھر میں بسر کروں۔ ضعیفہ نے کہا ہمارے بادشاہ کا حکم ہے کہ ہم کسی اجنبی کو اپنے گھر میں جگہ نہ دیں لیکن آپ کے چہرے سے کچھ ایسی علامت مشاہدہ کررہی ہوں کہ آپ کے ایسے مہماں سے چشم پوشی کرنے کی جرات نہیں ہوسکتی۔ بسم اللہ تشریف لائیے۔ غرض اُدھر سلطان خورشہ انور نے مغرب کے کاشانہ میں اپنا سر بستر پر رکھا ادھر مہر سپر نبوت مثل آفتاب اُس ضعیفہ کے گھر پر جلوہ گر ہوااور اُس سعادت مند کے حقیر خرابہ کو رشک گلزار جنت بنادیا اُس گھر کا مالک ایک مرد خارکش (لکڑہارا) تھا جس کا انتقال ہو چکا تھا یہی ضعیفہ اس کی بیوہ اور ایک لڑکا یتیم اُس مرد کے باقی تھے۔ وہ لڑکا بھی مثل اپنے باپ کے مشغول رہتا اور جو قلیل آمدنی ہوتی اُسی پر بسر کیا کرتا۔ شب کے وقت وہ لڑکا جنگل سے واپس آیا۔ ماں نے کہا ایک معزز مہمان آج ہمارے گھر وارد ہوا ہے جو کچھ تو لایا ہے اُس کی ضیافت میں صرف کر اور اس کی خدمت میں کوئی کمی نہ کرنا۔ لڑکے نے چند سوکھی روٹیاں جو لایا تھا حضرت عیسٰیؑ کی خدمت میں حاضر کیں۔ حضرت نے اس کو تناول فرمایا اس کے بعد اُس سے گفتگو شروع کی اور بوراست نبوت اس کی انتہائی حیاواستعداد و قابلیت وغیرہ معلوم کرلی لیکن اُس کے دل پر ایک اندوہ و صدمہ

عظیم بھی مشاہدہ فرمایا جس قدر اُس سے اُس کا سبب معلوم کرنا چاہتے تھے اسی قدر وہ پوشیدہ اور مخفی کرنے کی کوشش کرتا تھا۔ آخر وہ لڑکا ماں کے پاس آیا اور عرض کی کہ یہ مہمان میرے اندرونی دلی تکلیف کو معلوم کرنے میں بیحد اصرار کر رہا ہے اور وعدہ کرتا ہے کہ حقیقت ظاہر ہونے پر جہاں تک ممکن ہو گا اس کو دُور کرنے اور حاجت پوری کرنے کی کوشش کرے گا۔ کیا میں اپنا راز اُس سے بیان کر دوں۔ ماں نے کہا جہا تک میں نے اُس کے چہرۂ نورانی سے اندازہ کیا ہے وہ بیشک ہر پوشیدہ راز سے آگاہ کئے جانے کے قابل اور دنیا والوں کی مشکلیں حل کرنے کے لائق معلوم ہوتا ہے۔ اپنا راز اُس سے پوشیدہ نہ رکھ اور کسی مشکل کے حل کرنے میں اُس سے بے نیاز مت ہو یہ سُنکر وہ لڑکا حضرت عیسٰیؑ کی خدمت میں آیا اور عرض کی میرا باپ خارکش تھا جب وہ اس دُنیا سے رحلت کر گیا میری ماں نے اُسی کے پیشہ پر مجھے مامور کیا۔ ہمارے بادشاہ کی ایک لڑکی ہے نہایت حسین و جمیل اور بیحدہ عقیلہ و سنجیدہ۔ بہت سے بادشاہوں نے اُس کی خواستگاری کی لیکن اُس نے کسی کو قبول نہ کیا۔ لڑکی کا ایک بہت رفیع و بلند محل ہے جس میں وہ رہتی ہے ایک روز میں اُس کے قصر کے نیچے سے گذر رہا تھا میری نگاہ اُس کے چہرہ پر پڑی اور اُسی وقت سے اُس کے عشق میں گرفتار رہوں اور اس درد پنہاں کا ذکر میں نے اپنی ماں کے سوا کسی سے نہیں کیا۔ یہی وہ اندوہ و ملال ہے جس کا آپ نے اندازہ کر لیا تھا اور جس کو میں کسی پر ظاہر نہیں کرنا چاہتا تھا۔ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ اُس لڑکی کو تیرے لئے حاصل کر لوں اُس نے کہا یہ امر محُال ہے اور آپ ایسے بزرگ سے تعجب ہے کہ میری اس (گدائی اور فقیری کی) حالت دیکھتے ہوئے آپ میرا مذاق اُڑا رہے ہیں، حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا میں نے کسی سے مذاق نہیں کیا۔ مذاق کرنا تو جاہلوں کا طریقہ ہے اور اگر میں اس امر پر قادر نہ ہوتا تو تجھ سے ایسا کبھی نہ کہتا اگر تو چاہے تو میں ایسا کر سکتا ہوں کہ کل رات وہ لڑکی تیری خدمت میں موجود ہو۔ وہ لڑکا اپنی ماں کے پاس آیا اور آنحضرتؑ کی باتیں اُس سے بیان کیں۔ ماں نے کہا بیشک جو وہ کہتے ہیں عمل میں لائیں گے تو

ان کی خدمت سے باہر نہ ہو۔ غرض کہ حضرت عیسٰیؑ عبادت میں مشغول ہوئے اور وہ لڑکا اپنی محبوبہ کی آرزو میں تمام رات کروٹیں بدلتا رہا۔ صبح ہوئی تو حضرت عیسٰیؑ نے اس کو بُلایا اور فرمایا کہ بادشاہ کی ڈیوڑھی پر جا۔ جب امرا اور رؤسا آئیں تا کہ اُس کے دربار میں داخل ہوں اُن سے عرض کر کہ میں بادشاہ سے ایک حاجت رکھتا ہوں جب وہ لوگ تیری حاجت دریافت کریں تو اُن سے کہنا کہ میں بادشاہ کی لڑکی کی خواستگاری کرنے آیا ہوں پھر جو کچھ واقع ہو فوراً آکر مجھ سے بیان کرنا۔ وہ لڑکا بادشاہ کے دربار کے دروازہ پر جا کر کھڑا ہو گیا اور جس طرح حضرت نے فرمایا تھا عمل میں لایا۔ اُمرا اس کی باتوں سے بہت متعجب ہوئے اور بادشاہ کے دربار میں پہنچے تو اس کی یہ بات بطور مضحکہ بیان کی۔ بادشاہ یہ سُن کر بہت ہنسا اور اُس لڑکے کو اپنی مجلس میں طلب کیا جب اُس کی نظر اُس کے چہرے پر پڑی باوجود اُس کے پھٹے پرانے کپڑوں کے انوار بزرگی و نجابت ذاتی اس کے چہرے سے مشاہدہ کی اور اُس سے جس قدر گفتگو کی کوئی بات ایسی نہ معلوم ہوئی جس سے اُس کی کم عقلی یا جنوں سمجھ میں آتا۔ بادشاہ کو بھی حیرت ہوئی اور امتحان کے طور پر اُس سے کہا کہ اگر تو میری لڑکی کا مہر ادا کرنے پر قادر ہو تو میں تیرے ساتھ اس کی شادی کر سکتا ہوں۔ اُس کے مہر کے لئے ایک خوان یاقوت آبدار لا جس کا ہر دانہ وزن میں سو مثقال سے کم نہ ہو۔ اُس نے کہا مجھے مہلت دیجئے میں اس کا جواب آپ کو دوں گا۔ پھر حضرت عیسٰیؑ کے پاس واپس آیا اور جو کچھ گذرا تھا بیان کیا۔ آپ نے فرمایا یہ کیا مشکل امر ہے اور آپ نے ایک خوان طلب فرمایا اور اس لڑکے کو کھنڈر میں بھیجا ادھر آپ نے دعا کی تو جس قدر ڈھیلے اور پتھر وہاں تھے سب کے سب یاقوت آبدار بن گے۔ فرمایا خوان کو بھر لو اور بادشاہ کے پاس لے جاؤ۔ لڑکا جب خوان دربار میں لایا اور اُس پر سے خوان پوش اُٹھایا اُن یاقوتوں کی چمک سے حاضرین دربار کی آنکھیں چکا چوند ہو گئیں اور لڑکے کی حالت پر سب کو تعجب ہوا۔ پھر بادشاہ نے مزید امتحان کی غرض سے کہا ایک خوان تو کم ہے میں ایسے ہی دس خوان چاہتا ہوں اور ہر خوان میں الگ الگ قسم کے جواہرات ہوں۔ وہ لڑکا

حضرت عیسٰیؑ کے پاس آیا اور بادشاہ کی فرمائش بیان کی آپ نے چند خوان منگائے اور مختلف قسم کے جواہرت سے اُن کو بھر دیا کہ جن کو دُنیا میں کبھی کسی نے نہ دیکھا تھا۔ لڑکا وہ تمام خوان بادشاہ کے دربار میں لے گیا جنہیں دیکھ کر ہر ایک کو بیحد حیرت ہوئی۔ بادشاہ لڑکے کو تنہائی میں لے گیا اور کہا یہ تیرے بس کی بات تو نہیں ہے اور نہ تجھ میں اس طرح شاہزادی کے پیغام کی جرات ہے اور نہ ایسے امور عجیبہ کے اظہار کی طاقت۔ بتا کہ یہ کسی کی طرف سے ہے۔ لڑکے نے تمام حالات بادشاہ سے بیان کئے تو بادشاہ نے کہا وہ سوائے حضرت عیسٰیؑ بن مریمؑ کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ جا اور ان کو بلا لا تاکہ میری لڑکی کو تیرے ساتھ تزویج فرمائیں۔ غرض کہ جناب عیسٰیؑ تشریف لے گئے اور دختر بادشاہ کا عقد اُس لڑکے کے ساتھ کر دیا۔ لڑکے کو نہلا دُھلا کر فاخرہ لباس پہنایا گیا اور ہر طرح آراستہ کر کے بادشاہ اپنے محل میں لے گیا اور اپنی لڑکی اُس کے سپرد کر دی۔ دوسرے روز صبح کو جناب عیسٰیؑ نے لڑکے کو طلب فرمایا اور گفتگو کی۔ اس کو نہایت دانا و عقلمند پایا۔ چونکہ بادشاہ کے اس لڑکی کے سوا کوئی اور اولاد نہ تھی لہٰذا بادشاہ نے اُسی لڑکے کو اپنا ولی عہد بنا دیا اور تمام امرا اور اراکین سلطنت کو حکم دیا سب نے اس لڑکے کی اطاعت قبول کی اور بادشاہ نے اس کو اپنے تخت شاہی پر بٹھایا۔ دوسرے روز بوقت شب بادشاہ بیمار ہوا اور دار بقا کی جانب رحلت کی۔ لڑکا تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور بادشاہ کے تمام خزانے، دفینے اور ذخیرے پر اس کو تصرف حاصل ہُوا اور تمام امرا و وزرا و فوج وغیرہ نے اس کی اطاعت کی۔ اس مدت میں جناب عیسٰیؑ نے اُسی ضعیفہ کے مکان میں بسر کی چوتھے روز غروب آفتاب کے وقت جناب عیسٰیؑ لڑکے کے پاس تشریف لے گئے تاکہ اُس سے رخصت ہوں۔ لڑکا تخت سے اُتر کر حضرت کے دامن سے لپٹ گیا اور عرض کی کہ اے حکیم و دانا اور اے ہادی و رہنما آپ کا حق اس ضعیف و بینوا پر اس قدر ہے کہ اگر رہتی دُنیا تک زندہ رہوں اور آپ کی خدمت کروں تب بھی ہزاروں میں سے ایک حصّہ سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتا لیکن ایک شبہ میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے کہ تمام شب میں نے

اُسی کے خیال میں بسر کی ہے اور اس سامان عیش سے جو آپ نے میرے لئے مہیا فرمادیا ہے میں نے بالکل فائدہ نہیں اُٹھایا ہے اور اگر آپ نے اس مشکل کو حل نہ فرمایا تو ان میں سے کسی چیز کو استعمال نہ کروں گا نہ ان سے فائدہ اٹھاؤ نگا۔ حضرت نے فرمایا کہ وہ خیال کیا ہے جس نے تجھے پریشان کرر کھا ہے لڑکے نے کہا کہ وہ عقدہ یہ ہے کہ جبکہ آپ اس بات پر قادر ہیں کہ مجھ کو تین روز کے اندر خارکشی اور بار برداری کی پستی سے نکال کر اوج جہاں بخشی تک پہنچادیا اور خاک مذلت سے اُٹھا کر تخت رفعت پر بٹھا دیا تو خود کیوں ایسے بوسیدہ کپڑوں پر قناعت کرر کھی ہے نہ کوئی خادم ہے نہ سواری نہ کوئی یار ہے نہ مددگار۔ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا جبکہ تیرا مطلوب حاصل ہوگیا اور تیری آرزو پوری ہوگئی پھر تجھ کو میری حالت سے کیا سروکار ہے۔ لڑکے نے کہا اے بزرگ نیک کردار اگر آپ نے توجہ نہ کی اور اس عقدہ اور گرہ کو میرے دل سے نہ نکالا تو مجھ پر کچھ احسان نہ کیا اور یہ جو کچھ آپ نے مجھے عطا فرمایا ہے ان میں سے کسی چیز سے منتفع نہ ہوں گا۔ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا اے فرزند یہ لذت دُنیائے فانی اُس کی نگاہوں میں بہت کچھ وقعت رکھتی ہے جس کو آخرت کی ہمیشہ باقی رہنے والی لذت سے آگہی نہ ہو اور ظاہری بادشاہی وہ اختیار کرتا ہے جس کی باطنی شاہی کی لذت کی خبر نہ ہو۔ وہی شخص جو چند روز پہلے اس تخت پر بیٹھا تھا اور اس فانی اقتدار پر مغرور تھا۔ اس وقت زیر خاک ہے اور اُس کا خیال کسی کے دل میں باقی نہیں ہے عبرت کے لئے یہی کافی ہے کہ جو دولت ذلت تک پہنچائے اور جو لذت تکلیف سے بدل جائے وہ کس کام کی۔ حق کے دوستوں کی لذت قرب و وصال جناب اقدس الٰہی اور حصول معارف ربانی اور فیضانِ حقائق سبحانی ہے ان دُنیاوی لذتوں کی اُن باقی لذتوں کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں۔ جب حضرت عیسٰیؑ نے اس قسم کے کلمات اُس دریتیم سے بیان فرمائے وہ دوبارہ آپ کے قدموں سے لپٹ گیا اور عرض کی میں نے سمجھا جو کچھ آپ نے فرمایا اور معلوم کرلیا جو کچھ آپ نے بیان کیا اور وہ گرہ جو دل میں پڑگئی تھی۔ آپ نے کھول دی لیکن ایک گرہ اُس سے زیادہ سخت

اور مضبوط میرے دل میں پڑ گئی حضرت عیسٰیؑ نے پوچھا وہ کیا؟ عرض کی وہ یہ ہے کہ میں نہیں سمجھ سکتا کہ آپ محبت کر کے کسی سے دوری اختیار کریں گے اور جو اس کی خیر خواہی اور نصیحت کا حق ہے اُس کو عمل میں نہ لائیں گے اور جبکہ آپ نے ہمارے سرپر سایۂ مرحمت کیا اور پیغمبر ہمارے گھر تشریف لائے مناسب نہیں کہ جو امر اصل و باقی ہے اُس سے میرے لئے بخل کریں گے اور میرے نفع رسانی میں دولت فانی عطا فرمائیں گے اور ابدی بادشاہی اور حقیقی لذت سے مجھے محروم رکھیں گے۔ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا کہ میں نے اس طرح تیرا امتحان لیا ہے اور جاننا چاہتا ہوں کہ تو اُن مراتب عالیہ کے قابل ہے اور ان لذات فانیہ کو حاصل ہونے کے بعد لذاب باقیہ کے لئے ترک کر سکتا ہے یا نہیں۔ اب اگر تو ان شاہی و جاہ و حشم کو ترک کرے گا ثواب عظیم پائے گا اور ان لوگوں کے لئے حجت قرار پائے گا جو دُنیا کی ان باطل آرائشوں کو آخرت کی کامل سعادتیں حاصل کرنے میں مانع (اور سدراہ) سمجھتے ہیں۔ یہ سنتے ہی اُس سعادت مند نے ریشمی لباس اور قیمتی زیورات اُتار پھینکے اور ظاہری سلطنت پر ٹھوکر مار کر تحصیل سعادت معنوی کی راہ میں قدم رکھا۔ حضرت عیسٰیؑ اس کو حواریوں کے پاس لائے اور فرمایا کہ وہ خزانہ جس کا مجھے گمان تھا یہی دریتیم تھا جس کو تین روز کے اندر خارکشی سے بادشاہی تک میں نے پہنچایا اور اس نے ان سب پر لات ماردی اور میری متابعت پر کمربستہ ہو گیا اور تم لوگ برسوں سے میری پیروی کرتے ہو لیکن رنج واندوہ سے بھرے ہوئے اس خزانہ پر فریفتہ ہو گئے اور مجھے اس کے مقابلہ میں چھوڑ بیٹھے۔ بیان کرتے ہیں کہ وہ لڑکا ضعیفہ کا یہی لڑکا تھا جسے حضرت نے مرنے کے بعد زندہ کیا تھا جو اکابرین سے ہوا اور بہت سے گروہ نے اس کی برکت سے ہدایت پائی۔

حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسٰیؑ سیاحت کرتے ہوئے ایک شہر میں پہنچے جہاں کے لوگ مرے ہوئے تھے اور ان کی ہڈیاں گھروں میں اور راستوں میں پڑی ہوئی تھیں۔ جب اُن کا یہ حال آپ نے مشاہدہ فرمایا بولے کہ یہ لوگ عذاب الٰہی سے ہلاک ہوئے

ہیں کیونکہ اگر اپنی موت سے مرے ہوتے تو ایک دوسرے کو دفن کئے ہوتے۔ آپؑ کے اصحاب نے عرض کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ آگاہ ہوں کہ یہ لوگ کس سبب سے ہلاک ہوئے ہیں۔ اُس وقت خدا نے حضرت عیسیٰؑ پر وحی کی کہ اے روح اللہ ان کو پکارو یہ خود جواب دیں گے۔ حضرت نے اُن کو آوازی دی اُن میں سے ایک مردہ نے جواب دیا، لبیک یا روح اللہ حضرت نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے اور کیا قصّہ ہے؟ جواب دیا کہ صبح سے شام تک تو ہم سب بہ عافیت تھے رات ہوتے ہی ہاویہ (یعنی جہنم کے سب سے نیچے طبقے) میں اپنے کو پایا حضرت نے پوچھا ہاویہ کیا ہے کہا آگ کے چند دریا ہیں جن میں آگ کے پہاڑ ہیں۔ حضرت نے پوچھا تمہارے کن اعمال کے سبب تمہاری یہ حالت ہوئی وہ بولا محبت دُنیا اور عبادت طاغوت یعنی اہل باطل کی اطاعت کے سبب سے حضرت نے دریافت فرمایا کہ دُنیا کی محبت تمہارے دلوں میں کس حد تک پہنچی تھی کہا ماں کے دل میں بچّہ کی محبت کی طرح کہ جب اُس کی جانب بچّہ رخ کرتا ہے ماں شاد ہو جاتی ہے جب اُس سے منہ پھیر لیتا ہے وہ محزون و رنجیدہ ہو جاتی ہے پوچھا عبادت طاغوت تمہارے دلوں میں کس حد تک جا گزیں تھی اُس نے کہا جس باطل امر کا وہ ہم کو حکم دیتے تھے ہم عمل میں لاتے تھے آپ نے پوچھا ان سب میں کیوں مجھ سے تو ہی ہم کلام ہوا، اُس نے کہا اس سبب سے کہ اور لوگوں کے دہنوں پر آگ کی لگام چڑھی ہوئی ہے اور چند نہایت سخت و شدت کرنے والے فرشتے اُن پر موکل ہیں میں ان لوگوں کے ساتھ رہتا ضرور تھا لیکن اُن کے ایسا نہ تھا۔ جب اُن پر عذاب نازل ہوا میں بھی اُس میں گرفتار ہو گیا اور اپنے بالوں سے جہنم کے کنارہ پر لٹکا ہوا ہوں اور ڈرتا ہوں کہ جہنم میں نہ گر جاؤں۔ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ کھنڈروں پر سونا اور جو کی روٹی کھانا دین کی سلامتی اور بڑی نیکی ہے۔

حضرت رسالتمآبؐ سے بسند معتبر منقول ہے کہ حضرت نے فرمایا میرے بھائی عیسیٰؑ ایک شہر میں وارد ہوئے جہاں ایک مرد و عورت باہم تکرار کر رہے تھے اور چیخ رہے تھے۔

حضرت نے پوچھا تمہارے لڑنے کا کیا سبب ہے۔ مرد نے کہا اے پیغمبر خدا یہ میری عورت ہے نیک اور صالحہ ہے لیکن میں اسے پسند نہیں کرتا اور اس سے علیحدہ ہونا چاہتا ہوں حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا اس کا سبب کیا ہے تو اسے کیوں دوست نہیں رکھتا اُس نے کہا اس کا چہرہ بے رونق ہے کوئی جاذبیّت و طراوت نہیں حالانکہ وہ ابھی بوڑھی نہیں ہوئی ہے حضرت عیسیٰؑ نے اس عورت سے فرمایا کہ کھانا پیٹ بھر کر نہ کھایا کر کیونکہ جب غذا شکم میں زیادہ ہوتی ہے اور وہ جوش کھاتی ہے تو چہرہ بے رونق ہو جاتا ہے۔ اُس عورت نے حضرت عیسیٰؑ کے فرمانے کے مطابق عمل کیا اُس کے چہرہ کی طراوت عود کر آئی اور شوہر کی محبوب ہو گئی۔

حضرت عیسیٰؑ پھر وہاں سے دوسرے شہر میں پہنچے۔ وہاں کے لوگوں نے آپ سے شکایت کی کہ ہمارے درختوں کے پھلوں میں کیڑے لگ جاتے ہیں اور ان کو خراب کر دیتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ جب درخت بوؤ تو پہلے پانی ڈالو پھر مٹی ڈالو حالانکہ تم لوگ پہلے اُن کی جڑوں میں مٹی ڈالتے ہو بعد میں پانی چھڑکتے ہو اس سبب سے پھلوں میں کیڑے لگتے ہیں۔ ان لوگوں نے حضرت کی ہدایت کے مطابق عمل کیا اور کیڑے پھلوں سے برطرف ہو گئے۔ حضرت عیسیٰؑ وہاں سے بھی آگے بڑھے اور دوسرے شہر میں وارد ہوئے وہاں لوگوں کو دیکھا کہ اُن کے چہرے زرد اور آنکھیں نیلی ہیں۔ لوگوں نے حضرت سے اس حال کا ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ اس کا سبب یہ ہے کہ تم لوگ گوشت بغیر دھوئے پکاتے ہو اور کھاتے ہو اور کوئی جانور ایسا نہیں جس کی روح جسم سے نکلتی ہے تو جنابت اُس میں نہ ہو جب تک گوشت دھویا نہ جائے جنابت اُس سے زائل نہیں ہوتی۔ اُس کے بعد سے ان لوگوں نے گوشت کو دھو کر پکانا شروع کیا اور وہ مرض ان کا زائل ہو گیا۔ پھر حضرت وہاں سے ایک دوسرے شہر تشریف لے گئے جہاں کے لوگوں کے دانت گر گئے اور چہرے پھول گئے تھے۔ لوگوں نے حضرت سے اس کی شکایت کی آپ نے فرمایا جب تم لوگ سوتے ہو تو دانت پر دانت دبا کر سوتے ہو اس طرح جو سانس اندر جاتی ہے اور نکلنے کا

راستہ نہیں پاتی تو دانتوں کی جڑوں کو کمزور اور خراب کردیتی ہے لہٰذا دانتوں کو ایک دوسرے پر دبا کر مت سویا کرو ان لوگوں نے ایسی ہی عادت ڈالی اور اُن کی خرابیوں کی اصلاح ہوگئی۔ منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا گذر ایک جماعت کی طرف ہوا جو رو رہے تھے حضرت نے پوچھا کہ یہ لوگ کیوں رو رہے ہیں؟ لوگوں نے کہا اپنے گناہوں کے سبب روتے ہیں فرمایا رونا ترک نہ کریں یہاں تک کہ خدا ان کو بخش دے۔ ایک اور روایت کے مطابق ایک روز حضرت عیسیٰؑ ایک قبر کی طرف سے گذرے جس پر عذاب ہو رہا تھا۔ پھر دوسرے سال جب آپ کا گذر ہوا تو اُس صاحب قبر پر عذاب نہیں ہو رہا تھا۔ حضرت نے مناجات کی اور کہا خداوندا اس کا کیا سبب ہے؟ وحی نازل ہوئی کہ اس شخص کا ایک فرزند ہے جو اب جوان ہو گیا ہے اس نے مسلمانوں کے ایک راستہ کو درست کر دیا جس پر سے گذرنا آسان ہو اور ایک یتیم کو اپنے پاس پناہ دی ہے اس سبب سے اس کو بخش دیا۔

ایک اور روایت میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ اپنے حواریوں کے ساتھ ایک طرف جا رہے تھے راستہ میں ایک مردہ اور سڑے ہوئے کتے پر نگاہ پڑی۔ حواریوں نے کہا کتنی بدبو ہے اور کس قدر متعفن یہ کتا ہو گیا ہے۔ حضرت نے فرمایا اُس کے دانت کس قدر سفید اور خوبصورت ہیں یعنی ان کو متنبہ فرمایا کہ لوگوں کے عیبوں پر نظر مت کرو اگرچہ اُن میں بہت عیوب ہوں بلکہ ان کی خوبیاں پیش نظر رکھو۔ روایت ہے کہ ایک روز سخت گرج اور چمک کے ساتھ بارش ہونے لگی اور حضرت عیسیٰؑ اپنے لئے کوئی پناہ کی جگہ تلاش کرنے لگے دور ایک مقام پر ایک خیمہ نظر آیا آپ وہاں تشریف لے گئے اُس خیمہ میں ایک عورت کو دیکھا تو وہاں سے واپس ہوئے پھر ایک پہاڑ نظر آیا اُس طرف چلے وہاں پہنچکر ایک غار دیکھا اُس میں ایک شیر سو رہا تھا اُس شیر پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ خداوندا ہر شے کے لئے ایک پناہ کی جگہ تو نے مقرر کی ہے میرے لئے کوئی پناہ گاہ نہیں قرار دی۔ خدا نے ان پر وحی کی کہ تمہاری پناہ گاہ میری رحمت کے قرار کا مقام ہے

اپنے عزت و جلال کی قسم سو (۱۰۰) حوروں کے ساتھ روز قیامت تمہارا عقد کروں گا جن کو میں نے اپنے دستِ قدرت سے بنایا ہے اور تمہارے ولیمہ میں چار ہزار سال کے لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا جس کا ہر دن تمام دُنیا کی عمر کے برابر ہوگا اور منادی کو حکم دوں گا کہ ندا کرے کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے ترک دُنیا کیا تھا۔ زاہد دُنیا عیسیٰؑ بن مریمؑ کی دعوت ولیمہ میں حاضر ہوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے لئے دُنیا کو ایک بوڑھی عورت کی مہیب شکل میں مشکل فرمایا جس کے دانت گرے ہوئے تھے اور اُس نے اپنے تیئں بہت آراستہ کرر کھا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا کتنے شوہر تو نے کئے کہا شمار نہیں کر سکتی۔ حضرت عیسیٰؑ نے پوچھا کہ سب مر گئے یا سب نے تجھے طلاق دے دی۔ اُس نے کہا نہیں بلکہ سب کو میں نے مار ڈالا حضرت نے فرمایا وائے ہو تیرے باقیماندہ شوہروں پر کہ وہ دیکھتے ہیں کہ ہر روز تو ایک کو مار ڈالتی ہے پھر بھی تجھ سے عذر نہیں کرتے اور گذرے ہوؤں کے حال سے عبرت نہیں حاصل کرتے۔ دوسری روایت میں منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ بیٹھے ہوئے ایک بوڑھے شخص کو دیکھ رہے تھے کہ بیلچہ ہاتھ میں لئے ہوئے زمین کھود رہا تھا اور قابل زراعت بنا رہا تھا۔ حضرت عیسیٰؑ نے دُعا کی کہ خداوندا اس کے دل سے امیدیں نِکال دے حضرت کی دُعا قبول ہوئی اور اُس مرد نے بیلچہ ہاتھ سے رکھ دیا اور سو رہا۔ پھر حضرت نے دُعا فرمائی کہ خداوندا اس کی امیدوں کی درازی اُس کو واپس فرما دے اُسی وقت وہ شخص اُٹھا اور بیلچہ ہاتھ میں لے کر کام میں مشغول ہو گیا۔ حضرت نے اُس سے پوچھا کہ بیلچہ کیوں رکھ دیا تھا اور پھر اُٹھا کر کام کرنے لگا اُس نے بیان کیا کہ اس اثناء میں میرے دل میں یہ بات پیدا ہوئی کہ کب تک کام کرتے رہو گے ضعیفی کی اس حد تک پہنچ چکے اور نہیں جانتے کہ تمہاری عمر کتنی باقی ہے تو میں نے بیلچہ رکھ دیا اور سو رہا پھر یہ خیال آیا کہ جب تک زندہ ہو روزی کہ تو ضرورت ہے بس کام میں مشغول ہو گیا۔ منقول ہے کہ کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے عرض کی کہ اے روح اللہ ہم کس کے ساتھ ہم نشینی رکھیں فرمایا اُس کے ساتھ جس

کے دیکھنے سے خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے علم میں اضافہ ہو اور اُس کے کردار آخرت کی یاد دلانے والے ہوں۔ ایک روز حضرت عیسٰیؑ نے جناب یحیٰیؑ سے فرمایا کہ اگر لوگ تمہارے حق میں ایسی بدی کا تذکرہ کریں جو در اصل تم میں موجود ہو تو سمجھو کہ وہ گناہ ہے اور تم اُس سے توبہ اور طلب مغفرت کرو اور اگر تمہارے حق میں ایسے گناہ کا تذکرہ کریں جو تم میں نہ ہو تو وہ تمہاری نیکی ہے۔ جو تمہیں بغیر محنت و مشقت کے حاصل ہوئی۔

نزول مائدہ کا بیان جو حضرت عیسٰیؑ کی دُعا سے اُن کی قوم پر نازل ہُوا حق تعالیٰ فرماتا ہے "یاد کرو اُس وقت کو جب کہ حواریوں نے کہا اے عیسٰیؑ بن مریمؑ کیا تمہارا پروردگار ہم پر ایک خوان آسمان سے بھیج سکتا ہے۔ بیان کرتے ہیں کہ اُن کا یہ سوال ان کے ایمان کے کامل ہونے سے پہلے تھا کہ وہ کمال قدرت خداوند تعالیٰ نہیں جانتے تھے یا یہ کہ اُن کی مراد یہ تھی کہ آیا خدا مصلحت سمجھتا ہے کہ ایسا کرے یا بمعنی اطاعت ہو یعنی تمہارا پرورگار تمہاری بات مانتا ہے اگر یہ سوال اُس سے کرو۔" حضرت صادقؑ سے منقول ہے کہ یہ آیت قرأت اہلبیتؑ میں یَسْتَطِیْعُ رَبَّکَ ہے بصیغہ خطاب رَبَّکَ نصب (زبر) کے ساتھ یعنی کیا تم ایسا سوال اپنے خدا سے کر سکتے ہو؟ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا اگر خدا اور اُس کے رسول پر ایمان رکھتے ہو تو خدا سے ڈرو اور ایسے سوالات مت کرو جن کا انجام اچھا نہیں ہے۔ ان لوگوں نے کہا ہم چاہتے ہیں ہم اُس آسمانی خوان میں سے کھائیں اور ہمارا دل مطمئن ہو اور ہم کو اپنے پروردگار کے کمال قدرت کا یقین حاصل ہو اور بعلم یقین ہم سمجھیں کہ تم نے جو کچھ ہم کو خبر دی ہے اُس میں سچے ہو اور اس خوان کے نازل ہونے کے گواہ بنیں اور گواہی دیں کہ ایسا معجزہ تم سے ظاہر ہوا۔ جناب عیسٰیؑ نے دُعا کی اے اللہ اے پالنے والے ہم پر آسمان سے ایک خوان نازل فرما کہ وہ دن (جس روز مائدہ نازل ہو) ہمارے اوّل اور ہمارے آخر یعنی اُن لوگوں کے لئے جو

ہمارے زمانہ میں ہیں اور اُن لوگوں کے لئے جو ہمارے بعد آنیوالے ہیں عید کا دن قرار پائے اور تیرے کمال قدرت پر اور تیرے پیغمبر کی حقیّت پر ایک نشانی اور معجزہ ہو اور ہم کو اُس مائدہ کے ذریعہ روزی عطا فرما تو بہترین روزی دینے والا ہے۔ روایت ہے کہ روز یکشنبہ کو مائدہ (خوان) نازل ہوا اس سبب سے نصارے (عیسائی) نے اُس روز عید منائی۔ خدا نے فرمایا کہ میں بیشک تمہارے لئے خوان نازل کرتا ہوں تو اس کے بعد جو شخص تم میں سے کافر ہو جائے گا یا اس نعمت سے انکار کریگا تو یقیناً میں اُس پر ایسا عذاب کروں گا کہ دُنیا والوں میں سے کسی پر ایسا عذاب نہ کروں گا۔ منقول ہے کہ جب خدا نے مائدہ نازل فرمایا حضرت عیسٰیؑ نے حواریوں کو حکم دیا کہ جب تک میں اجازت نہ دوں اس میں سے کوئی نہ کھائے لیکن ایک شخص نے اُس میں سے کھالیا تو کسی حواری نے حضرت عیسٰیؑ سے کہہ دیا۔ حضرت عیسٰیؑ نے اُس سے پوچھا اُس نے انکار کیا تو اور تمام حواریوں نے گواہی دی کہ اُس نے کھایا ہے۔ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا کہ جب تمہارا برادر مومن انکار کرتا ہے اُس امر سے جس کو خود تم نے اپنی آنکھوں سے اُسے کرتے دیکھا ہے تب بھی اپنے آنکھوں کی تکذیب کرو اور اس مومن کی تصدیق کرو۔ حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے کہ جو خوان بنی اسرائیل پر نازل ہوا تھا سونے کی زنجیر میں آسمان سے لٹکایا گیا تھا اور اُس میں نو رنگ کے کھانے تھے اور نو روٹیاں اور دوسری روایت کے مطابق نو مچھلیاں اور نو روٹیاں تھیں۔ امام رضاؑ سے منقول ہے کہ جب مائدہ نازل ہوا تو جو لوگ ایمان نہیں لائے وہ سور کی شکل میں مسخ ہو گئے۔ دوسری روایت کے مطابق سور اور بندر کی شکلوں میں تبدیل ہو گئے۔ امام موسیٰ کاظمؑ سے منقول ہے کہ وہ سور دھوبیوں کی وہ جماعت تھی جنہوں نے مائدہ آسمان کی تکذیب کی تھی اور وہ سب سور بنادیئے گئے اور تفسیر امام حسن عسکریؑ میں مذکور ہے کہ خدا نے حضرت عیسٰیؑ پر مائدہ نازل فرمایا اُس میں چند روٹیاں تھیں جن میں ایسی برکت عطا فرمائی کہ کئی مہینے تک اُس میں سے چار ہزار سات سو افراد سیر ہو کر کھاتے رہے پھر اُسی تفسیر میں مذکور ہے کہ جب قوم حضرت عیسٰیؑ

نے خدا سے مائدہ کی خواہش کی اور پھر اس کی ناقدری کی تو خدا نے ان کو چار سو قسم کے حیوانوں کی صورت میں مسخ (تبدیل) کر دیا جیسے سور، بندر، ریچھ، بلی اور بعض دریائی و صحرائی حیوانات۔ علی ابن ابراہیم نے روایت کی ہے جب مائدہ نازل ہوتا بنی اسرائیل اُس خوان کے گرد جمع ہوتے اور سیر ہو کر کھاتے تھے۔ آخر رئیس اور متکبر لوگ کہنے لگے کہ فقرا اور پست لوگوں کو مائدہ سے کھانے نہ دیں گے اس سبب سے خدا نے مائدہ آسمان پر اُٹھا لیا اور ان لوگوں کو سور کی شکل میں مسخ کر دیا۔ شیخ طبریؒ نے نقل کیا ہے کہ نزول مائدہ کی کیفیت میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے کہ اُس میں کون چیزیں تھیں۔ حضرت عمار یاسرؓ سے منقول ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ اُس میں روٹی اور گوشت تھا۔ کیونکہ لوگوں نے عیسٰیؑ سے سوال کیا ایسے طعام کا جو ختم نہ ہو اور اُس میں سے کھاتے رہیں۔ خدا نے ان سے فرمایا کہ یہ نعمت تمہارے لئے اس وقت تک باقی رہے گی۔ جب تک تم اس میں خیانت نہ کرو گے اور لے کر ذخیرہ نہ کرو گے۔ اگر ایسا کرو گے تو معذب کرونگا۔ لیکن ان لوگوں نے اسی روز خیانت کی۔ منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے بنی اسرائیل سے کہا کہ تیس (۳۰) روز روزہ رکھو پھر خدا سے جو چاہو طلب کرو، وہ عطا فرمائے گا۔ ان لوگوں نے تیس (۳۰) روزے رکھے جب پورے کر چکے تو حضرت عیسٰیؑ سے کہنے لگے اگر کسی مخلوق کے لئے ہم کوئی کام کرتے ہیں تو وہ ہم کو کھانے کو دیتا ہے تیس (۳۰) روزے ہم نے رکھے اور بھوک کی تکلیف برداشت کی لہٰذا دُعا کرو کہ خدا ہمارے لئے آسمان سے خوان بھیجے تو فرشتے ان کے لئے مائدہ لائے جس میں سات روٹیاں اور سات مچھلیاں تھیں اور ان سب لوگوں نے اُس میں سے کھایا۔ حضرت امام باقرؑ سے بھی یہی مضمون مروی ہے۔ دوسری روایت میں ہے کہ گوشت کے سوا اُس میں ہر قسم کے کھانے تھے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ بغیر گوشت اور روٹی میں ہر قسم کے کھانے تھے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ گوشت اور روٹی کے سب کچھ تھا۔ ایک روایت ہے کہ گوشت اور مچھلی نہ تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ صرف مچھلی تھی جس میں ہر

کھانے کی لذت تھی۔ایک روایت کے مطابق بہشت کے میوے تھے بر دایتے صبح و شام من و سلوے نازل ہوتا تھا۔

حضرت سلمان فارسیؓ سے منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے کبھی لوگوں کے عیبوں کی پیروی نہ کی۔ کبھی کسی کے سامنے چلاّ کے نہ بولے۔ کبھی قہقہہ مار کر نہ ہنسے۔ کبھی کسی کو اپنے پاس سے نہ ہٹایا۔ کبھی کسی بدبو سے اپنی ناک بند نہ کی۔ کبھی نہ کھیلے نہ کوئی مہمل کام کیا۔ جب حواریوں نے حضرت سے سوال کیا کہ مائدہ اُن پر نازل ہو حضرت اُون کا موٹا لباس پہنے ہوئے تھے۔ حضرت روئے اور دُعا کی تو ایک سُرخ خوان آسمان سے ہوا میں اُترتا ہوا نظر آیا اور وہ لوگ دیکھ رہے تھے وہ تھوڑی دیر میں ان کے پاس آگیا۔ جناب عیسٰیؑ اُٹھے۔ وضو کیا اور طولانی نماز پڑھی اور خوان پوش سے کپڑا ہٹایا اور فرمایا۔ بسم اللہِ خیر الرازقین (خداکے نام سے شروع کرتا ہوں جو بہترین رزق دینے والا ہے)لوگوں نے دیکھا کہ بھنی ہوئی مچھلی اُس میں تھی جس میں فلس (چھلکے) نہ تھے روغن سے تر۔ اُس کے سر کے پاس نمک رکھا ہوا تھا اور اُس کے دُم کے قریب سرکہ تھا۔ اور اس کے گرد ہر قسم کی ترکاریاں تھیں گندنا(لہسن) کے سوا اور پانچ روٹیاں تھیں ایک پر زیتون کا تیل۔ دوسری پر شہد۔ تیسری پر گھی۔ چوتھی پر پنیر اور پانچویں پر کباب رکھا ہوا تھا۔ جناب شمعون نے پوچھا یا روح اللہ یہ طعام دُنیا سے ہے یا طعام آخرت؟ حضرت نے فرمایا ان میں سے کوئی نہیں بلکہ خدا نے ابھی اپنی قدرت سے خلق فرمایا ہے۔ کھاؤ جو خدا سے مانگا ہے تاکہ خدا تمہاری مدد کرے اور اپنے فضل و کرم سے تم پر نعمتیں زیادہ کرے۔ حواریاں نے عرض کی یا روح اللہ ہم چاہتے ہیں کہ کوئی اور معجزہ دکھایئے۔ حضرت نے فرمایا اے مچھلی بحکم خدا زندہ ہو جا مچھلی فوراً حرکت میں آئی اور کانٹے اور فلس (چھلکے) اُس میں پیدا ہو گئے۔ یہ دیکھ کر ان لوگوں پر دہشت طاری ہو گئی حضرت نے فرمایا کیوں ایسا سوال کرتے ہو کہ اگر وہ پورا کر دیا جائے تو تم کو پسند نہ ہو اور میں تمہارے بارے میں بہت خوفزدہ ہوں کہ کہیں خدا کے

عذاب میں مبتلا نہ ہو جاؤ۔ پھر حضرت نے فرمایا کہ اے مچھلی بحکم اپنی پہلی حالت پر ہو جا پھر وہ مچھلی بھنی ہو گئی جیسے کہ تھی۔ لوگوں نے عرض کی یا نبی اللہ پہلے اس مچھلی سے آپ کھایئے پھر ہم لوگ کھائیں گے۔ حضرت نے فرمایا میں اس کے کھانے سے خدا کی پناہ مانگتا ہوں تم نے اُسکا سوال کیا تھا تم ہی لوگ کھاؤ۔ وہ لوگ اُس کے کھانے سے ڈرے تو حضرت نے فقیروں، محتاجوں، بیماروں اور سخت مریضوں کو بُلایا کہ اس خوان میں سے کھائیں اور فرمایا کھاؤ تمہارے لئے شفا اور دوسروں کے لئے بلا ہے۔ غرض تیرہ سو (۱۳۰۰) بیماروں اور فقیروں نے اس میں سے سیر ہو کر کھایا لیکن اُس مچھلی میں کچھ کمی نہ ہوئی۔ پھر مائدہ اُڑا اور آسمان کے جانب بلند ہوا اور وہ دیکھتے رہے اور وہ نظروں سے غائب ہو گیا۔ اُس میں سے جس بیمار نے کھایا اُس کا مرض زائل ہو گیا اور جس محتاج نے کھایا وہ مالدار اور غنی ہو گیا اور جن لوگوں نے نہیں کھایا وہ بہت پچھتائے۔ پھر جب وہ نازل ہوتا تھا غنی و فقیر سب اُس کے گرد جمع ہوتے تھے اور ایک اژدہام ہو جاتا تھا تو حضرت عیسٰیؑ نے ان کی باری مقرر کر دی کہ ایک روز غنی و امیر کھائیں ایک روز محتاج و فقیر۔ چالیس (۴۰) روز تک خوان نازل ہوتا رہا اور صبح سے ظہر تک لوگ اُس میں سے کھاتے رہتے۔ ظہر کے بعد واپس آسمان پر اُٹھا لیا جاتا تھا۔ ایک روز نازل ہوتا تھا اور دوسرے روز ناغہ ہوتا۔ پھر خدا نے جناب عیسٰیؑ پر وحی فرمائی کہ میرا نازل کردہ مائدہ فقیروں کے لئے مخصوص کر دو اور مالداروں کو اُس سے روک دو۔ اس سبب سے اغنیا غضبناک ہوئے اور مائدہ میں شک و شبہ کرنے لگے اور لوگوں میں شک و وسوسہ پھیلانے لگے۔ تو خدا نے وحی نازل فرمائی کہ میں نے جھٹلانے والوں کے بارے میں شرط کی تھی کہ نزول مائدہ کے بعد جو کافر ہو جائے گا (انکار کریگا) اُس پر ایسا عذاب کروں گا کہ عالمین میں سے کسی پر نہ کیا ہو گا۔ حضرت عیسٰیؑ نے کہا خداوندا اگر ان پر تو عذاب کرے گا تو وہ تیرے بندے ہیں اگر ان کو بخش دے تو تو عزیز و حکیم ہے۔ غرض اُن میں سے تین سو تیرہ (۳۱۳) اشخاص کو مسخ فرما دیا جو رات کو اپنے اہل و عیال کے ساتھ سوئے ہوئے تھے۔ جب صبح ہوئی تو سور بن چکے تھے

اور راستوں اور کھنڈروں میں گشت کرتے تھے وہ تین روز تک زندہ رہے پھر ہلاک ہو گئے۔

ان وحیوں کا ذکر جو حضرت عیسیٰؑ پر نازل ہوئیں اور موعظے اور حکمتیں جواُن حضرت سے صادر ہوئیں۔

خداوند عالم ارشاد فرماتاہے "یاد کرو وہ وقت جبکہ خدا نے فرمایا اے عیسیٰؑ ابن مریمؑ کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدائے عالمین کے سوا خدا مان لو۔" حضرت امام محمد باقرؑ و امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے ان باتوں کو ابھی حضرت عیسیٰؑ سے نہیں فرمایا بلکہ قیامت میں کہے گا جس وقت عیسائیوں کو اُن حضرت کے سامنے اکٹھا کرے گا تاکہ اُن پر حجت تمام کرے۔ اُس بارے میں جو وہ لوگ حضرت عیسیٰؑ پر افترا کرتے ہیں حالانکہ اُن حضرت نے ایسے اعتقاد کی تعلیم نہیں دی ہے (کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہیں) یہ سوال حضرت عیسیٰؑ سے خدا کرے گا باوجود اس کے کہ خود بہتر سمجھتا ہے کہ اُن حضرت نے ایسی تعلیم نہیں دی ہے۔ اور خداوند عالم پر واقع ہونے والے امر کو ایسی عنوان سے بیان فرماتا ہے گویا کہ وہ امر واقع ہو چکا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ عرض کریں گے کہ "بارالہا میں تجھ کو پاک سمجھتا ہوں اس سے کہ تیرا کوئی شریک رہا ہو اور میں ایسی بات کیونکر کہہ سکتا ہوں۔ اگر میں نے ایسی تعلیم دی ہے تو تو بخوبی جانتا ہے تو تو میرے نفس میں جو کچھ ہے سب جانتا ہے یعنی جو کچھ میرے دل میں پوشیدہ ہے اور میں (یقیناً) نہیں جانتا جو کچھ تیرے علم میں ہے اور تو نے لوگوں سے پوشیدہ کر رکھا ہے۔ میں نے اُن سے اُس کے سوا کچھ نہیں کہا جو تو نے مجھے کہنے کا حکم دیا تھا کہ خدا کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا پروردگار

ہے، میں جب تک اُن میں موجود تھا اُس وقت تک کا گواہ ہوں اور جب تو نے مجھے اُن کے درمیان سے اُٹھالیا تو اُن کے اعمال کا جاننے والا اور گواہ تو ہے اور تو تو ہر شے پر گواہ ہے، اگر تو اُن پر عذاب کرے تو وہ تیرے ہی بندے ہیں اور اگر اُن کو تو بخشدے تو تو غالب حکمت والا ہے۔" نفس کا اطلاق بطور مجاز ہے مطلب یہ ہے کہ تو ہی تمام پوشیدہ امور سے واقف ہے۔

ایک روایت کے مطابق انجیل شب سیز ودہم (۱۳) ماہ رمضان میں نازل ہوئی اور دوسری روایت میں مطابق بارہویں شب میں نازل ہوئی اور انجیل الواح پر لکھی ہوئی ایک بار نازل ہوئی۔

امام رضاؑ سے منقول ہے جب حضرت نے ہر مذہب کے علماء پر مجلس مامون میں حجت تمام کی (تو) جاثلیق عیسائی عالم سے فرمایا کہ کیا انجیل میں تو نے (نہیں) پڑھا ہے کہ میں اپنے اور تمہارے پرودگار کی طرف جارہا ہوں اور میرے بعد بارقلیطا آئے گا اور میری (نبوت کی) تصدیق فرمائے گا جس طرح میں اُس کی (نبوت کی) گواہی (اور اطلاع) دے رہا ہوں۔ وہ ہر شے کی تفسیر و تشریح کرے گا۔ وہی ہے جو امتوں کی گمراہیوں کو واضح کرے گا وہی کفر کے ستونوں کو توڑے گا۔ جاثلیق نے کہا جو کچھ آپ انجیل کے حوالہ سے بیان کرتے ہیں مجھے اُن سب کا اقرار ہے حضرت نے فرمایا میں نے بیان کیا وہ سب کیا انجیل میں (نہیں) ہے اُس نے کہا کیوں نہیں، (ضرور ہے) حضرت نے فرمایا اے جاثلیق کیا تم لوگ ہم نے یہ نہیں کہتے ہو کہ انجیل ناپید ہوگئی تھی اور یہ کہ وہ کس کے پاس سے ملی اور انجیل تمہارے لئے کس نے وضع کی؟ جاثلیق نے کہا ایک روز انجیل گم ہوگئی اور ہم کو نہیں ملی پھر (کچھ مدت کے بعد) اس کو یوحنّا اور متّا تازہ لکھی ہوئی ہمارے لئے لائے حضرت نے فرمایا انجیل اور علماء کے راز سے تو کس قدر ناواقف ہے اگر ایسا ہی

ہے جیسا کہ تو کہتا ہے پھر تم سب انجیل میں اختلاف کیوں کرتے ہو اور تمہارے پاس جو انجیل ہے اُس میں اختلاف نہ ہوتا اگر وہ اپنی اصلی حالت پر باقی ہوتی جیسے کہ نازل ہوئی اور تم لوگوں نے اُس میں اختلاف جس غرض سے کیا میں اُس راز سے واقف ہوں۔ مجھ سے سنو۔ جب انجیل شروع شروع غائب ہوئی تو عیسائی اپنے علماء کے پاس جمع ہوئے اور بولے کہ حضرت عیسٰیؑ مارڈالے گئے اور انجیل غائب ہو گئی آپ لوگ عالم ہیں آپ اس بارے میں کیا مصلحت سمجھتے ہیں۔ تو الوقا اور مرقابوس نے اُن سے کہا کہ انجیل ہمارے سینوں میں (محفوظ) ہے اور ہم ہر اتوار کو اُس میں سے ایک باب تمہارے لئے بیان کریں گے تم لوگ پریشان اور فکر مند مت ہو اپنے عبادت خانوں کو خالی مت چھوڑو۔ ہر اتوار کو ہم انجیل کا ایک سفر (ایک باب) بتایا کریں گے جب تم لوگ سب کے سب جمع ہو جایا کرو گے پھر الوقا، مرقابوس، یوحنا اور متی نے مل کر یہ انجیل وضع کی جبکہ اصل انجیل گم ہو گئی تھی اور یہ چاروں اشخاص اگلے لوگوں کے شاگرد تھے کیا تو اس بات کو جانتا ہے اُس نے کہا نہیں مجھے اب معلوم ہوا اور آپ کے علم کی عظمت انجیل کے بارے میں اب مجھ پر ظاہر ہوئی اور اس کے بارے میں چند ایسی باتیں آپ سے سنیں جس کی شہادت میرا دل دیتا ہے کہ وہ سب سچے اور حق ہیں۔ اُس وقت حضرت نے حاضرین مجلس سے اور مامون سے فرمایا کہ آپ لوگ گواہ رہیں اس پر جو کچھ اُس نے کہا اور اقرار کیا سب نے کہا ہم گواہ ہیں پھر حضرت نے جاثلیق کی جانب رُخ کیا اور فرمایا کہ بحق عیسٰیؑ و مریمؑ بتا کیا تو جانتا ہے کہ متّیٰ نے کہا کہ عیسٰیؑ پسر داؤدؑ پسر ابراہیمؑ پسر یعقوبؑ پسر یہودا پسر خضرون ہیں اور مرقابوس نے حضرت کا نسب یوں بیان کیا ہے کہ عیسٰیؑ پسر مریمؑ ہیں اور وہ خدا کا کلمہ ہیں کہ خدا نے ان میں بصورت آدمی حلول فرمایا اور انسان ہو گیا اور الوقا نے کہا کہ عیسٰیؑ بن مریمؑ اور ان کی ماں مریمؑ دونوں انسان تھے گوشت اور خون سے بنے ہوئے اُن میں روح القدس داخل ہو گئی ہے اور تو کہتا ہے کہ عیسٰیؑ نے اپنی ذات پر گواہی دی کہ حق اور سچائی کے ساتھ کہتا ہوں کہ آسمان پر کوئی نہیں جا سکتا مگر وہ جو آسمان سے نیچے آیا ہو

اور وہ شہسوار خاتم پیغمبراںؐ ہے جو آسمان پر بلند ہو کر جائے گا اور پھر واپس نیچے زمین پر آئے گا تو اس بارے میں تو کیا کہتا ہے جاثلیق نے کہا کہ یہ عیسٰیؑ کا قول ہے اور میں اس سے انکار نہیں کر سکتا تو حضرت نے پوچھا کہ الوقا اور مرقابوس اور متّٰی نے جو حضرت عیسٰیؑ کے بارے میں بیان کیا ہے اور جو کچھ حضرت سے نسبت دی اس کے متعلق تیری کیا رائے ہے جاثلیق نے کہا ان سب نے حضرت عیسٰیؑ پر جھوٹ باندھا ہے (اور اقرار کیا ہے) حضرت نے فرمایا کیا تم نے نہیں سُنا کہ اس نے اُن سب کی مدح کی اور کہا ہے کہ وہ انجیل کے عالم تھے اور وہ لوگ حق (بیان کرنے والے) تھے تو جاثلیق نے کہا اے مسلمانوں کے عالم مجھ کو معاف کیجئے۔ پھر دیر تک بحث کرنے کے بعد حضرت نے اُس سے پوچھا کیا انجیل میں (نہیں) لکھا ہے کہ ایک زن صالحہ کا فرزند تمہارے لئے بہتر کام کرے گا اور سخت امور انجام دے گا اور تمہارے لئے ہر چیز کی تفسیر و تشریح کرے گا اور میرے لئے گواہی دے گا جس طرح میں اس کی (نبوت کی) گواہی دے رہا ہوں میں تمہارے لئے کچھ مثالیں لایا ہوں جن کی تاویل تم سے وہ بیان کرے گا اے جاثلیق کیا تو تصدیق کرتا ہے کہ یہ سب باتیں انجیل میں ہیں جاثلیق نے کہا کیوں نہیں (بیشک گواہی دیتا ہوں)۔

امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے کہ خدا نے جو موعظے عیسٰیؑ کو بذریعہ وحی عطا فرمائے اُن میں سے یہ ہیں کہ اے عیسٰیؑ میں تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا پروردگار ہوں میرا نام واحد ہے میں وہ یکتا ہوں جس نے اکیلئے ہر چیز کو خلق کیا ہے تمام چیزیں میری صنعتیں ہیں اور میری پیدا کی ہوئی تمام چیزیں روز قیامت میری طرف واپس آئیں گی۔ اے عیسٰیؑ تو مسیح بابرکت ہے اور میرے حکم سے تو مٹی سے چڑیا بناتا ہے اور اس کو زندہ کرتا ہے اور میرے کلام سے تو مردوں کو زندہ کرتا ہے۔ میری جانب رغبت رکھ اور میرے عذاب سے پناہ نہیں پا سکتا سوائے اس کے کہ میری طرف آئے۔ اے عیسٰیؑ میں تم کو وصیت کرتا ہوں ایسے وصیت کرنے والے کی طرح جو تم پر مہربان ہو رحمت کے ساتھ۔ جس وقت کہ تم پر میری رحمت و دوستی لازم ہو چکی ہے اس سبب

سے کہ تم نے چندوہ باتیں مجھ سے طلب کیں جو میری خوشنودی کا باعث ہیں اس لئے میں نے تم کو خوردی و بزرگی میں بابرکت قرار دیا تم جہاں بھی ہو۔اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تم میرے بندہ اور میری کنیز (مریمؑ) کے فرزند ہو۔اے عیسٰیؑ مجھ کو ہر وقت اپنے نزدیک سمجھو جس طرح جو کچھ تمہارے دل میں گذرتا ہے تم سے نزدیک ہے۔اپنے آخرت کے ذخیرہ کے لئے مجھ کو یاد کرو اور میرا تقرب حاصل کرو نوافل اور مستحب اعمال بجالاکر۔ اور مجھ پر بھروسہ کرو تاکہ تمہارے کاموں کو پورا کروں میرے غیر پر اعتماد مت کرو کیونکہ تمہارے کام (ایسی حالت میں) اُسی پر میں چھوڑ دیتا ہوں اور میں پھر تمہاری مدد نہیں کروں گا۔اے عیسٰیؑ میری طرف سے بلاؤں پر صبر کرو اور میرے قضاو قدر پر راضی رہو ایسے بنو جیسا میں چاہتا ہوں یقیناً میں چاہتا ہوں کہ لوگ میری اطاعت کریں نافرنی نہ کریں۔اے عیسٰیؑ میری یاد اپنی زبان پر زندہ رکھو اور میری محبت کی راہ اپنے دل میں (قائم رکھو) اے عیسٰیؑ بیدار اور ہوشیار رہو ان وقتوں میں جبکہ لوگ غفلت کی نیند میں ہوں اور لوگوں سے میری حکمتوں کے لطیفے بیان کرتے رہو۔اے عیسٰیؑ میرے ثواب کی جانب رغبت رکھو اور میرے عذاب سے ڈرتے رہو اور اپنے دل کی خواہشات دُنیا کی جانب سے مردہ بنالو اور مجھ ہی سے ڈرو۔ اے عیسٰیؑ راتیں میری خوشنودی میں بسر کرو اور دنوں کو تشنگی میں گذارنے کے لئے روزے رکھا کرو، میرے پاس اپنی حاجت پیش کرنے کے دن (قیامت) کے واسطے۔اے عیسٰیؑ لوگوں کے درمیان ان کی خیر خواہی کے ساتھ جیسا کہ میں نے تم کو حکم دیا ہے فیصلہ کیا کرو اور میرا حکم ان کے درمیان قائم رکھو بہ تحقیق کہ میں نے تمہارے پاس وہ کتاب بھیجی ہے جو امراض شک وشبہ شیطان سے دلوں کو شفا دینے والی ہے۔اے عیسٰیؑ میں سچ کہتا ہوں کہ میری مخلوق میں سے کوئی مجھ پر ایمان نہیں لاتا سوائے اُس کے جو میرے لئے خوف زدہ و گریاں ہوتا ہے اور خوفزدہ وہ ہوتا ہے جو میری (رحمت اور) ثواب کی امید رکھتا ہے لہٰذا میں تم کو گواہ کرتا ہوں کہ وہ میرے عذاب سے امن میں ہے جب تک میرے اور میرے طریقہ میں

تبدیلی نہ کرے۔ اے عیسیٰؑ، اس دُنیا سے بے تعلق اور خدا سے متوسل ہونے والی باکرہ خاتون مریمؑ کے فرزند اپنی حالت پر رُو و جس طرح کوئی اپنے اہل و عیال سے رخصت ہونے کے وقت روتا ہے اور دُنیا کو دشمن رکھتا ہے اور اس کو اس سے محبت کرنے والوں کے لئے چھوڑے ہوئے ہوتا ہے اور اس کی رغبت ثواب آخرت کے سوا جو خدا کے نزدیک ہے کسی اور چیز سے نہیں ہوتی۔ اے عیسیٰؑ باوجود اس طرح ترکِ دُنیا کے جیسا کہ میں نے تم کو بتایا لوگوں سے کلام میں تم کو نرمی کرنا چاہئے اور جس سے ملو اس کو سلام کرو اور اُس وقت سے جبکہ اکثر نیک لوگوں کی آنکھیں بھی اس کی جانب سے بند ہیں یعنی روز قیامت کے سخت ہول و خوف اور شدید زلزلوں سے بچنے کے لئے بیدار اور ہوشیار رہو۔ جس وقت نہ اہل و عیال کام آئیں گے نہ مال فائدہ دے گا۔ اے عیسیٰؑ اپنی آنکھوں میں رنج و اندوہ کی سلائی سے سرمہ لگالو جبکہ اہل باطل ہنس رہے ہوں۔ اے عیسیٰؑ خائف و صابر رہو تو پھر کیا کہنا تمہارا اگر تم کو وہ سب حاصل ہو جائے جس کا میں نے صبر کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے اے عیسیٰؑ ہر روز دُنیا کے تعلقات میں سے کچھ اپنے سے دور کرتے رہو تاکہ آخر میں ترک دُنیا تم پر دشوار نہ ہو اور دُنیا کی وہ لذت چکھو جو اُس سے برطرف ہو چکی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے اختیار میں بس اُتنا ہی وقت اور موقع اور وہی روز (برائے عمل) ہے جس میں تم موجود (و زندہ) ہو لہٰذا دُنیا سے ضرورت کے مطابق حاصل کرنے پر اکتفا کرو اور آخرت کا توشہ مہیا کرنے میں کوشش کرتے رہو اور موٹے کپڑے اور بے مزہ کھانوں پر قناعت کرو اس لئے کہ تم جانتے ہو اپنے لباس کو کہ اُس کا انجام کیا ہوتا ہے۔ جن چیزوں کو کام میں لاتے ہو وہ سب لکھی جاتی ہیں کہ کہاں سے تم نے حاصل کیا اور کیونکر صرف کیا۔ اے عیسیٰؑ تم سے روز قیامت پوچھوں گا لہٰذا کمزوروں پر رحم کرو جس طرح میں نے تم پر رحم کیا ہے اور یتیموں پر قہر اور سختی مت کرو۔ اے عیسیٰؑ نماز میں اپنی حالت پر گریہ کرتے رہو اور اپنے پیروں کو عبادت خانہ تک چلنے میں مشغول رکھو۔ اور مجھے اپنی خوشگوار آواز میرے ذکر و یاد سے بھری ہوئی سناتے رہو

کیونکہ میرے احسانات تم پر بہت زیادہ ہیں۔اے عیسٰیؑ بہتیری امتوں کو میں نے چند گناہوں کے سبب سے ہلاک کر دیا جن سے تم کو محفوظ رکھا ہے۔اے عیسٰیؑ ضعیفوں کے ساتھ مہربانی کرو اور اپنی کمزور آنکھیں آسمان کی جانب کر کے کھولو اور مجھ سے دُعا کرو کیونکہ میں تم سے نزدیک ہوں اور مجھ سے دعا مت کرو لیکن گریہ وزاری کے ساتھ اور اپنے دل کو میرے غیر سے خالی کر کے۔ اگر اس طرح مجھ کو پکارو گے میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔اے عیسٰیؑ اس دُنیائے فانی کو اُن کے ثواب کے لئے میں نے پسند کیا جو تم سے پہلے تھے نہ اُن کو عذاب دینے کے لئے اور نہ ان سے (اپنی نافرنیوں کا) انتقام لینے کے لئے بلکہ ثواب و عذاب دونوں کو میں نے آخرت پر اُٹھار کھا ہے جو ابدی اور لازوال ہے۔اے عیسٰیؑ تم فنا ہو گے اور میں باقی ہوں تمہاری حیات میری طرف سے ہے اور تمہارے مرنے کا وقت میرے قبضہ میں ہے اور میری جانب تمہاری بازگشت ہے اور تمہارا حساب میرے ذمہ ہے لہٰذا جو کچھ مانگو میرے غیر سے مت مانگو اور مجھ سے بہتر طریقہ سے دُعا کرو تاکہ بہتر طور پر قبول کروں۔اے عیسٰیؑ آدمی تو کتنے زیادہ ہیں (جن کا کوئی شمار نہیں) لیکن صبر کرنے والے کس قدر کم ہیں جس طرح درخت تو بہت ہیں مگر پھل دار درخت بہت کم ہوتے ہیں لہٰذا تم کو کسی سرسبز و شاداب درخت سے دھوکا نہ ہو جب تک کہ اُس کا پھل نہ کھالو یعنی لوگوں کی ظاہری نیکی سے فریب مت کھانا۔جب تک کہ اُن کے اخلاق واعمال کو آزمانہ لینا۔اے عیسٰیؑ تم کو اُس شخص کے حال سے دھوکا نہ کھانا چاہئیے جو مجھ سے سرکش و باغی ہے (اور اچھی حالت میں ہے) میری دی ہوئی روزی کھاتا ہے اور میرے غیر کی عبادت کرتا ہے اور سختیوں اور بلاؤں کے وقت مجھ کو پکارتا اور مجھ سے دُعا کرتا ہے اور میں اُس کی دُعا قبول کرلیتا ہوں تو پھر وہ اُسی گناہ و شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے اور مجھ سے سرکشی کرتا ہے اور میرے غضب کا سزاوار ہو جاتا ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی قسم ہے کہ اس کی گرفت اس طرح کروں گا کہ پھر اُس کے لئے کوئی پناہ کی جگہ اور بھاگنے کا موقع نہ ہوگا سوائے میرے کہاں پناہ پائے گا اور میرے آسمان و زمین سے

کہاں بھاگ جائیگا۔ اے عیسٰیؑ ظالمان بنی اسرائیل سے کہدو کہ مجھ کو نہ پکارو (نہ مجھ سے دُعا کرو) حالانکہ حرام چیزیں اپنے بغل میں لئے ہوئے اور بتوں کو اپنے دستر خوانوں پر بٹھائے ہوئے ہو یعنی اپنے مالوں اور لڑکے بالوں کو اپنے بت قرار دے رکھے ہیں۔ اور ان (کی رضامندی) کو خدا کی رضا و خوشنودی کے عوض اختیار کرتے ہو میں بقسم کہتا ہوں کہ جو مجھے پکارتا ہے میں اُس کی سُنتا ہوں لیکن جو لوگ اس طرح اس حال سے مجھے پکارتے ہیں۔ اُن پر میری لعنت ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ وہ پراگندہ ہو جاتے ہیں۔ اے عیسٰیؑ میں کتنی بار اُن کی طرف رحمت سے نظر کرتا ہوں اور ان کو اپنی بارگاہ میں بلاتا ہوں لیکن یہ گروہ غفلت میں ہوتا ہے اور میری جانب رجوح نہیں ہوتا اور سخن حق اُن کے دلوں میں جا گزیں نہیں ہوتی اور اُن کے قلوب اُس سے آگاہ نہیں ہوتے اپنے گناہوں کے سبب میرے غضب کے سزاوار ہوتے ہیں حالانکہ (بظاہر) مومنین سے محبت کرتے ہیں۔ اے عیسٰیؑ چاہیئے کہ تمہاری زبان ظاہر و پوشیدہ ایک ہو اسی طرح تمہارے دل میں ایک طرح محبت ہونی چاہیئے اور تمہاری آنکھیں جس کو تم دوست رکھتے ہو اس کی خوشنودی میں نگران رہیں اور اپنے دل اور آنکھی کو حرام سے محفوظ رکھو۔ اے عیسٰیؑ اپنی آنکھوں کو اُس چیز کے دیکھنے سے بند رکھو جس میں کچھ فائدہ (بجز نقصان کے) نہ ہو بشیتر ایسا ہوتا ہے کہ ایک شخص (قصداً کسی شے کو) دیکھا ہے اور وہ دیکھنا اس کے دل میں ناجائزہ خواہشات کے بیج بوتا ہے اور وہ خواہشات اس کو ہلاک کر دیتی ہیں۔ اے عیسٰیؑ میرے بندوں پر رحیم و مہربان رہو اُسی طرح جیسا کہ تم خود چاہتے ہو کہ میرے بندے تم پر (رحیم و مہربان) رہیں اور موت کو ہر وقت یاد رکھو اور اپنے اہل و عیال سے جدا ہونا ہر وقت پیش نظر رکھو اور لہو و لعب اور امور باطل میں مشغول نہ ہو کیونکہ کھیل کود دل کو فاسد کرتا ہے اور میری یاد سے غافل نہ ہو کیونکہ غفلت کرنے والا مجھ سے دُور ہوتا ہے اور اپنے نیک کردار و اعمال کے ذریعہ مجھے یاد رکھو تاکہ میں تمہیں اپنی رحمت و ثواب کے ساتھ یاد رکھوں۔ اے عیسٰیؑ گناہ ہو جانے کے بعد مجھ سے توبہ کرو اور توبہ کرنے والوں کو میری یاد دلاؤ اور

یقین رکھو کہ میں توبہ قبول کرتا ہوں۔ اور مومنین سے (محبت کے ساتھ) قریب رہو اور ان کو حکم دو کہ تمہارے ساتھ مجھ سے دُعا کریں اور ہر گز (مظلوم سے) لاپرواہ نہ ہونا کیونکہ مظلوم کی دُعا بلند ہو کر میری بارگاہ میں پہنچتی ہے مجھے اپنے ذات اقدس کی قسم ہے کہ میں اس کی دُعا کے لئے آسمانوں کے دروازے کھول دیتا ہوں اور اس کی دُعا قبول کر لیتا ہوں اگرچہ مدت کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔ اے عیسٰیؑ یاد رکھو کہ برے لوگوں کی صحبت گمراہ کرتی ہے اور بُرا ساتھی ہلاک کرتا ہے لہٰذا سوچ سمجھ لیا کرو کہ کس کی صحبت اختیار کر رہے ہو۔ اپنے لئے اپنے برادران مومن کی ہمنشینی پسند کرو۔ اے عیسٰیؑ اپنی ذات کے لئے عمل کر لو اس مدت میں جب تک تم کو موت سے مہلت حاصل ہے۔ (کوئی) دوسرا تمہارے لئے (عمل نیک) نہیں کرے گا۔ یقیناً میں ایک نیکی کا بدلہ کئی گنا دیتا ہوں۔ بیشک گناہ گار کو اس کے گناہ ہلاک کرتے ہیں۔ اعمال نیک میں جلدی کرو اور کوشش کرو کیونکہ بہتیرے جلسے ایسے ہوتے ہیں کہ جب لوگ وہاں سے اُٹھتے ہیں۔ تو جہنم سے آزاد ہو کر اُٹھتے ہیں۔ اے عیسٰیؑ دُنیائے فانی و منقطع کو ترک کرو اور ان لوگوں کے نشانات منزل پر چل کر دیکھو جو تم سے پہلے گذر چکے (کہ اُن کے نشانات کچھ باقی ہیں یا نہیں) اُن کو بلند آواز سے پکارو یا بطور راز آہستہ سے اُن سے کچھ کہو دیکھو وہ کچھ سنتے ہیں اور تم کو کوئی جواب دیتے ہیں لہٰذا اُن کے حالات سے نصیحت حاصل کرو یاد رکھو کہ تم بھی تمام زندہ لوگوں کے ساتھ اُنہی (مردوں) سے ملحق ہو جاؤ گے۔ اے عیسٰیؑ ان لوگوں سے کہدو جو مجھ سے سرکشی اور میری نافرمانی کرتے ہیں اور گنہگاروں کے ساتھ راہ و رسم رکھتے ہیں اور میرے عذاب کے امیدوار اور میری طرف سے اپنی ہلاکت کے منتظر رہتے ہیں کہ عنقریب دوسرے ہلاک ہونے والوں کے ساتھ مٹا دیئے جائیں گے۔ اے پسر مریمؑ کیا کہنا تمہارا اگر تم نے ان طریقوں کو اختیار کیا جن کا خدا نے حکم دیا ہے۔ وہ تم پر رحیم اور مہربان ہے اور قبل اس کے کہ تم مانگو اُس سے تم کو اپنے انتہائی کرم سے نعمتیں دینے کی ابتدا کی اور ہر مصیبت و سختی میں وہ تمہاری فریاد کو پہنچنے والا ہے لہٰذا اس کی

نافرمانی مت کرنا۔اے عیسیٰؑ یقیناً تم پر میری نافرمانی حلال نہیں ہے۔اس لئے کہ میں نے تمہارے لئے بھی وہی عہد کرر کھا ہے جو تم سے پہلے پیغمبروں کے لئے کیا تھااور میں خود اُس عہد کا گواہ ہوں۔اے عیسیٰؑ میں نے اپنے دین سے بڑھ کر خلق میں کسی شے کو گرامی نہیں رکھا ہے اور اپنی رحمت سے بہتر کوئی انعام کسی شخص پر نہیں کیا ہے۔اے عیسیٰؑ اپنی ظاہری نجاست کو پانی سے پاک کرو اور اپنی باطنی کثافتوں کو عبادتوں اور نیکیوں کے ذریعہ دُور کرو کیونکہ تمہاری بازگشت میرے جانب ہے۔اے عیسیٰؑ میں نے تم کو عطا کر دیا جو انعام کیا کافی طور پر بغیر اس کے کہ اس کو کسی بلا یا تکلیف سے مکدر کروں اور خود تمہارے فائدہ کے لئے میں نے تم سے قرضہ طلب کیا تو تم نے بخل کیا یہاں تک کہ ہلاک ہوئے (مولف فرماتے ہیں کہ یہ خطاب اور دوسرے خطابات اگرچہ بظاہر حضرت عیسیٰؑ سے ہیں، لیکن حقیقت میں اس سے آپ کی امت مراد ہے اور دوسرے تمام بندے بھی)۔اے عیسیٰؑ اپنے دین سے اور مسکینوں اور غریبوں کے ساتھ دوستی و محبت سے اپنے کو آراستہ کرو اور زمین پر عاجزی اور فروتنی کے ساتھ راستہ چلو اور جس زمین (کے ٹکڑے) پر چاہو نماز پڑھو کیونکہ وہ سب پاک ہے۔ اے عیسیٰؑ میری عبادت پر کمر بستہ رہو کیونکہ جو امر آنیوالا ہے یعنی موت نزدیک ہے اور وضو اور طہارت کے ساتھ میری کتاب کی تلاوت کرتے رہو۔اور مجھے اس کو آواز حزیں سے سناتے رہو۔اے عیسیٰؑ کوئی شے ایسی نہیں جس کی لذت دائمی ہو اور کوئی لطف و عیش نہیں جو صاحب عیش سے زائل نہ ہو جائے۔اے عیسیٰؑ اگر تمہاری آنکھیں اُن چیزوں کو دیکھ سکیں جو میں نے اپنے دوستوں کے لئے لکھ رکھی ہیں تو بیشک تمہارا دل پگھل جائے اور تمہارا نفس اُن کے شوق میں ہلاک ہو جائے گا۔آخرت کا گھر اُس گھر کے مانند ہے جس میں پاک لوگوں کے ساتھ مقرب فرشتے مجاورت کرتے اور اُس میں داخل ہوتے ہیں اور تمام خطراتِ قیامت سے محفوظ ہیں اور اُس گھر کے رہنے والے وہ ہیں جن کی نعمتیں متغیر نہیں ہوتیں اور نہ اُن کے مستحقین سے زائل ہوتی ہیں۔اے پسر مریمؑ خانۂ آخرت حاصل کرنے میں رغبت

کرنے والوں کے ساتھ رغبت کرو کیونکہ وہ مقام آرزو کرنے والوں کا منتہائے آرزو ہے اور اُس کا دیکھنا (بڑا) خوشگوار ہے۔ اے پسر مریمؑ کیا کہنا تمہارا اگر تم عمل کرنے والے ہو اور اُس گھر میں اپنے آباؤ اجداد آدمؑ و ابراہیمؑ کے ساتھ داخل ہو (وہ گھر ایسا) باغ ہے اور اس میں وہ نعمتیں ہیں کہ جس کا بدل دوسری نعمتیں ہو نہیں سکتیں اور اُس گھر سے تم کو کوئی منتقل نہیں کر سکتا میں ایسا ہی بدلا پرہیز گاروں کو دیتا ہوں۔ اے عیسٰیؑ میری طرف ان لوگوں کے ساتھ بھاگ کر آؤ جو اُس آگ کے خوف سے بھاگتے ہیں جس کے شعلے ہمیشہ بلند رہتے ہیں وہ آگ طرح طرح کے عذابوں سے بھری ہوگی جس میں نہ ٹھنڈی ہوا کا گذر ہوگا اور کوئی درد و تکلیف ایسی نہیں جو اس میں نہ ہو اس میں کچھ مقامات ہیں تاریکی میں شب تار کے مانند جو شخص اُس سے نجات پا جائے وہی کامیاب اور رستگار ہے اور اُس سے ہلاک ہونے والے چھٹکارا نہیں پا سکتے وہ مقام جبّاروں ظالموں اور خدا (کی رحمت) سے باہر ہو جانے والوں کا ہے اور ہر بدمزاج، غرور و ناز کرنے والے کے لئے ہے۔

اے عیسٰیؑ جہنم بہت بُری جگہ ہے اور اُس کے لئے ہے جو اس کی جانب رغبت کرتا ہے اور ظلم کرنے والوں کے لئے بڑا سخت اور (تکلیف دہ) مقام ہے میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ اپنے نفس کے شر سے بچے رہو اور میرے قہر سے پرہیز کرتے رہو۔ اے عیسٰیؑ تم جہاں بھی ہو میری رحمت تم تک پہنچ جائے گی مجھے ہر وقت یاد کرتے رہو اور میرے عذاب سے ڈرتے رہو اور اقرار کرتے رہو کہ میں نے تم کو خلق کیا ہے تم میرے بندے ہو میں نے تمہاری صورت بنائی ہے اور اپنے رحم و کرم سے تم کو زمین پر بھیجا ہے۔ اے عیسٰیؑ جس طرح ایک منہ میں دو زبان ایک سینہ میں دو دل ممکن نہیں اُسی طرح ایک دل میں دو محبت اور دو خیال نہیں ہو سکتے لہٰذا میرے غیر کی محبت دل سے نکال دو اور اپنے اعمال کو میرے لئے خالص قرار دو۔ اے عیسٰیؑ دوسروں کو مت بیدار کرو جبکہ تم خود خواب غفلت میں پڑے رہو اور دوسروں کو لہو و لعب سے نصیحت مت کرو جبکہ تم خود اُس میں مشغول ہو اور اپنے نفس کو ہلاک کرنے والی دُنیاوی خواہشوں سے باز رکھو جس طرح بچّہ

کو دُودھ سے روک دیتے ہیں۔ ہر خواہش و غرض جو تم کو مجھ سے دور کرنے والی ہو اُس سے تم خود دُور رہو کیونکہ تم تو میرے رسول اور امین ہونے کی منزلت رکھتے ہو لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو کیونکہ جس کا قرب میرے نزدیک زیادہ ہوتا ہے وہ بہت زیادہ ڈرتا ہے اور جس وقت تم میری عبادت کرو چاہیے کہ تمہارا نفس شکستہ و ذلیل ہو اور جب لوگوں کو میری یاد دلاؤ تو تمہارے دل میں خشوع ہو اور جب لوگ سو رہے ہوں تو تم کو بیدار رہنا چاہئے۔ اے عیسیٰؑ تم کو یہ میری نصیحت و موعظہ ہے لہٰذا قبول کرو مجھ ہی سے مانگو کیونکہ میں ہی تمام عالموں کا پالنے والا ہوں۔ اے عیسیٰؑ جب میرا بندہ میری رضا و خوشنودی حاصل کرنے کے لئے (بلا و مصیبت پر) صبر کرتا ہے تو میں اُس کے قریب ہوتا ہوں اور اس کا ثواب میرے ذمہ ہوتا ہے جب وہ مجھے پکارتا ہے تو میں اپنے نافرمانوں سے اُس کا بدلہ لینے کے لئے کافی ہوں ظلم کرنے والے مجھ سے کہاں بھاگ سکتے ہیں۔ اے عیسیٰؑ سجدہ اچھی طرح کرو جہاں بھی رہو ہوشیاری و سمجھداری کے ساتھ رہو اور مجھ سے علم طلب کرتے رہو۔ اے عیسیٰؑ نیکیاں اور اچھے اعمال میرے پاس بھیجو تاکہ میں اُن کو تمہارے لئے محفوظ رکھوں اور میری وحی اور نصیحتیں مضبوطی کے ساتھ پکڑ لو (ان پر عمل کرو) کیونکہ اُن میں دلوں کے لئے شفا ہے۔ اے عیسیٰؑ اگر فریب کرتے ہو تو میری تدبیروں سے ڈرتے رہو اور جب تنہائی میں تم سے کوئی گناہ ہو جائے تو میری یاد فراموش نہ کرنا۔ اے عیسیٰؑ ہمیشہ اپنے نفس کے حساب میں مشغول رہو کیونکہ تمہاری بازگشت میری جانب ہے تاکہ تم کو میری جانب سے عمل کرنے والوں کا ثواب حاصل ہو کیونکہ میں اُن کے اجر کو زیادہ کر کے عطا کرتا ہوں اور میں تو سب سے بہتر اجر دینے والا ہوں۔ اے عیسیٰؑ میں نے تم کو اپنے کلام سے بغیر باپ کے مریمؑ سے پیدا کیا۔ جبرئیلؑ امین نے میرے حکم سے وہ رُوح جس کو میں نے برگزیدہ کیا تھا۔ مریمؑ (کے شکم) میں پھونکی تو تم پیدا ہوئے اور زمین پر چلتے پھرتے ہو یہ چند مصلحتوں کے پیش نظر تھا جو میرے علم قدیم میں ہمیشہ سے موجود تھا۔ اے عیسیٰؑ زکریاؑ تمہارے باپ کے برابر ہیں وہ تمہاری ماں کی

حفاظت کرتے تھے وہ جب ان کے پاس محراب عبادت میں جاتے تھے تو بہشت کی روزی دیکھتے تھے اور یحییٰؑ میری تمام مخلوق میں تمہاری نظیر ہیں میں نے انہیں اُن کی ماں کو پیرانہ سالی میں عطا کیا جبکہ اُن کے شوہر میں بچّہ پیدا کرنے کی قوت باقی نہ رہی تھی میں نے چاہا کہ اُن کے لئے میری قدرت و بادشاہی ظاہر ہو اور تمہاری ذات میں میری توانائی و قدرت ثابت ہو کیونکہ میں جس چیز کو جس طرح چاہتا ہوں پیدا کر سکتا ہوں۔ یاد رکھو کہ تمہارے نزدیک محبوب ترین شخص وہ ہونا چاہیے جو میری اطاعت و فرمانبرداری زیادہ کرے اور مجھ سے زیادہ ڈرتا رہے۔ اے عیسٰیؑ بیدار ہو اور میری رحمت سے نا امید نہ ہو اور میری تسبیح کرتے رہو ان لوگوں کے ساتھ جو تسبیح کرتے ہیں اور میرے پاک ناموں سے میری پاکی (بے نیازی) بیان کرتے رہو۔ اے عیسٰیؑ میرے بندے میرا کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ سب کے سب میرے اختیار میں ہیں اور میری زمین میں گھومتے پھرتے ہیں اور میری نعمتوں سے بیخبر ہیں اور میرے دشمنوں کے ساتھ دوستی کرتے ہیں اور کفار یونہی ہلاک ہوتے ہیں۔ اے عیسٰیؑ بے شبہ دُنیا ایک بدبو دار قید خانہ ہے اور لوگوں کے لئے اس قید خانہ کی چند چیزوں سے زینت دی گئی ہے جن کے لئے جبار و سرکش لوگ ایک دوسرے کو مار ڈالتے ہیں۔ ہر وقت دُنیا سے علیٰحدہ رہو کیونکہ اس کی نعمت زائل ہونے والی ہے اور نعمتیں بھی اُس میں بہت کم ہیں۔ اے عیسٰیؑ مجھے یاد کرو جبکہ (شب کو) آرام کے لئے تیار ہو اُس وقت بھی تم مجھ کو اپنے قریب پاؤ گے اور مجھ کو پکارو ایسی حالت میں کہ مجھے دوست رکھتے ہو کیونکہ میں سب سننے والوں سے بہتر سننے والا ہوں اور دُعا کرنیوالاں کی دُعائیں قبول کرنے والا ہوں۔ مجھ ہی سے ڈرو اور میرے بندوں کو میرے عذاب سے ڈراتے رہو شاید اُن برائیوں سے باز رہیں جو کرتے رہتے ہیں اور اگر ہلاک ہوں تو دیدہ و دانستہ ہلاک ہوں۔ اے عیسٰیؑ درندوں سے ڈرتے ہو اور موت سے خوف کرتے ہو تو مجھ سے کیوں نہیں ڈرتے کیونکہ میں نے ہی تو ان سب کو پیدا کیا ہے۔ اے عیسٰیؑ بادشاہی مجھ سے مخصوص ہے۔ میں بادشاہ حقیقی ہوں اگر میری اطاعت

کروگے میں تم کو اپنی بہشت میں داخل کروں گا اور صالحوں کو ہمسائیگی میں جگہ دوں گا۔ اے عیسیٰؑ اگر میں تم پر غضبناک ہوں تو تم سے کسی اور کا راضی رہنا تم کو فائدہ نہیں دے سکتا اور اگر میں تم سے خوش ہوں تو کسی کا تم سے ناراض ہونا تم کو ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ اے عیسیٰؑ مجھ کو خلوت میں یاد کرو تاکہ میں تم کو اپنی خاص پوشیدہ رحمتوں کے ساتھ یاد کروں اور مجھ کو ظاہر بظاہر یاد کرو تاکہ میں تم کو آدمیوں کے مجمع سے بہتر ملکوت اعلٰے کے مجمع میں یاد کروں۔ اے عیسیٰؑ مجھے ڈوبنے والوں کی طرح یاد کرو جس کا کوئی فریادرس نہ ہو۔ اے عیسیٰؑ میری جھوٹی قسم مت کھاؤ کیونکہ میرا عرش تم پر قہر و غضب کی وجہ سے لرزنے لگتا ہے۔ اے عیسیٰؑ دُنیا کی عمر بہت تھوڑی ہے اور آرزوئیں بہت طولانی اور میرے پاس اس سے بہتر مکان ہے کہ اہل دُنیا جس کو بناتے ہیں۔ اے عیسیٰؑ بنی اسرائیل کے ظالم لوگوں سے کہہ دو کہ اُس وقت کیا کروگے جبکہ میں تمہارے لئے وہ کتاب نکالوں گا جو تمہارے پوشیدہ رازوں کو اور جو کچھ تم (دُنیا میں) کیا کرتے تھے سچ سچ بتادیگی اور ظاہر کردے گی۔ اے عیسیٰؑ سرکشان بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ اپنے چہروں کو دھوتے اور صاف کرتے ہو کیا مجھ سے مغرور ہوتے ہو یا مجھ پر جرات کرتے ہو دُنیا والوں کے لئے عمدہ خوشبوؤں سے اپنے کو معطر کرتے ہو حالانکہ تمہارے قلوب مثل سڑے ہوئے مُردوں کی طرح گندیدہ ہیں۔ اے عیسیٰؑ ان سے کہہ دو کہ اپنے ناخنوں کو کسب حرام سے قطع کرڈالو اور اپنے کانوں کو کلام فحش و قبیح سننے سے بہرا کرلو اور اپنے دلوں کو پاکیزہ بنا کر میرے سامنے آؤ کیونکہ تمہارے چہروں کی لطافت و پاکیزگی نہیں چاہتا بلکہ تمہارے دلوں کی نیکی چاہتا ہوں۔ اے عیسیٰؑ نیکی کرنے سے خوش ہو جو میری خوشنودی کا سبب ہے اور اپنے گناہوں پر گریہ کرو جو میرے غضب کا باعث ہیں اور جو بات اپنے لئے ناپسند کرو کہ لوگ عمل میں لائیں تو اُن باتوں کو تم بھی دوسروں کے لئے مت پسند کرو اگر کوئی داہنے رخسار پر طمانچہ مارے تو تم اپنا بایاں رخسار بھی پیش کردو لوگوں سے محبت کرنے سے میرا تقرب حاصل کرو جس قدر تم سے ممکن ہو اور کم عقلوں اور جاہلوں سے

پرہیز کرواور اُن سے بحث و تکرار مت کرو۔ اے عیسیٰؑ اُن لوگوں کے ساتھ مہربانی اور نرمی کرو جو نیک کام کرتے ہیں اور انکی نیکی میں شریک رہو اور ان کے گواہ رہو اور ظالمانِ بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ اے بُروں کے دوستوں اور برائیوں پر عمل کرنے والو اگر اپنے بُرے افعال سے باز نہ آؤ گئے تو تم (کو) بندر اور سور کی شکلوں میں مسخ کر دوں گا۔ اے عیسیٰؑ سرکشان بنی اسرائیل سے کہہ دو کہ اہل علم و حکمت اور نیک کردار تو گناہوں سے دور بھاگتے ہیں اور تم اپنی بداعمایوں پر فخر و ناز کرتے ہو کیا میرے عذاب سے نجات و برأت کا کوئی پروانہ تمہارے ہاتھ لگ گیا ہے یا جان بوجھ کر میرے عذاب کو دعوت دیتے ہو تو میں بھی اپنی ذاتِ اقدس کی قسم کھاتا ہوں کہ تم کو ایسے عذاب سے معذب کروں گا جو آئندہ پیدا ہونے والوں کے لئے عبرت و نصیحت کی ایک مثال بن جائے لہٰذا اے کنواری مریمؑ کے بیٹے دُنیا سے دور رہنے والے میں تم کو اپنے محبوب پیغمبروں کے سید و سردار احمدؐ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں جو نورانی چہرے والے سرخ اونٹوں کے مالک ہیں جن کو نور دُنیا کو روشن کرے گا۔ وہ پاک نفس اور میرے لئے (دُنیا والوں پر) سخت غضبناک ہوں گے۔ صاحب حیا بیحد کریم ہیں بے شبہ وہ تمام عالمین کے لئے رحمت اور آدمؑ کی تمام اولاد میں قیامت کے روز میرے نزدیک سب سے بہتر و بلند ہوں گے۔ تمام گذرے ہوؤں سے میرے نزدیک رفیع المنزلت اور پیغمبروں میں سب سے زیادہ مقرب ہوں گے۔ عرب میں پیدا ہوں گے بغیر کسی سے کچھ سیکھے اور پڑھے علوم اولین و آخرین کے ساتھ مبعوث ہوں گے میرے دین کی دُنیا والوں کو تبلیغ کریں گے اور میری خوشنودی و رضا کے لئے بلاؤں اور تکلیفوں پر صبر کریں گے اور میرے دین کی حفاظت کے لئے مشرکوں سے جہاد کریں گے۔ اے عیسیٰؑ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل کو اُن کے مبعوث ہونے کی خبر دے دو اور حکم دو کہ وہ سب اُس پیغمبر کی تصدیق کریں اور اُن پر ایمان لائیں اور ان کی پیروی کریں اور مدد کریں اُن کا نام محمدؐ ہے وہ تمام دُنیا کے لوگوں پر میرے رسول ہوں گے اُن کی منزلت میرے نزدیک سب سے زیادہ اور ان کی

شفاعت کا قبول کرنا سب لوگوں کی شفاعت سے زیادہ مجھ پر لازم ہے۔ کیا کہنا ہے اُس پیغمبر کا اور کیا کہنا اس کی اُمت کا اگر لوگ اس کے دین پر مرتے وقت صحیح طور پر قائم رہیں۔ اہل زمین اُس (پیغمبر) کی مدح کریں گے اور اہل آسمان اُس کی اُمت کے لئے استغفار کریں گے۔ وہ میری کتابوں (پیغاموں) کا امین ہے برکت والا ہے بُری عادتوں اور بُرے افعال سے پاک ہے گناہوں سے معصوم ہے۔ میرے اگلے اور پچھلے تمام لوگوں سے بہتر ہے آخر زمانہ میں مبعوث ہو گا جب وہ دُنیا میں آجائے گا آسمان رحمت کی بارشیں زمین پر کریگا اور زمین قسم قسم کی نعمتیں اور آرائش کے سامان اُگل دے گی جس شے کو وہ پسند کرے گا میں اُس میں برکت عطا کروں گا۔ بہت سی عورتوں سے نکاح کرے گا۔ مکہ میں ساکن ہو گا۔ جس جگہ ابراہیمؑ نے کعبہ کی بنیاد کھڑی کی ہے۔ اے عیسیٰؑ اُس کا دین سہل اور آسان ہے اُس کا قبلہ کعبہ ہو گا وہ میرے برگزیدہ لوگوں میں سے ہے میں اُس کے ساتھ ہوں۔ کیا کہنا ہے اُس کا۔ اُس کے لئے حوض کوثر اور بہترین لباسہائے بہشت عدہیں۔ بہترین طور پر زندگی بسر کرے گا اور شہادت حاصل کرکے دُنیا سے رحلت کرے گا۔ قیامت میں اُس کے لئے مکہ سے آفتاب کے طلوع ہونے کے مقام تک بہشت کی شراب ناب سے سر بمہر حوض ہو گا۔ جس کے چاروں طرف ستاروں کے تعداد کے برابر پیالے ہوں گے اور زمین کے ذروں کے برابر کوزے ہوں گے اور اُس حوض کے پانی میں بہشت کے ہر قسم کے میوؤں اور شراب کا مزہ ہو گا جو اُس سے ایک گھونٹ پی لے گا کبھی پیاسا نہ ہو گا۔ اُس کو تمہارے بعد مبعوث کروں گا تمہارے اور اُس کے درمیان کافی مدت کا فاصلہ ہو گا اُس کا ظاہر و باطن اور اُس کے افعال اُس کے اقوال کے موافق ہوں گے وہ لوگوں کو کسی بات کا حکم نہ دے گا جب تک کہ خود اُس پر عمل کرکے نہ دکھادے اُس کا دید و شواری و آسانی میں جہاد کرنا ہو گا شہروں کے لوگ اُس کے مطیع ہوں گے اور بادشاہ روم اُس کے اور اُس کے باپ ابراہیمؑ کے دین کے سامنے سرنگوں ہو جائے گا۔ وہ کھانا کھانے کے وقت خدا کا نام لے گا اور جس کے پاس جائے گا پہلے اُس پر

سلام کرے گا اور نماز پڑھے گا اُس وقت جبکہ لوگ (شب کو) خواب میں ہوں گے اُس پر رات و دن میں پانچ وقت کی نمازیں واجب ہوں گی۔ جس کی ابتدا اللہ اکبر اور انتہا سلام پر ہو گی اور ہر نماز کے وقت لوگوں کو نماز پڑھنے کے لئے اذان دی جائے گی اور لوگ جماعت کے ساتھ صف بنا کر نماز پڑھیں گے جیسے کہ فرشتے صف میں کھڑے ہوتے ہیں اور اس (پیغمبر) کا دل نرم و خوفزدہ ہو گا۔ اس کے سینہ میں نور اور زبان پر حق ہو گا۔ وہ جہاں ہو گا حق اس کے ساتھ رہیگا وہ یتیم ہو گا تمام مخلوق میں ممتاز ہو گا۔ وہ ایک مدت اپنی قوم کے ساتھ رہے گا لوگ اس کے مرتبہ کو نہ پہچانیں گے اور اس کی قدر نہ کریں گے اس کی آنکھیں جب بھی خواب میں ہوں گی تو اس کا دل بیدار رہے گا۔ لباس شفاعت اُسی سے مخصوص ہے اُس کی امت کا زمانہ قیامت سے متصل ہو گا۔ جب اس کی امت اس سے بیعت کرے گی میری رحمت اُن کے ہاتھوں کے اُوپر ہو گی جو اُس کی بیعت توڑے گا اپنے اوپر ظلم کرے گا۔ جو اس کی بیعت پر وفا کرے گا میں اُس کے لئے بہشت (کا وعدہ) وفا کروں گا لہٰذا سرکشان بنی اسرائیل کو حکم دو کہ اپنی کتابوں سے اُس کا نام محو نہ کریں اور اُسکی صفتوں میں جو میں نے اُن کی کتابوں میں نازل کی ہیں تبدیلی نہ کریں اور میرا سلام اُس تک پہنچائیں اس لئے کہ قیامت میں اُس کے لئے بہت بلند درجہ ہو گا۔ اے عیسٰیؑ جو امور تم کو مجھ سے قریب کرنے والے ہیں میں نے ان کا تم کو حکم دیا ہے اور جو امور مجھ سے دور کرنے والے ہیں اُن سے میں نے تم کو منع کر دیا ہے لہٰذا اپنے لئے جس میں بہتری سمجھو کرو۔ اے عیسٰیؑ بیشک دُنیا (بظاہر) شیریں ہے میں نے تمہارے لئے دُنیا میں یہ کام مقرر کیا ہے کہ میری اطاعت کرو اور اُس سے پرہیز کرو جس سے تم کو منع کر دیا ہے اور دُنیا سے اختیار کرو جو میں نے تم کو اپنے فضل سے دے دیا ہے اور اپنے اعمال پر نظر کرو مثل گنہگار بندے کے۔ اور دوسروں کے اعمال کی طرف مت دیکھو مثل پرودگار کے۔ اور دُنیا میں زاہد بن کر رہو اور اُس کی لذتوں کو ترک کرو۔ اُس کی جانب رغبت مت کرو کیونکہ وہ تمہاری ہلاکت کا سبب ہو گی۔ اے عیسٰیؑ غور و فکر کرو اور

زمین کے اطراف میں دیکھو اور سوچو کہ ظالموں کا انجام کیا ہوا۔ اے عیسیٰؑ جو نصیحت میں نے تم کو کی وہ تمہاری بھلائی کے لئے ہے اور میرے تمام اقوال حق ہیں۔ اور میں تو حق ظاہر کرنے والا خدا ہوں اور سچ کہتا ہوں کہ اگر تنبیہہ کر دینے کے بعد بھی تم میری نافرمانی کروگے تو تمہارا کوئی معین مددگار اور میرے عذاب سے بچانے والا نہ ہوگا۔ اے عیسیٰؑ اپنے دل کو میرے خوف سے ذلیل رکھو اور دُنیا میں اُس کی حالت کو مت دیکھو جو دنیوی لحاظ سے تم سے بلند ہو یاد رکھو کہ خطا اور گناہ کا سر دُنیا کی محبت ہے لہٰذا دُنیا کو دوست مت رکھو اس لئے کہ میں دُنیا کو پسند نہیں کرتا۔ (دُنیا کی محبت کو تمام گناہوں کا سر قرار دیا۔ جسم میں سر ہی وہ حصّہ ہے جس کو اگر قطع کر دیا جائے تو زندگی ختم ہو جاتی ہے، لہٰذا جب دُنیا کی محبت جو بمنزلہ سر کے قرار دی گئی ہے قطع کر دی جائے تو گناہ ہو ہی نہیں سکتے۔ یا سر بکسر اول بمعنی راز اگر لیا جائے تو یہ معنی ہوئے کہ تمام گناہوں کا راز دُنیا کی محبت ہے اگر یہ راز انسان سمجھ لے تو پھر اُس سے پرہیز کرے گا۔ مترجم)۔ اے عیسیٰؑ اپنا دل میری یاد سے خوش رکھو اور تنہائی میں مجھے بہت یاد کیا کرو۔ سمجھ لو کہ میں توبہ وزاری کو بہت دوست رکھتا ہوں جو میری بارگاہ میں تم کرتے ہو۔ چاہیے کہ مجھ سے مناجات کرتے وقت زندہ دل رہو مردہ دل مت ہونا۔ (زندہ دل رہنے سے یہ مراد ہے کہ مجھ سے دُعا و مناجات کرتے وقت تمہارا دل بھی میری طرف متوجہ رہے یہ نہ ہو کہ زبان پر دُعا ہے اور دل کا کسی اور طرف رجوع ہے یہ مردہ دلی کی نشانی ہے)۔ اے عیسیٰؑ میری عبادت میں کسی کو شریک مت کرو اور میرے غضب سے ڈرتے رہو اور دُنیا میں اپنے جسم کو صحت و طاقت پر مغرور مت ہو اور اپنے کو دُنیا میں لوگوں کا محل قرار مت دو کیونکہ دُنیا سایہ کے مانند جو بہت جلد محو ہو جاتا ہے اور جو (سایہ) آرہا ہے وہ بھی اُسی کے مثل ہے جو گذر گیا تو وہ اُسی طرح ختم ہو جائیگا لہٰذا اعمال صالحہ میں حتی الامکان کوشش کرو اور جہاں رہو حق کے ساتھ رہو چاہے تمہیں لوگ ٹکڑے کر ڈالیں یا آگ میں جلا دیں غرضکہ مجھے پہچاننے کے بعد کافر مت ہونا اور جاہل مت بننا۔ اے عیسیٰؑ میری بارگاہ

میں گریہ وزاری کرتے رہو اور دل کو مجھ سے خائف رکھو۔اے عیسٰیؑ سختی و بلا کے وقت مجھ سے فریاد کرو کیونکہ میں صاحبان بلا کی فریاد کو پہنچتا ہوں اور مصیبت زدوں کی دُعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور میں سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہوں۔

منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے اپنے حواریوں سے فرمایا کہ اے بنی اسرائیل دُنیا کی چیزوں میں سے جو کچھ ضائع ہو جائے اُس پر افسوس مت کرو جبکہ تمہارا دین سلامت ہو جس طرح اہل دُنیا رنج وافسوس نہیں کرتے جبکہ اُن کا دین ضائع ہو جاتا ہے اور اُن کی دُنیا سلامت رہتی ہے۔اسی طرح منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا کہ خوشحال اُن لوگوں کا جو ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں وہ قیامت کے روز خدا کی رحمت سے مستفیض ہیں۔ کیا کہنا ہے ان کا جو لوگوں کی اصلاح کرتے ہیں وہ روز قیامت مقربان درگاہ معبود سے ہوں گے۔خوشحال اُن لوگوں کا جو اپنے دلوں کو اخلاق ذمیمہ سے پاک رکھتے ہیں۔ وہ لوگ روز قیامت میری رحمت خاص کے سزاوار ہونگے۔خوشحال اُنکا جو دُنیا میں تواضع وانکساری کے ساتھ گزارتے ہیں وہ روز قیامت تخت ہائے بادشاہی پر ہوں گے۔ خوشحال مسکینوں اور فقیروں کا اُن کے لئے آسمانی ملک و سلطنت ہے۔ خوشحال اُن کا جو دُنیا میں رنج واندوہ سے بسر کرتے ہیں۔ان کے لئے عیش و مسرت ہے قیامت کے روز۔ خوشحال ان کا جو دُنیا میں بھوکے اور پیاسے گذارتے ہیں۔ محض خشوع کے سبب وہ قیامت میں بہشت کی شراب پئیں گے۔ خوشحال ان کا جو باوجود بے خطا ہونے کے لوگوں کی گالیاں کھاتے ہیں اور صبر کرتے ہیں اُن کے لئے آسمانی سلطنت ہے۔ کیا کہنا ہے تمہارا اگر لوگ تم سے حسد کرتے ہیں اور تم کو گالیاں دیتے ہیں اور ہر ناسزا بات تمہارے حق میں کہتے ہیں تو تم خوش ہو کہ اس سبب سے تمہارا اجر آخرت میں بہت زیادہ ہو گا۔

حضرت عیسٰیؑ نے فرمایا اے بدکار بندو لوگوں کو صرف اپنے گمان پر ملامت کرتے ہو

اور ملامت نہیں کرتے اپنی ذات کی اُن برائیوں پر جن کا تم کو یقین ہے۔ اے دُنیا کے بندو! اپنے سروں کو نیچا کرتے ہو مگر اپنے دلوں سے کینہ اور صفات ذمیمہ دُور نہیں کرتے۔ اے دُنیا کے بندو تمہاری مثال آراستہ قبر کی سی ہے جس کے باہر دیکھنے والوں کے لئے بڑی آرائش و زینت ہے اور اُس کے اندر گناہ سے آلودہ بوسیدہ ہڈیاں ہیں۔ اے دُنیا کے بندو تمہاری مثال اُس چراغ کی سی ہے جو لوگوں کے لئے روشنی دیتا ہے اور اپنے کو جلاتا ہے۔ اے بنی اسرائیل علماء کی مجلس میں اپنے کو پہنچاؤ اور وہاں دوزانو (ادب سے) بیٹھو اس لئے کہ خدا مردہ دلوں کو نور حکمت (حکمت سے مراد علم و دانائی) سے زندہ کرتا ہے جس طرح مردہ زمین کو بارش کے قطروں سے زندہ کرتا ہے۔ اے بنی اسرائیل کم بولنا بہت بڑی دانائی ہے لٰہذا خاموشی تم کو سزاوار ہو جو بہترین راحت ہے اور گناہوں کے زائل اور سبک ہونے کا سبب ہے تو علم کے قلعہ کو مضبوط کرو اُس کا قلعہ خاموشی ہے بیشک خلاق عالم بہت ہنسنے کو جو بے موقع ہو اور بلاضرورت گھومنے پھرنے کو بہت دشمن رکھتا ہے اور خدا دوست رکھتا ہے اُس حاکم اور پیشوا کو جو چرواہے کے مانند رعایا سے غافل نہیں ہوتا لٰہذا خدا سے پوشیدہ طور پر شرم کرو جس طرح لوگوں سے ظاہر بظاہر شرم کرتے ہو کیونکہ کلمہ حکمت مومن کی کھوئی ہوئی چیز ہے لٰہذا تم کو اُس کے حاصل کرنے میں کوشش کرنی چاہیے قبل اس کے وہ اوپر (اٹھالی) جائے اور تمہارے درمیان سے برطرف ہو جائے اور اُس کا اوپر چلا جانا یہ ہے کہ خدا کی حکمت (اور مواعظہ) بیان کرنے والے نہ رہیں۔ اے صاحب علم، علم والوں کی اُن کے علم کے سبب تعظیم کرو اور اُن سے لڑائی جھگڑا ترک کر اور نادانوں اور جاہلوں کو ان کی جہالت کے سبب سے چھوٹا اور حقیر مت سمجھ اُن کو اپنے پاس سے دور مت کر بلکہ اُن کو اپنے قریب بلا اور علم سکھا۔ اے صاحب علم ہر وہ نعمت جس کے شکر سے تو عاجز ہے اُس گناہ کے مانند ہے جس کو تو نے گرفت کر لیا اور ہر وہ معصیت جس کے توبہ سے تو عاجز ہے اُس سزا اور عذاب کے برابر ہے جس میں تو مبتلا ہو گیا۔ (یعنی نعمت کے شکر سے عاجز ہونے کا خیال ہی عین شکر اور گناہ کو بہت عظیم سمجھ

لیناہی اصل توبہ ہے)۔ اے صاحبِ علم کتنی ایسی بلائیں اور مصیبتیں ہیں جن کو تو نہیں جانتا کہ کس وقت تجھ پر آپڑیں لہٰذا قبل اس کے کہ وہ تجھ پر آئیں تو اُن کے لئے تیار رہ۔ پھر منقول ہے کہ ایک روز حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ اگر تم میں سے کسی کا اپنے برادر مومن کے پاس ایسی حالت میں گذر ہو کہ اس کی شرمگاہیں کھلی ہوں (بیماری کی مجبوری یا نیند کی غفلت میں)تو کیا وہ اور زیادہ کھول دیئے گا یا کپڑا اس پر ڈال کر پوشیدہ کر دیگا اصحاب نے عرض کی اُس پر پردہ ڈال دیگا اور چھپا دیگا۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا (ایسا تو نہیں ہے) بلکہ تم تو اور ظاہر کرتے ہو اور اُس کے کپڑوں کو ہٹا کر اس کی شرمگاہ اور کھولتے ہو۔ اصحاب نے کہا اے روح اللہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں فرمایا کیا اپنے برادر مومن کے عیب کو معلوم کر کے اُس کو عام طور پر ظاہر نہیں کرتے اور اس کو رسوا نہیں کرتے ہو۔ اس لئے کہہ رہا ہوں۔ حق تو یہ ہے کہ میں تم کو علم سکھاتا ہوں تاکہ تم خود اُس پر عمل کرو اور دوسروں کو تعلیم دو اس لئے نہیں کہ وہ تمہارے غرور و نخوت کا سبب بن جائے اور تم اپنے کو بڑا سمجھے لگو۔ یاد رکھو کہ ثواب آخرت جو تم چاہتے ہو نہیں حاصل ہو سکتا جب تک دُنیا کے شبہے و شکوک ترک نہ کرو گے اور درجات عالیہ پر فتح نہیں پا سکتے جن کی تم آرزو کرتے ہو جب تک سختیوں اور تکلیفوں پر صبر نہ کرو گے ہر گز ہر گز نا جائزہ طور پر نگاہ نہ کرو کیونکہ وہ دل میں بری خواہش کا بیج بوتا ہے اور یہی اُس کے فساد بر پا کرنے کیلئے کافی ہے۔ خوشا حال اس کا جس کا دیکھنا دل کی آنکھوں سے ہو نہ کہ سر کی آنکھوں سے۔ لوگوں کے عیوب کو آقاؤں کی طرح مت دیکھو بلکہ اپنے عیوب کو غلاموں کے مانند دیکھو اس لئے کہ آدمی دو قسم کے ہوتے ہیں بعض گناہوں میں مبتلا رہتے ہیں بعض محفوظ رہتے ہیں تو اگر مبتلا پر نظر کرو تو اُس پر رحم کرو اور خدا کا شکر بجالاؤ کہ اُس نے تم کو بدی سے محفوظ رکھا اور اگر ان کو دیکھو جو گناہوں سے بچتے ہیں تو کوشش کرو کہ اُنہی کے ایسے ہو جاؤ اور خدا سے طلب خیر کرتے رہو۔ اے بنی اسرائیل شرم نہیں کرتے خدا سے اگر پانی میں ایک تنکا ہوتا ہے تو تم کو اس کا پینا گوارا نہیں اور (ناجائز مال) ہاتھی کے

برابر ہضم کر جاتے ہو اور پروا نہیں کرتے۔ اے بنی اسرائیل خدا نے توریت میں تم کو حکم دیا ہے کہ اپنے عزیزوں کے ساتھ نیکی کرو اور اُن کے ساتھ ویسی ہی نیکی کرو جو تمہارے ساتھ نیکی کرتے ہیں اور میں حکم دیتا ہوں اور نصیحت کرتا ہوں کہ اُس کے ساتھ تعلقات محبت قائم کرو جو تم سے قطع محبت کرتا ہو ااور اُسے عطا کرو جو تم کو محروم رکھتا ہے اور جو تم سے بدی کرتا ہے اُس کے ساتھ احسان کرو اور جو تم کو گالی دیتا ہے اس کو سلام کرو اور جو تم سے دشمنی کرتا ہے اُس کے ساتھ انصاف کرو۔ اور جو تم پر ظلم کرتا ہے اُس کو معاف کر دو جس طرح تم یہ پسند کرتے ہو کہ تم کو لوگ تمہاری غلطیوں پر معاف کر دیں۔ خدا کے عفو و کرم سے جو تمہارے ساتھ ہے عبرت حاصل کرو کیا نہیں دیکھتے ہو کہ آفتاب ہر نیک و بد پر چمکتا ہے اور اُس کی بارش ہر صالح و خطا کار پر ہوتی ہے اگر تم صرف اُسی کو دوست رکھتے ہو جو تم کو دوست رکھتا ہے اور اُسی کے ساتھ نیکی کرتے ہو جو تم سے نیکی کرتا ہے تو تم کو دوسروں پر کیا فضیلت حاصل ہو سکتی ہے وہ بیوقوف اور احمق لوگ جو کچھ علم و فضل نہیں رکھتے وہ بھی ایسا ہی کرتے ہیں۔ لیکن اگر تم خداوند عالمین کے برگزیدہ اور دوست بننا چاہتے ہو تو بدی کرنے والوں سے نیکی کرو اور جو تم پر ظلم کرے اُس سے درگذر کرو اور سلام کرو اس کو جو تم سے منہ پھیرے۔ میری باتیں سنو اور نصیحتیں یاد رکھو اور میرے عہد کی رعایت کرو تاکہ فقیہ اور دانا بن جاؤ۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمہارے دل اُس جگہ کی جانب متوجہ رہتے ہیں جہاں تم نے خزانے جمع (و دفن) کر رکھے ہیں (اور یہ فکر رہتی ہے) کہ وہ ضائع نہ ہو جائے۔ لہذا اپنے خزانے آسمان میں جمع کرو تاکہ مطمئن ہو جاؤ کہ نہ وہاں اُس میں کیڑے لگ سکتے ہیں اور نہ چور چرُا سکتا ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ بندہ دو خداؤں کی خدمت پر قادر نہیں ہے یقیناً دونوں میں سے کسی ایک کو اختیار کرے گا اسی طرح تمہارے لئے محبت دُنیا اور محبت خدا ایک ساتھ جمع نہیں ہو سکتی۔ سچ کہتا ہوں کہ بدترین انسان وہ عالم ہے جو باوجود جاننے کے دُنیا کو اختیار کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے۔ اور اس کو حاصل کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اس

میں کہ تمام لوگوں کو حیرت میں ڈالے (اور دھوکے میں رکھے) اور حصول دُنیا میں کسی کی پروا نہیں کرتا۔ اندھے کو نور آفتاب کی وسعت کیا فائدہ پہنچا سکتی ہے حالانکہ وہ نہیں دیکھ سکتا۔ اسی طرح عالم کو اُس کا علم نفع نہیں بخشا جبکہ اُس پر عمل نہ کرے پھلدار درخت کس قدر زیادہ ہیں لیکن سب کے میوے نہیں کھائے جاسکتے اور زمین کس قدر کشادہ ہے لیکن ہر جگہ بود و باش نہیں اختیار کی جاسکتی اُسی طرح بات کرنے والے بے شمار ہیں لیکن ہر بات سچی نہیں ہوتی اور بہت سی باتوں پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا لہٰذا اے لوگو جھوٹے عالموں سے اپنی حفاظت کرو جو موٹے جھوٹے کپڑے پہنتے ہیں اور مکر و فریب کے ساتھ مراقبہ میں جھکے رہتے ہیں اور اپنے گناہوں کو لوگوں کی نگاہوں میں مکاری و فریب کاری کے ساتھ عبادت کے مانند دکھاتے ہیں اور آدمیوں کو اپنے سامنے بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں ان کی باتیں اُن کے افعال کے خلاف ہیں۔ کیا ببول کے درختوں سے انگور حاصل ہو سکتا ہے؟ اور حنظل کے درخت سے انجیر توڑا جاسکتا ہے (ایسا ممکن نہیں تو) اسی طرح جھوٹے عالم کی گفتار (فائدہ نہیں دیتی) اور نہیں دعوت دیتی مگر گناہ کی جانب اور ایسا بھی نہیں ہے کہ جو شخص جو کچھ کہتا ہے سچ ہی کہتا ہے؛ سچ کہتا ہوں دانہ زمین نرم میں اُگتا ہے پتھر پر نہیں اُگتا۔ اسی طرح حکمت (عقل و داناغائی کی باتیں) نرم و متواضع اور عاجزی رکھنے والے دل میں جگہ کرتی اور بڑھتی ہے۔ جباروں اور سرکشوں کے دل میں جگہ نہیں کرتی۔ کیا نہیں جانتے ہو کہ جو شخص نیچی چھت میں سر اونچا کرتا ہے اس کا سر پھٹ جاتا ہے اور جو جھکا رہتا ہے اور سر کو نیچے کیئے رہتا ہے اُس کے نیچے بیٹھا ہے اور اُس کے سایہ سے آرام پاتا ہے اسی طرح جو دُنیا کے پست گھر میں گردن کشی اور غرور کرتا ہے خدا اس کے سر کو کچل دیتا ہے اور اس کو پست و ذلیل کر دیتا ہے اور جو شخص تواضع و شکستگی کرتا ہے دُنیا سے فائدہ اُٹھاتا ہے اور خدا اُس کو بلند کرتا ہے۔ سمجھ رکھو کہ ہر مشک میں شہد تازہ و بہتر نہیں رہتا بلکہ جو مشک کہ پھٹی ہوئی خشک اور متعفن (بدبودار) اور خراب نہیں ہوتی وہی شہد کو پاکیزہ و بہتر رکھ سکتی ہے اور اس کی حفاظت

کر سکتی ہے اسی طرح قلوب حکمتوں اور معرفت والی باتوں کے ظروف ہیں اگر دُنیا کی لذتیں اس کو خشک نہ کر دیں تو ایسے دلوں میں حکمت محفوظ رہتی ہے اور خراب نہیں ہوتی۔ سچ کہتا ہوں کبھی ایک گھر میں آگ لگتی ہے تو اُس سے دوسرے گھر میں اور اُس سے تیسرے گھر میں اسی طرح بہتیرے گھروں میں لگ جاتی ہے اور جلا دیتی ہے لیکن اگر پہلے ہی گھر کو توڑ پھوڑ دیں اس حد تک کہ آگ کا اثر آگے نہ جاسکے تو دوسرے گھر اُس کے نقصان سے محفوظ رہ سکتے ہیں اسی طرح ظلم آگ کے مانند ہے اگر ظالم کو لوگ ابتدا ہی میں روک دیں اور اُس کے ہاتھ کو قطع کر دیں تو دوسرا ظالم نہیں پیدا ہو سکتا کہ ظلم میں اُس کی پیروی کرے جس طرح آگ اگر پہلے گھر میں لکڑیاں اور تختے وغیرہ نہ پائے کہ جلائے تو دوسرے گھر میں اثر نہیں کر سکتی۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ سانپ اُس کے برادر مومن کی طرف جا رہا ہے کہ اس کو کاٹے اور وہ اُس کو آگاہ نہ کرے اور سانپ اُس مومن کو کاٹ لے تو وہ مطمئن نہ رہے کہ وہ اُس کے خون میں شریک نہیں ہوا ہے۔ اسی طرح جو شخص کسی برادر مومن کو دیکھے کہ وہ گناہ کر رہا ہے اور اُس کو آگاہ نہ کرے تو اُس بات سے ایمن نہ ہو جائے کہ وہ اُس کے گناہ میں شریک نہیں ہوا اور جو شخص اس بات پر قادر ہو کہ کسی ظالم کو ظلم کرنے سے روک دے اور نہ روکے تو ایسا ہے جیسے خود اُس نے ظلم کیا اور ظالم اپنے ظلم سے کیوں باز آسکتا ہے جبکہ اس کو اطمینان ہے کہ تمہارے درمیان کوئی اُس کو ملامت اور سرزنش کرنے والا نہیں اور کوئی اُس کا ہاتھ ستم کرنے سے پکڑنے والا نہیں تو وہ اپنے ہاتھ کو روکے کیوں پھر ظلم کرنے والے اپنے ظلم و ستم پر مغرور کیوں نہ ہوں۔ کیا اتنا ہی تمہارے لئے کافی ہے کہ کہتے رہو کہ ہم ظلم نہیں کرتے اور ظلم کرنے والوں کو ظلم کرتے ہوئے دیکھتے رہو اور منع نہ کرو اور مظلوم سے اُن کے مظالم دور کرنے کی کوشش نہ کرو اگر ایسا ہی ہوتا جیسا کہ تم گمان کرتے ہو تو خداوند عالم جس وقت عذاب ظالموں پر بھیجتا ہے چاہئے کہ اُس سے وہ لوگ محفوظ رہیں جنہوں نے ظلم نہیں کیا ہے اور ظالموں کو ظلم سے نہیں روکا ہے حالانکہ جب

خدا نے کسی گروہ پر عذاب نازل کیا ہے (ظالم و غیر ظالم) دونوں گروہوں کو عذاب نے گھیر لیا۔ اے بد کردارو! وائے ہو تم پر امید رکھتے ہو کہ خدا تم کو قیامت کے روز کی سختیوں سے محفوظ رکھے گا حالانکہ خدا کی اطاعت کرنے میں تم لوگوں سے ڈرتے ہو اور خدا کی معصیت میں لوگوں کی اطاعت کرتے ہو اور عہد و اقرار میں اُن کے ساتھ وفا کرتے ہو ایسے چند امور میں جو خدا کے عہد و اقرار کو توڑنے والے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ خداوند تعالیٰ اُس شخص کو قیامت کے بڑے سخت دن کے خوف سے مطمئن و محفوظ نہیں کرتا جو خدا کے بندوں کو خدا کے علاوہ خدا سمجھتے ہیں (یعنی جس طرح خدا کی خوشنودی میں کوشش کرنی چاہیئے۔ بندوں کی خوشنودی حاصل کرنے میں کوشش کرتے ہیں اور خدا کی نافرنی کرتے ہیں) وائے ہو تم پر اے بداعمالو! دنیائے دنی اور لذات فانی کے حاصل کرنے کے لئے ابدی ملک بہشت کو چھوڑ بیٹھے ہو اور روز قیامت کی سختیوں کو بھولے ہوئے ہو۔ اے دنیا کے بندو! تم پر افسوس ہے کہ دُنیا کی زائل ہونے والی نعمتوں اور ختم ہو جانیوالی زندگی کے لئے اپنے خدا سے بھاگتے ہو اور اُس کے ہمیشہ باقی رہنے والے ثواب کو نہیں چاہتے۔ پھر خدا تمہاری بقا کیوں چاہے تم خدا کی ملاقات پسند نہیں کرتے (خدا بھی تم کو دیکھنا پسند نہیں کرتا) خدا تو اس کی ملاقات کو دوست رکھتا ہے جو خدا سے ملاقات کرنا پسند کرتا ہے اور خدا کراہت کرتا ہے اُس کی ملاقات سے جو خدا کی ملاقات سے کراہت رکھتا ہے۔ تم کیونکر دعویٰ کرتے ہو اور سمجھتے ہو کہ اوروں کے علاوہ تم خدا کے دوست ہو حالانکہ موت سے بھاگتے ہو اور دُنیا سے لپٹے ہوئے ہو۔ مُردہ کو کیا فائدہ دے سکتی ہے اُس کے حنوط (کافور) کی خوشبو اور کفن کی سفیدی حالانکہ خاک میں اُس کو چھپا دیتے ہیں اسی طرح دُنیا کی خوشگواری جس نے تمہاری نگاہوں میں زینت حاصل کرلی ہے۔ تم کو فائدہ نہیں دے سکتی حالانکہ تم سب کے سب فنا ہو جاؤ گے اور مٹ جاؤ گے۔ تمہیں کیا فائدہ دے سکتی ہے بدن کی صفائی اور خوش رنگی جبکہ تمہاری بازگشت موت کی جانب ہے اور مٹی میں مل جانے والے ہو اور قبر کی تاریکی میں بسر کرنیوالے ہو جس کو

دلوں سے تم نے بھُلار کھا ہے۔اے دُنیا کے بندو! تمہاری مثال اس شخص جیسی ہے جو آفتاب کے سامنے چراغ جلائے حالانکہ اُس کو اس سے کچھ فائدہ نہیں اور اندھیری رات میں چراغ نہ جلائے اور اندھیرے میں گذارے حالانکہ چراغ اس کو تاریکی دور کرنے کیلئے دیا گیا ہے اسی طرح نور علم کو (جو جہالت کو دور کرنے کیلئے اس کو دیا گیا ہے) دُنیا حاصل کرنے میں صرف کرتے ہو حالانکہ تمہاری دُنیا کی ضروریات کا متکفل خود خدا ہے اور تمہارا علم اُس میں فائدہ نہیں دے سکتا۔نور علم کو تم حصول آخرت میں صرف نہیں کرتے حالانکہ اسی لئے تم کو علم دیا گیا ہے۔اور بغیر نورِ علم راہ آخرت طے نہیں ہو سکتی۔ کہتے رہتے ہو کہ آخرت حق ہے اور ہمیشہ دُنیا میں مشغول رہتے ہو۔کہتے رہتے ہو کہ موت حق ہے مگر موت سے بھاگتے رہتے ہو۔ کہتے اور سمجھتے ہو کہ خدا (ہر عمل کو) دیکھتا ہے اور جانتا ہے لیکن ڈرتے نہیں کہ وہ تمہارے اعمال بد کو گھیرے ہوئے ہے تو پھر تمہاری (مومنیت) کی تصدیق کوئی کیونکر کر سکتا ہے جو تمہارے ان اقوال کو سُنتا ہے اور وہ بداعمالیاں تم سے دیکھتا ہے بیشک جو (بغیر جانے ہوئے) بغیر علم کے جھوٹ بولتا ہے زیادہ معذور ہے بدنسبت اس کے جو علم رکھتے ہوئے جھوٹ بولتا ہے اگرچہ کوئی جھوٹ قابل معافی نہیں۔ تم سے سچ کہتا ہوں جب تم چہار پایہ پر سواری نہ کروگے اور اُس پر ریاضت اور محنت نہ کروگے تو وہ بیکار ہو جائے گا اور اُس کی حلقت متغیر ہو جائے گی اسی طرح دل کو اگر موت کی یاد سے نرم نہ کروگے اور اُس عبادت کی محنت سے اُسے ہموار نہ کروگے تو وہ سخت اور سرکش ہو جائے گا۔ اندھیرے مکان کو وہ چراغ کیا فائدہ دے سکتا ہے جو اُس کی چھت پر جلایا جائے اور گھر کا اندرونی حصّہ اندھیرا اور وحشت انگیز ہو اسی طرح نورِ علم تم کو فائدہ نہیں دے سکتا جو تمہاری زبانوں سے تو باہر نکلتا ہے اور تمہارے قلوب اُس سے خالی اور بے بہرہ ہوں لہٰذا بہت جلد اپنے گھروں میں چراغ جلاؤ اور اپنے سخت اور تاریک دل کو نورِ علم و حکمت سے روشن کرو قبل اس کے کہ گناہوں کا زنگ اُس پر بیٹھے اور وہ پتھر سے زیادہ سخت ہو جائے۔ کیونکر وہ بارہائے گراں کے اُٹھانے کی تاب

لا سکتا ہے جو لوگوں سے اُس کے اُٹھانے میں مدد چاہتا ہو۔ کیونکر اُس کے گناہ ہلکے ہو سکتے ہیں جو خدا سے معافی نہ مانگے کیونکر اُس کے کپڑے صاف ہو سکتے ہیں جو پہنے رہے اور کبھی نہ دھوئے۔ اسی طرح کیونکر پاک ہو سکتا ہے گناہوں سے وہ شخص جو نیکیوں کے ذریعہ اپنے گناہوں کو نہ مٹائے اور کیونکر ڈوبنے سے وہ شخص نجات پا سکتا ہے جو دریا کو بغیر کشتی پار کرنا چاہے یا کیونکر نجات پا سکتا ہے وہ شخص دُنیا کے فتنوں سے جو عبادت الٰہی میں سعی و اہتمام کے ذریعہ اُس کا علاج نہ کرے۔ اور کیونکر بغیر کسی راہبر کے مسافر منزل پر پہنچ سکتا ہے۔ اسی طرح بہشت میں کون جا سکتا ہے جو اپنے دین کے مسائل کو نہ جانے اور کیونکر خوشنودی خدا وہ حاصل کر سکتا ہے۔ جو اس کی فرمانبرداری نہ کرے کیونکر اپنے چہرے کے عیبوں کو دیکھ سکتا ہے وہ شخص جو آئینہ نہ دیکھے اسی طرح کیونکر کامل کر سکتا ہے اپنے دوست اور محُب کی دوستی کو وہ شخص جو اپنی چیزوں میں سے اس کو نہ دے۔ سچ کہتا ہوں جس طرح دریا کا کچھ نقصان نہیں ہوتا اگر اُس میں کوئی کشتی ڈوب جائے۔ اسی طرح تمہارے گناہوں سے خدا کی بزرگی و برتری میں کوئی کمی نہیں ہو سکتی اور نہ تمہاری نافرمانیاں اس کو کچھ نقصان پہنچا سکتی ہیں بلکہ خود تم کو نقصان پہنچاتی ہیں۔ جس طرح آفتاب کی روشنی لوگوں کی زیادتی سے جو اُس میں گھومتے اور اُس سے فائدہ اُٹھاتے رہتے ہیں کم نہیں ہوتی بلکہ سب کے سب اُس کی روشنی میں زندگی بسر کرتے اور اُس سے نفع حاصل کرتے ہیں اور اُس کا نور گھٹتا نہیں۔ اُسی طرح بے انتہا روزی جو وہ تم کو دیتا ہے جس سے تمہاری زندگی بسر ہوتی ہے اور تم عیش کرتے ہو کم نہیں ہوتی۔ لہٰذا جو شخص شکر کرتا ہے خدا اس کی نعمتیں زیادہ کرتا ہے اور وہ جزا دینے والا اور دانا ہے۔ وائے ہو تم پر اے مزدورو! بُری مزدوری کو پورا کر کے دم لیتے ہو اور اپنے پروردگار کی دی ہوئی روزی کھاتے ہو اُس کے عطا کئے ہوئے کپڑے پہنتے ہو اس کی زمین میں مکانات بنا کر رہتے ہو اور جو عمل اُس خداوند جلیل نے تم کو بتایا ہے اس کو ضائع کرتے ہو عنقریب وہ تم سے عمل طلب کریگا جن کو تم خراب و برباد کر چکے ہو پھر تم پر وہ عذاب

نازل کرے گا جو تمہاری ذلت و رسوائی کا باعث ہو گا اور حکم فرمائیگا کہ تمہاری گردنیں جڑ سے کاٹ ڈالی جائیں اور تمہارے ہاتھ بند سے جدا کر دیئے جائیں اور تمہارے جسم راستوں میں پڑے رہیں تا کہ تمہاری حالت سے پرہیزگار لوگ نصیحت حاصل کریں اور تم ظالموں کے لئے عبرت کا سبب بنو۔ وائے ہو تم پر اے بدکردار عالمو! اپنے دلوں میں یہ مت جا گزیں کر لو کہ خدا نے تمہاری موت میں اس لئے تاخیر کر رکھی ہے کہ تمہارے واسطے کبھی موت بھیجے ہی گا نہیں۔ بہت جلد تم کو موت آئے گی اور تم کو تمہارے مکانوں سے نکال لے جائے گی لہٰذا آج ہی (اسی وقت) خدا کی دعوت کو اپنے کانوں میں جگہ دو اور اسی روز سے اپنی جانوں پر رونا شروع کر دو اور اسی وقت سے اپنے گناہوں پر زاری کرنے لگو اور آج ہی اپنے سفر آخرت کی تیاری میں مشغول ہو جاؤ اور اپنے پروردگار کی بارگاہ میں توبہ کرنے لگو۔ تم سے سچ کہتا ہوں جس طرح بیمار لذیذ کھانوں کو دیکھتا ہے اور اس کی جانب رغبت نہیں کرتا اگر کھا بھی لیتا ہے تو اُس کے لئے اس کا مزہ خوشگوار نہیں ہوتا اُس درد و بیماری کے سبب سے جس میں وہ مبتلا ہوتا ہے اسی طرح جس کے دل میں دُنیا کی محبت کی بیماری ہوتی ہے عبادت سے لذت حاصل نہیں کر سکتا اور عبادت معبود کی شیرینی کو نہیں سمجھ سکتا اس لئے کہ محبتِ دُنیا نے اس کو رنجور کر رکھا ہے جس طرح بیمار کو اس دوا کی تعریف شفا کی امید پر اچھی معلوم ہوتی ہے جو طبیب اس سے بیان کرتا ہے اور جب اس کی تلخی اور بدمزگی کا خیال آتا ہے تو (اس کے استعمال کو جی نہیں چاہتا اور پھر) شفا مکدر ہو جاتی ہے اُسی طرح اہل دُنیا کو اس کے حسن اور طرح طرح کی لذتوں سے مسرت حاصل ہوتی ہے اور جب اچانک موت آجانے کا خیال آجاتا ہے تو اُن کے عیش و آرام مکدر و بے مزہ ہو جاتے ہیں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام انسان ستاروں کو دیکھتے ہیں لیکن اُن سے (ہر ایک) ہدایت (صحیح راستہ) نہیں پاتا سوائے اس کے جو اُس کی رفتار اور منزلوں اور حرکتوں سے واقف ہوتا ہے اُسی طرح تم علوم حق اور حکمت کا درس دیتے ہو لیکن ہدایت کوئی نہیں پاتا سوائے اس کے جو اس پر عمل کرتا ہے۔ وائے ہو تم پر اے دُنیا کے

بندو! گندم کو خوب صاف و پاک کرتے ہو اور اس کا آرد تیار کرتے ہو تاکہ اس کی لذت حاصل کرو اور اس کا کھانا تمہارے لئے مفید و گوارا ہو اسی طرح اپنے ایمان کو ریا و شک و شبہ کے کوڑے کرکٹ سے پاک کر کے خالص کیوں نہیں کرتے اور اعمال صالحہ سے اس کو کامل کیوں نہیں کرتے تاکہ اس کی حلاوت تم کو حاصل ہو اور اس کا نتیجہ تم کو فائدہ بخشے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر چیڑ کا تیل جو نہایت بدبودار تیل ہوتا ہے اس کا چراغ تم کو اندھیری رات میں مل جائے تو بے شبہ تم اس کی روشنی (کو غنیمت سمجھو گے اور اس) سے فائدہ اُٹھاؤ گے اس وقت تک تم کو اس کے تیل کی بدبو نہ روکے گی اسی طرح سزاوار اور مناسب ہے کہ علم حق و حکمت (کی روشنی) حاصل کرلو جس کے پاس بھی تم کو مل جائے یہ امر تم کو مانع نہ ہونا چاہئے کہ وہ خود اس پر عمل نہیں کرتا۔ وائے ہو تم پر اے بدکردار بندو! تم صاحبان حکمت کے مانند نہیں ہو کہ عقل سے حق سمجھو اور صاحبان تحمل کے مثل نہیں ہو کہ اپنے مسائل دین سے (خود غور و فکر کر کے) واقف ہو جاؤ اور صاحبان علم کے مانند نہیں ہو کہ علوم الٰہی سے دانا بن جاؤ۔ نہ پرہیز گار غلاموں کی طرح ہو نہ بزرگ آزادوں کے مانند جو بندگی کے سبب تعلقات نفسانی سے آزاد ہو چکے ہیں۔ بہت قریب ہے وہ وقت کہ دُنیا تم کو جڑ سے اُکھیڑ کر منہ کے بل گرادے اور تمہاری ناک خاک مذلت پر رگڑ دے۔ اور تمہارے گناہ تمہارے سر کے بالوں کو پکڑ کے کھینچیں اور تمہارا علم تمہاری گردن پر ضرب لگائے یہاں تک کہ تم کو برہنہ اور اکیلے سزا و جزا دینے والے بادشاہ کے سامنے حاضر کریں اور وہ تم کو تمہاری بداعمالیوں کی سزا دے۔ اے دُنیا کے بندو! تم کو دانائی (و علم) کے سبب سے (جو تم کو دیدیا ہے) تمام خلائق پر بادشاہی نہیں دی گئی کیونکہ تم نے اپنے علم کو پس پشت ڈال دیا اور اُس پر عمل نہیں کرتے اور دُنیا کی جانب (ہمہ تن) مڑ گئے ہو اور دنیاوی اغراض کے واسطے حکم کرتے ہو اور دُنیا حاصل کرنے کے لئے ارادہ کرتے ہو اور آخرت کے عوض دُنیا اختیار کر رکھی ہے اور دُنیا آباد کرتے ہو تاکہ دُنیا والوں میں سے ایک تم بھی بن جاؤ اور خدا کا کوئی حق تمہارے

اوپر (گویا) نہیں ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ آخرت کی عزت اور مرتبہ تک ہرگز نہیں پہنچ سکتے جب تک دُنیا کی وہ چیز نہ ترک کرو جس کو دوست رکھتے ہو لہٰذا توبہ و استغفار کو کل پر مت اُٹھا رکھو کیونکہ کل کے آنے میں ایک رات اور ایک دن باقی ہیں اور خدا کا حکم (موت) اول و آخر روز ہی میں بندوں تک پہنچ جاتا ہے تو کیسے سمجھ سکتے ہو کہ کل زندہ رہو گے اور توبہ کا موقع تم کو مل جائے گا۔ سچ کہتا ہوں کہ چھوٹے گناہ جن کو لوگ حقیر سمجھتے ہیں شیطان کے جال اور کمند ہیں جو تم کو حقیر اور چھوٹا دکھاتا اور سمجھاتا ہے جس کی تم پروا نہیں کرتے اور جب وہ اکٹھا ہو جاتے ہیں تو وہی گناہ بہت زیادہ ہو جاتے ہیں اور تم کو پست اور ہلاک کر دیتے ہیں۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ اپنی غلط تعریف اور دین کے معاملہ میں اپنے نفس کو پاک سمجھنا اور اپنی مدح کرنا تمام برائیوں کی جڑ ہے اور دُنیا کی محبت ہر گناہ کا سر ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ آخرت کے مدارج و بزرگی میں اور دُنیا کے حوادث اور بلاؤں (کے دور کرنے) میں مددگار نماز سے بہتر کوئی عمل نہیں جس پر مداومت کرو اور کوئی عمل انسان کو خدا سے نزدیک تر نہیں کرتا سوائے نماز کے، لہٰذا ہمیشہ پڑھتے رہو کیونکہ ہر عمل خیر سے جو بندہ کو خدا سے قریب کرتا ہے نماز بہتر ہے اور خدا کے نزدیک بلند تر ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ مظلوم جس نے اپنے قول و عمل سے اور دل میں اس کینہ کے سبب سے جو اپنے ظلم کرنے والے کی طرف سے رکھتا ہے۔ ظالم سے انتقام نہ لیا ہو اُس (مظلوم) کے ہر عمل کا ملکوت آسمان میں ثواب عظیم ہے۔ بتاؤ کہ تم میں سے کسی نے ایسی روشنی دیکھی ہے جس کا نام تاریکی ہو یا ایسی تاریکی دیکھی ہے جس کا نام روشنی ہو؟ اسی طرح کسی بندہ کے واسطے ممکن نہیں کہ وہ مومن بھی ہو اور کافر بھی ہو دُنیا بھی اختیار کرنے والا ہو اور دین بھی۔ کیا کسی کو تم نے دیکھا ہے کہ جو بوئے اور گندم کاٹے یا گندم بوئے اور جو کاٹے؟ اسی طرح ہر بندہ آخرت میں وہی پائے گا جو دُنیا میں بوئے گا۔ اُس کو اُسی کا بدلہ ملے گا جو دُنیا میں کئے ہو گا۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ لوگ علم حکمت میں دو طرح کے ہیں ایک وہ جو حکمت کو اپنے قول سے مضبوط کرتے ہیں اور اپنے عمل سے ضائع

کرتے ہیں دوسرے وہ حکمت (عقل کی باتیں) اپنے اقوال سے محکم کرتے ہیں اور اپنے کردار و اعمال سے اپنے اقوال کی تصدیق کرتے ہیں ان دونوں کے درمیان کتنا زیادہ فرق ہے۔ کیا کہنا ہے علمائے باعمل کا اور کس قدر افسوس ہے علمائے گفتار (باتونی) پر۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو اپنے کھیتوں سے بیکار گھاس وغیرہ صاف نہیں کرتا اور وہ بڑھتی رہتی ہے تو آخر اس کی زراعت کو برباد کر دیتی ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنے دل سے دُنیا کی محبت نہیں نکالتا اُس کی جڑیں مضبوط ہوتی جاتی ہیں۔ آخر کار اُس کے تمام دل پر چھا جاتی ہیں پھر اس کو آخرت کی محبت کا مزہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اے دُنیا کے بندو! اپنے معبود کی مسجدوں کو اپنے بدنوں کا قید خانہ بنالو اور اپنے دلوں کو تقویٰ و پرہیز گاری کا مسکن قرار دے لو اپنے دلوں کو خواہشوں کا محل وماویٰ مت بناؤ۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے جو شخص بلاؤں میں فریاد و فغاں بہت کرتا ہے اُس کے دل میں دُنیا کی محبت بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اور جو شخص بلاؤں میں صبر زیادہ کرتا ہے وہ بڑا زاہد ہے۔ اے علمائے بدکردار تم پر وائے ہو کیا تم مردہ نہ تھے اور خدا نے تم کو زندہ کیا جب اُس نے تم کو علم و کمال کے ذریعہ زندہ کیا تو تم اُس پر عمل کرنے کے لئے مردہ ہو گئے۔ تم پر پھٹکار ہو کیا تم جاہل اور ناکارہ نہ تھے اُس نے تم کو علم عطا فرمایا (اور بزرگ بنایا) جب اُس نے تم کو علم عطا فرمایا تو تم اُسی کو بھول گئے۔ کیا تم تہذیب و ادب سے بے بہرہ نہ تھے اُس نے تم کو نیک طریقے بتائے اور جب تم آداب حسنہ سیکھ گئے پھر اپنی جہالت و حماقت کی جانب پلٹ گئے۔ تم پر افسوس ہے کیا تم گمراہ نہ تھے اُس نے تمہاری ہدایت فرمائی اور جب اُس نے تمہاری ہدایت کر دی تو پھر تم گمراہ ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم اندھے نہ تھے اُس نے تمہاری ہدایت فرمائی اور جب اُس نے تمہاری ہدایت کر دی تو پھر تم گمراہ ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم اندھے نہ تھے اُس نے تم کو بینا کیا اور جب بینا ہو گئے پھر اندھے ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم بہرے نہ تھے اُس نے تم کو سُننے والا بنایا جب تم سُننے والے ہو گئے تو پھر بہرے بن گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم گونگے نہ تھے اُس نے تم کو گویا بنایا جب تم بولنے والے ہو گئے تو حق

بولنے سے پھر گونگے بن گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم نے خدا سے فتح و نصرت طلب نہیں کی۔ جب اُس نے تمہاری مدد کی تو تم اُسی سے پھر گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم لوگوں کے درمیان ذلیل نہ تھے خدا نے تم کو عزت و بلندی عطا کی۔ پھر تو خود کمزوروں پر جبر و ظلم کرنے لگے اور حد سے بڑھ گئے اور خدا کی نافرمانی میں مشغول ہو گئے۔ وائے ہو تم پر کیا تم زمین میں ضعیف و ناتواں نہ تھے اور ڈرتے نہ تھے۔ اس بات سے کہ لوگ تم کو اپنا غلام بنالیں۔ خدا نے تمہاری مدد کی تم کو قوت عطا کی تو تم فخر و غرور کرنے لگے تو تم پر افسوس ہے قیامت کے روز تمہاری کیسی ذلت و خواری ہو گی۔ وائے ہو تم پر اے علمائے بد عمل کہ دہریوں کے سے اعمال کرتے ہو اور اُن کے مرتبہ کی امید رکھتے ہو خدا نے بہشت کو جن کی میراث قرار دے دی ہے اور مامون و مصئون لوگوں کی طرح خدا کی عقوبت سے مطمئن ہو رہے ہو گویا خدا کا حکم تمہاری مرضی و خواہش کے مطابق ہو گا۔ تم مرنے کے لئے دُنیا میں آئے ہو۔ مکانات برباد ہونے کے لئے بناتے ہو اور جو کچھ جمع کرتے ہو اپنے وارثوں کے لئے کرتے ہو۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ (میرے بھائی) موسیٰؑ نے تم کو تاکید فرمائی تھی کہ خدا کی جھوٹی قسم مت کھایا کرو اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا کی نہ جھوٹی قسم کھاؤ نہ سچی بلکہ جو کچھ کہو بغیر قسم کے سچ کہو۔ اے بنی اسرائیل ترکاریاں اور جو کی روٹیاں کھاؤ میں تم کو گیہوں کی روٹی سے پرہیز کرنے کی نصیحت کرتا ہوں کیونکہ ڈرتا ہوں کہ تم سے اس کا شکر ادا نہ ہو سکے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو سخن بد (کسی کے حق میں) کہو گے اُس کا جواب قیامت میں (ضرور) تم کو سننا پڑے گا۔ اے بد کردارو! تم میں سے جو خدا کی بارگاہ میں قربانی پیش کرنا چاہے اور اگر اس سے کوئی بندہ مومن ناراض ہو تو چاہئے کہ پہلے وہ اُس کو راضی کرے پھر آکر قربانی کرے تاکہ اس کی قربانی مقبول ہو۔ اے بد اعمالو! اگر کوئی تمہاری چادر چھین لے تو اپنا پیراہن بھی اُسی کو دیدو اگر کوئی شخص تمہارے رخسار پر ایک طرف طمانچہ مارے تو دوسرا رخسار بھی اُس کے سامنے کر دو۔ اگر تم سے کوئی زبردستی ایک میل تک بوجھ ڈھلوائے تو اپنی خوشی سے

ایک میل تک اور اُس کا بوجھ پہنچادو۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم کو تمہاری ظاہری بہتری اور صفائی کیا فائدہ دے سکتی ہے جبکہ تمہارا باطن فاسدہ گندہ ہو۔ اور تمہارے جسم کو خوشبو کیا نفع بخشے گی جبکہ تمہارا قلوب اخلاق ذمیمہ سے بدبودار ہو اور تم کو کیا فائدہ دے سکتی ہے جبکہ تمہارے جلدوں کی پاگیزگی جبکہ تمہارے دل گناہوں سے ملوث ہوں۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم چھلنی کے مانند مت بنو جو باریک آٹے کو تو باہر نکال دیتی ہے اور بھوسی اور تنکے اپنے گھیرے میں محفوظ رکھتی ہے اُسی طرح تم نیک باتیں اور کلمات عقل و حکمت زبان سے نکالتے ہو اور کینہ اور صفات ذمیمہ اور فاسد ارادے دل میں محفوظ رکھتے ہو۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ پہلے اپنے دلوں سے برائیاں دُور کرو اس کے بعد نیک اعمال بجالاؤ تاکہ تم کو فائدہ حاصل ہو کیونکہ جب خیر و شر کو یکجا جمع کروگے خیر سے تم کو فائدہ نہیں ہوسکتا۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو شخص دریا میں داخل ہوتا ہے اُس کے کپڑے ضرور تر ہو جاتے ہیں خواہ کتنی ہی کوشش کرے کہ پانی سے بچائے رکھے اسی طرح جو شخص دُنیا سے محبت کرتا ہے گناہ سے اپنے کو محفوظ نہیں کرسکتا۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو راتوں کو بستر پر لیٹ کر نہیں سوتے بلکہ اپنے پروردگار کی عبادت میں اُٹھ کر مشغول ہو جاتے ہیں اُن کیلئے قیامت میں تور دائمی ہوگا اس لئے کہ تاریک راتوں میں اپنے پیروں پر کھڑے ہو کر مسجدوں میں اپنے پروردگار سے گریہ وزاری کے ساتھ مناجات کرتے ہیں اس امید پر کہ قیامت کی سختیوں سے نجات ملے گی۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ دُنیا ایک کھیت ہے جس میں لوگ شیریں و تلخ اور خیر و شر بوتے ہیں۔ قیامت کے روز خیر کا انجام نفع بخش ہے اور شر کا نتیجہ سوائے درد و تکلیف و مصیبت کے کچھ نہ ہوگا۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ عقلمند لوگ جاہلوں کے حالات سے نصیحت حاصل کرتے ہیں اور جہلا اُسوقت سمجھتے ہیں جس وقت سمجھنا اور عبرت حاصل کرنا کچھ فائدہ نہیں دے سکتا۔ تم سے سچ کہتا ہوں اے دُنیا کے بندو! نہ تم دُنیا کو دوست رکھتے ہو نہ آخرت کو کیونکہ اگر دُنیا کو چاہتے تو وہ عمل کرتے جس سے دُنیا میں فلاح حاصل ہوتی

اور اگر آخرت کو اچھا سمجھتے تو اُس شخص کے سے اعمال بجالاتے جو آخرت کو دوست رکھتا ہے۔ اے دُنیا کے بندو! جب تمہارے عیوب تم کو بتائے جاتے ہیں تو تم آزردہ ہوتے ہو اور بُرا مانتے ہوا اور جب وہ چند اچھائیاں تمہاری طرف منسوب کی جاتی ہیں جو حقیقت میں تمہاری ذات میں نہیں ہیں تو خوش ہوتے ہو، یاد رکھو کہ شیطانوں نے کہیں ایسا گھر نہیں بنایا جیسا تمہارے دلوں میں گھر کرر کھاہے، سمجھ لو کہ خدا نے تم کو دُنیا اس لئے دی ہے کہ اُس میں آخرت کے لئے عمل کرو اس لئے نہیں کہ آخرت سے تم کو بیگانہ کردے اور دُنیا کی نعمتیں اس لئے تم پر کھول رکھی ہیں تا کہ تم سمجھو کہ خدا نے ان نعمتوں کے ذریعہ اپنی عبادت پر مدد دی ہے گناہوں پر اعانت کے لئے نہیں بخشی ہیں۔ دُنیا میں اپنی اطاعت کا حکم دیا ہے معصیت و نافرمانی کا نہیں۔ دُنیا میں حلال (روزی حاصل کرنے) کی تاکید فرمائی ہے حرام کی نہیں۔ اور روزی کشادہ کی ہے تا کہ تم ایک دوسرے کے ساتھ بھلائی کرو۔ عداوت و دشمنی کے لئے نہیں۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ آخرت کا ثواب (اور نعمتیں) ہر شخص تم میں سے چاہتا ہے لیکن اُسی کو میسر ہوگا جو اُس کے لئے عمل کرے گا۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ درخت اپنے عمدہ پھلوں کے سبب سے کامل ہوتا ہے اُسی طرح دین حرام امور کے ترک کرنے سے کامل ہوتا ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ دانہ نہیں اُگتا مگر پانی اور مٹی کے ساتھ۔ اُسی طرح ایمان نہیں قائم رہتا مگر علم و عمل کے ساتھ۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس طرح پانی آگ کو بُجھا دیتا ہے اسی طرح تحمل و برداشت آتش غضب کو مٹا دیتا ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ آگ پانی ایک برتن میں جمع نہیں ہو سکتے اُسی طرح دانائی اور زبانی انکساری ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ بارش بغیر بادل کے نہیں ہوتی اُسی طرح وہ عمل جو خوشنودی خدا کا باعث ہے بغیر دل کی طہارت کے صادر نہیں ہوتا۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس طرح آفتاب ہر شے کے لئے روشنی دیتا ہے۔ اُسی طرح حکمت دل کی روشنی کا باعث ہوتی ہے اور تقویٰ وپرہیز گاری حکمت کی جڑ ہے اور حق وراستی ہر شے کی درگاہ ہے اور رحمت خدا ہر حق وراستی کی درگاہ ہے

اور رحمت خدا کی کنجی دعاوزاری و عمل ہے تو کیونکر بغیر کنجی کے کوئی دروازہ کھل سکتا ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ عقلمند آدمی وہی درخت بوتا ہے جو پسند کرتا ہے اور اُسی گھوڑے پر سوار ہوتا ہے جسے اچھا سمجھتا ہے اسی طرح صاحب فہم مومن وہی عمل کرتا ہے جو اُس کا پروردگار پسند کرتا ہے۔ تم سچ کہتا ہوں کہ تلوار کی اصلاح اور اس پر جلا صیقل سے ہوتی ہے اُسی طرح کلام حکمت دل پر صیقل کرتا ہے اور اُس کو جلادیتا ہے اور کلامِ حکمت سمجھدار دل کو زندہ کرتا ہے جس طرح پانی زمین مردہ کو زندہ کرتا ہے حکمت دلِ دانا کے لئے نور کے مانند ہے جس کے ذریعہ سے تاریکی میں لوگوں کے درمیان راستہ چلتا ہے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُس شخص کو کلام حق سمجھانے سے جو نہیں سمجھتا ہے پہاڑوں سے پتھر نکال کر دوسری جگہ لے جانا زیادہ آسان ہے اور کوشش کرنا یہ کہ اُس پر کلام حق اثر کرے ایسا ہے جیسے پتھر کو پانی میں گھسنا کہ نرم ہو جائے اور اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص قبرستان والوں کے لئے (مرُدوں کے واسطے) کھانا لے جائے تاکہ وہ لوگ کھائیں۔ خوشا حال اُس شخص کا جو زیادہ بات کرنے سے جس میں فائدہ نہ ہو ڈرتا ہے اس لئے کہ خدا غضبناک نہ ہو اور اُن لوگوں کے نیک اقوال کی آرزد نہیں کرتا جب تک کہ اُن کے نیک اعمال کو نہیں سمجھتا۔ کیا کہنا ہے اُس کا جو علماء کی تعظیم ان کے علم کی وجہ سے کرتا ہے اور اُن کے ذاتی معاملات سے غرض نہیں رکھتا اور جاہلوں کو ان کی جہالت کے سبب سے حقیر سمجھتا ہے اور اُن کی ہمنشینی پسند نہیں کرتا لیکن اُن کو اپنے پاس اس لئے بٹھاتا ہے تاکہ ان کو علم سکھائے۔ تم سے سچ کہتا ہوں اے میرے حواریو! آج تم لوگوں میں مرُدوں کے درمیان زندوں کے مانند ہو تو مرتے ہو ایسی موت پر جو ایسے زندہ لوگوں کی ہوتی ہے جو خواہشات نفس کے سبب حق تعالیٰ سے دُور رہتے ہیں۔

حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ خداوند کریم فرمایا ہے کہ میرا مومن بندہ اس بات سے غمگیں ورنجیدہ ہوتا ہے کہ میں دُنیا کو اس کی طرف سے پھیر دیتا ہوں حالانکہ میرے نزدیک اُس

کا یہ حال سب سے زیادہ پسندیدہ ہے اور اس حال میں وہ مجھ سے زیادہ قریب ہوتا ہے اور وہ اُس وقت خوش ہوتا ہے جبکہ دُنیا اس پر کشادہ کر دیتا ہوں حالانکہ میں اس حال کو اور ایسے لوگوں کو دشمن رکھتا ہوں اور ایسے لوگ مجھ سے بہت دور رہتے ہیں۔

منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کے درمیان خطبہ پڑھا اور فرمایا اے بنی اسرائیل جاہلوں سے سخن حکمت مت کہو کیونکہ حکمت پر ظلم ہوگا اور جو لوگ اُس کے اہل اور سمجھے کے لائق ہیں اُن سے کلام حکمت مت روکو ورنہ اُن پر ظلم کروگے اور ظالم کی اُس کے ظلم پر مددمت کرو ورنہ تمہارا افضل وشرف ضائع ہو جائے گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ حواریوں نے حضرت عیسیٰؑ سے عرض کی کہ اے نیکیوں کے معلم بتایئے کہ کون چیز سب سے زیادہ سخت ہے فرمایا زیادہ سخت بلکہ تمام شدائد سے بہت زیادہ شدید خدا کا غضب ہے پوچھا کس بات سے خدا کے غضب سے بچ سکتے ہیں فرمایا اس کے بندوں پر غضب نہ کرو پوچھا غضب کی ابتدا کیا ہے اور کس چیز سے پیدا ہوتا ہے فرمایا تکبر اور جبر اور لوگوں کو حقیر سمجھے سے۔ اسطرح ایک اور روایت کے مطابق حضرت عیسیٰؑ اپنے اصحاب سے فرماتے تھے کہ اے فرزندان آدمؑ دُنیا سے خدا کی جانب بھاگو اور اپنے دلوں کو دُنیا کی محبت سے خالی کرو کیونکہ دُنیا تمہارے لئے مناسب نہیں اور سزاوار نہیں ہے اور نہ تم دُنیا کے لائق ہو نہ تم دُنیا کے لئے باقی رہوگے نہ دُنیا تمہارے واسطے باقی رہے گی۔ دُنیا فریب دینے والی اور مصائب میں مبتلا کرنے والی ہے اور فریب خوردہ وہ جو دُنیا کے دھوکے میں آجائے اور نقصان میں وہ ہے جو دُنیا سے مطمئن ہو جائے اور ہلاک وہ ہوا جس نے دُنیا کو دوست رکھا اور اُس کے حاصل کرنے کی خواہش کی۔ خدا اللہٰذا اپنے پیدا کرنے والے سے توبہ کرو اور اپنے پالنے والے کے عذاب سے پرہیز کرو اور اُس روز سے خوف کرو جس روز باپ بیٹے کا اور بیٹا باپ کا فدیہ نہیں ہو سکتا۔ تمہارے آباؤاجداد کہاں ہیں۔ تمہاری مائیں کہاں ہیں۔ تمہارے بھائی اور بہنیں کہاں ہیں۔ تمہارے لڑکے بالے کہاں ہیں۔ کارکنانِ قضاد قدر نے ان کو آخرت

کی جانب بلایا۔ انہوں نے ان کی دعوت قبول کی اور چلے گئے۔ لوگوں نے ان کو مٹی کے سپرد کردیا۔ وہ سب مُردوں کے ہمسایہ ہوگئے اور فنا ہونے والوں میں شامل ہوگئے اور دُنیا سے رخصت ہوگئے اپنے دوستوں سے جُدا ہوگئے اور محتاج ہوگئے سوائے اُس کے جو پہلے سے آخرت کو بھیج چکے تھے اور لاپرواہوگئے اُس سے جو دُنیامیں چھوڑ گئے۔ ہر چند تم کو نصیحت کی جاتی ہے ملامت کی جاتی ہے مگر تم بھولے ہوئے ہو غفلت اور لہو دلعب میں مصروف ہو دُنیامیں تمہاری مثال حیوانوں کی سی ہے۔ تمہاری کوششیں شکم پُری اور نفس پروری میں مصروف ہیں کیاخدا سے شرم نہیں کرتے ہو جس نے تم کو پیدا کیا ہے حالانکہ اُس نے گنہگاروں کو جہنم کی آگ سے ڈرایا ہے اور تم جہنم کے عذاب کی تاب و طاقت نہیں رکھتے اور اُس نے اطاعت کرنے والوں سے اپنی بہشت اور ہمسائیگی کا وعدہ فرمایا ہے لہٰذا خدا کے وعدہ کی جانب رغبت کرو اور اپنے تئیں اس کی رحمت کے لائق بناؤ اپنے ساتھ انصاف کرو۔ دوسروں پر ظلم مت کرو۔ اپنے سے کمزوروں پر مہربانی کرو محتاجوں کی دستگیری کرو۔ خدا سے اپنے گناہوں سے توبہ کرو توبہ نصوح کہ پھر گناہوں کی طرف رُخ نہ کروگے۔ نیکوکار بندے بن جاؤ۔ بادشاہان جبّار مت بنو اور نہ ظالموں، سرکشوں اور فرعونوں کی طرح ہو جنہوں نے اُس پروردگار سے سرکشی کی جس نے موت کے ذریعہ اُن پر قہر فرمایا جو جباروں کا جبار اور آسمانوں اور زمینوں کا پروردگار اور گذشتہ اور آئندہ لوگوں کا خدا اور روز قیامت کا بادشاہ ہے جس کا عذاب شدید اور عقاب دردناک ہے۔ اُس کے عذاب سے کوئی ظالم نجات نہیں پاسکتا اور اُس کے تحت قدرت سے کوئی شے باہر نہیں نکل سکتی اور اُس کے علم سے کوئی چیز پنہاں نہیں ہوسکتی اور اُس سے کوئی امر پوشیدہ نہیں رہ سکتا۔ اُس کا علم ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اُس نے ہر شخصکو اپنی منزل میں جگہ دے رکھی ہے یعنی یا بہشت میں یا دوزخ میں۔ اے فرزند آدمؑ ناتواں اُس سے کہاں بھاگتا ہے جو تاریکی شب اور روز روشن میں تجھے بلالیتا ہے اور جس حال میں تو ہو تجھے گرفت کرلیتا ہے تو ہر آن اُس کے تحت قدرت میں ہے جس

نے نصیحت کی اور جس نے نصیحت سُنی وہ دونوں رستگار ہیں۔

منقول ہے کہ انجیل میں لکھا ہے کہ جناب عیسٰیؑ نے فرمایا کہ لوگو تم سے سُنا جو کچھ گذرے ہوئے لوگوں سے کہا گیا کہ زنا مت کرو اور میں کہتا ہوں کہ جس شخص نے کسی عورت کو دیکھا اور اُس کے دل میں اُس عورت کی خواہش پیدا ہوئی تو گویا اُس نے اس کے ساتھ زنا کی۔ اور اگر تیری داہنی آنکھ خیانت کرے اور حرام کی جانب متوجہ ہو (کسی نامحرم کو دیکھے) تو آنکھوں کو نکال کر پھینک دے کیونکہ ایک عضو کا کم ہو جانا اُس سے بہتر ہے کہ تمام عضو جہنم میں جائے۔ تم سے سچ کہتا ہوں کہ اہتمام مت کرو کہ کیا کھائیں اور کیا پئیں کیا نفس بدن سے اور بدن لباس سے بہتر نہیں لہٰذا اپنے جسم اور جان کو عذاب جہنم سے نجات دلاؤ۔ پرندوں کو دیکھو جو نہ کھیتی کرتے ہیں نہ فصل کاٹتے ہیں نہ روزی کا غم کھاتے ہیں تمہارا بلند شان پروردگار ان کو روزی دیتا ہے کیا تم اُن سے بہتر نہیں ہو۔ تم میں سے کون ہے جو ایک گز کپڑا اپنے جسم پر ڈال سکے لہٰذا اپنے پہننے کا غم کیوں کھاتے ہو جس نے تمہارے جسم کو بنایا ہے اُسی نے تمہارے لئے لباس بھی مقدر فرمایا ہے۔ ایک جگہ حضرت نے فرمایا کہ جس کو اپنی فکریں زیادہ ہوتی (ہیں) اُس کا جسم بیمار ہوتا ہے جس کی عادتیں اُس کے نفس (خواہشات) کے اختیار میں ہوتی ہیں وہ اُس کے لئے وبال جان ہوتی ہیں جو باتیں زیادہ کرتا ہے اُس سے خطا اور لغزش بے انتہا ہوتی ہے۔ جو جھوٹ زیادہ بولتا ہے اُس کا حسن و جمال زائل ہو جاتا ہے اور جو شخص بحث و تکرار زیادہ کرتا ہے مروّت و ہمّت مردانہ اُس کی مٹ جاتی ہے اور وہ عزّت و وقار سے محروم ہو جاتا ہے۔

منقول ہے کہ انجیل میں لکھا ہوا ہے کہ وہ علم مت حاصل کرو جس پر عمل نہ کرو کیونکہ جب اُس پر عمل نہیں کیا جاتا تو خداوہ علم صاحبِ علم سے برطرف وزائل کر دیتا ہے۔ ایک روز عیسٰیؑ نے حواریوں سے فرمایا کہ دُنیا ایک پُل ہے جس پر سے گذر جاؤ اس پر عمارتیں تعمیر مت

کرو۔ منقول ہے کہ عیسیٰؑ نے کہاز روما ل دین کا در وہے اور عالم اس کا طبیب و معالج دین ہے جب دیکھو کہ عالم درد کو خود اپنی طرف کھینچتا ہے اس کو اپنا ہمدر د مت سمجھو اور جان لو کہ جب اس کو اپنا غم نہیں تو دوسروں کا خیر خواہ کب ہو سکتا ہے۔ اور دوسری معتبر حدیث میں فرمایا کہ کیا کہنا اُس کا جس کی خاموشی خدا کی صنعتوں میں غور و فکر کا باعث ہو اُس کی نگاہ عبرت سے دیکھنے والی ہو وہ خود اپنے گھر کا ملازم ہو اپنے گناہوں پر بہت روتا ہو اور لوگ اُس کے ہاتھ اور زبان سے محفوظ رہتے ہوں۔ خدا نے وحی فرمائی کہ اے عیسیٰؑ اپنی آنکھوں کے آنسو اور اپنے دل ک خشوع مجھے دو اور جس وقت اہل باطل ہنس رہے ہوں تم (یاد آخرت سے) محزون و مغموم رہو اور قبروں پر کھڑے ہو کر مردوں کو پکارو شاید تم کو اُن سے نصیحت حاصل ہو اور اُن سے کہو کہ میں بھی تم سے ملحق ہونے والا ہوں اور دوسری معتبر حدیث میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنے اصحاب کو موعظہ فرمایا کہ تم لوگ دُنیا کے لئے عمل کرتے ہو حالانکہ اس میں روزی بغیر عمل کے تم کو ملتی ہے (یعنی ضامن روزی خود خدا ہے) اور آخرت کے لئے عمل نہیں کرتے حالانکہ وہاں بغیر عمل کے روزی نہیں مل سکتی (جو اسی دُنیا میں کرنا ہو گا) وائے ہو تم پر اے علمائے بد، کام نہیں کرتے اور اُجرت لیتے ہو۔ بہت جلد صاحب عمل تم سے اپنے (پسندیدہ) اعمال طلب کرے گا اور بہت جلد دُنیا سے اندھیری قبر میں جاؤ گے۔ کیونکہ علم والا وہ شخص ہو سکتا ہے جس کی بازگشت آخرت کی جانب ہو اور وہ دُنیا میں مشغول ہو اور جو امور اُس کو نقصان پہنچانے والے ہیں اُنہی کو زیادہ پسند کرتا ہے اُن امور سے جو نفع بخش ہیں۔ ایک اور جگہ منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سے لوگوں نے پوچھا اے روح اللہ آپ کا کیا حال ہے فرمایا میں نے صبح کی ایسی حالت میں کہ میرا پروردگار میرا نگران و میرے حالات سے باخبر ہے جہنم کی آگ میرے سامنے ہے اور موت میری تاک میں ہے اور جو کچھ آرزو رکھتا ہوں اس کو حاصل کرنے پر قادر نہیں ہوں اور جو باتیں میں پسند نہیں کرتا ان کے دور کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہٰذا کون فقیر مجھ سے زیادہ فقیر اور زیادہ بیچارہ ہو سکتا ہے۔ منقول

ہے کہ خدا نے حضرت عیسیٰؑ کی جانب وحی کی کہ میری بندگی میں کوشش کرو اور میری عبادت ترک مت کرو کیونکہ میں نے تم کو بغیر باپ کے پیدا کیا تاکہ تمام عالم کے لئے تم میری ایک نشانی قرار پاؤ۔ بنی اسرائیل کو آگاہ کر دو جو مجھ پر اور میرے رسول امیؐ (پیغمبر آخر الزماں) پر ایمان لائے ہیں جس کی نسل اُن مبارک خاتون سے قائم ہو گی جو تمہاری ماں (مریمؑ) کے ساتھ ہو گی کہ بہشت میں طوبیٰ اُس کے لئے ہے جو اُس (رسول) کے زمانہ میں ہو اور اس کی باتیں سنے (اور عمل کرے) عیسیٰؑ نے عرض کی پالنے والے طوبیٰ کیا ہے۔ ارشاد رب العزت ہوا کہ طوبیٰ بہشت میں دو درخت ہے جس کے نیچے ایک چشمہ ہے جو شخص اُس سے ایک گھونٹ پی لے کبھی پیاسا نہیں ہوتا۔ عیسیٰؑ نے کہا پالنے والے اُس میں سے ایک گھونٹ مجھے عطا فرما۔ ارشاد ہوا اے عیسیٰؑ جب تک وہ پیغمبرؐ (آخر الزماں) نہ پی لے تمام پیغمبروں پر اُس کا پینا حرام ہے اور تمام امتوں پر داخل بہشت ہونا حرام ہے جب تک اُس پیغمبر کی اُمت نہ داخل ہو جائے۔ ایک اور جگہ منقول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے جناب جبرئیلؑ سے پوچھا کہ قیامت کت برپا ہو گی تو جناب جبرئیلؑ قیامت کی دہشت سے کانپنے لگے اور بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے کہا اے روح اللہ میں بھی مثل آپ کے نہیں جانتا اور قیامت کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ اچانک اور بے خبر آجائے گی۔ ایک اور حدیث کے مطابق حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ میں نے بیماروں کی دوا کی سب نے بقدرت خدا شفا پائی اور اندھے اور مبروص کا علاج کیا خدا کے حکم سے وہ اچھے ہو گئے اور مُردوں کو میں نے خدا کی مرضی سے زندہ کیا لیکن احمق کا علاج کیا اور ان کی اصلاح نہ کر سکا۔ لوگوں نے پوچھا احمق کون ہے فرمایا وہ جس کو اپنی رائے پسند آتی ہے اور اپنے اعمال کو بہتر سمجھتا ہے اور اپنے کو تمام لوگوں سے زیادہ صاحب فضل واحسان جانتا ہے اور اپنے اوپر کسی کا احسان نہیں مانتا اور اپنا حق تمام لوگوں پر سمجھتا ہے اور اپنے اوپر کسی کا حق لازم نہیں قرار دیتا۔ یہی وہ احمق ہے کہ جس کا علاج کسی طرح مجھ سے ممکن نہ ہوا اور دوسری معتبر حدیث میں آیا کہ جناب مسیحؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ

اگر تم میرے دوست اور بھائی ہو تو لوگوں کی دشمنی و کینہ اپنی نسبت قرار دو (یعنی لوگوں کے ساتھ دشمنی و عناد حقیقت میں اپنی ذات کے ساتھ دشمنی سمجھو) ورنہ میرے بھائی نہیں ہو خوشا حال اس کا جو دُنیا کی مرغوب چیزیں اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور خدا کی نافرمانی دل میں نہیں آنے دیتا جو چیز تمہارے ہاتھ سے نکل جاتی ہے اور گذر جاتی ہے تو کس قدر دور ہو جاتی ہے اور جو شے ملنے والی ہوتی ہے وہ کس قدر نزدیک ہوتی ہے۔ وائے ہوا ان پر جو دُنیا پر مغرور ہو گئے ہیں جس وقت وہ امر اُن پر واقع ہو گا جس کی پسند نہیں کرتے (یعنی موت آئے گی) اور وہ چیزیں اُن سے جدا ہو جائیں گی جس کو وہ دوست رکھتے ہیں اور جو اُن سے وعدہ کیا گیا ہے وہ اُن کو دیا جائے گا (اُس وقت وہ پچھتائیں گے) یہی رات و دن کا آنا جانا عبرت کے لئے کافی ہے۔ وائے ہو اُس پر جو حصول دُنیا میں ہمہ تن مشغول ہے اور اُس کے کردار گناہ و خطا سے بھرے ہوں کیسا رسوا ہو گا وہ اپنے پروردگار کے سامنے۔ لوگوں خدا کی یاد اور ذکر کے سوا زیادہ مت بولا کرو جو لوگ ذکر معبود کے علاوہ بہت باتیں کیا کرتے ہیں اُن کے دل سخت ہو جاتے ہیں اور وہ نہیں سمجھتے۔ لوگوں کے عیوب اس طرح دیکھتے ہیں گویا اُن کے خدا ہیں بلکہ اپنے نفس کی رہائی کے بارے میں غور کیا کرو کیونکہ تم خریدے ہوئے غلام ہو پہاڑ پر پانی جاری رہے گا تو وہ کب تک نرم نہ ہو گا (اسی طرح) عقل و دانائی کی باتیں زبان پر جاری رکھو گے تو تمہارے قلوب کب تک نرم نہ ہوں گے تمہاری مثال تو دفلا (مولف فرماتے ہیں کہ دفلا ایک قسم کی گھاس ہے جو بہت خوش رنگ پھول کے مانند ہوتی ہے مگر اس کا مزہ بہت تلخ ہوتا ہے اور وہ زہرِ قاتل ہوتی ہے) کی سی ہے جو پھول کی طرح خوش رنگ ہوتا ہے لیکن جو اس کو چکھتا ہے تھوک دیتا ہے اگر کھالیتا ہے تو وہ مر جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ خدا نے جناب عیسیٰؑ پر وحی فرمائی کہ لوگوں کے درمیان حلم و بردباری میں زمین کے مانند رہو جو اُن کے پیروں کے نیچے رہتی ہے (اور اُف نہیں کرتی) اور سخاوت میں آب جاری کے مانند رہو اور رحم و شفقت میں چاند و سورج کی طرح رہو جو نیک و بد پر

ایک کو روشنی دیتا ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا کہ دُنیا کو اپنا خدامت بناتو کہ وہ تم کو اپنا بندہ سمجھنے لگے اور اپنے خزانے اس کے پاس رکھو جو ضائع نہ کرے اور وہ تمہارا پروردگار ہے (جو کسی کے خزانہ عمل کو ضائع نہیں کرتا) اور دُنیا میں خزانے مت چھوڑو جو آفتوں کا گھر ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا میں تمہارے واسطے دنیا کو پست کئے دیتا ہوں تم اس کو میرے بعد بلند اور قائم مت کرنا ہے شبہ دُنیا کی خرابیوں میں سے ایک یہ ہے کہ اُس میں خدا کی نافرمانی کی جاتی ہے اور اُس کی دوسری خباثت یہ ہے کہ کوئی بغیر اس کو ترک کئے ہوئے آخرت کو نہیں پہنچ سکتا۔ لٰہذا دُنیا سے گذر جاؤ اس کو آباد و معمور مت کرو اور سمجھ لو کہ گناہ کی جڑ دُنیا کی محبت ہے اور بہت سی خواہشیں ایسی ہیں جس کے ساتھ ملول و طویل تکلیفیں اور رنج و اندوہ ہوتے ہیں۔ پھر فرمایا کہ میں نے تمہارے سامنے دُنیا کو ڈال دیا ہے اور تم اُس کے سامنے بیٹھے ہو تم سے امور دُنیا میں بادشاہوں اور عورتوں کے سوا کوئی جھگڑا نہیں کر سکتا۔ بادشاہوں سے دُنیا کے بارے میں مت اُلجھو اور دُنیا اُنہی کے واسطے چھوڑ دو تو وہ تم سے تعرض نہیں کریں گے لیکن عورتوں کے شر سے نماز و روزہ کے ذریعے بچتے رہو۔ منقول ہے کہ ایک مرتبہ جناب عیسیٰؑ سے لوگوں نے کہا کہ اپنے واسطے گھر بنالیجئے، فرمایا گذرے ہوئے لوگوں کا انجام ہمارے لئے کافی ہے اور ہم اُسی کو بہتر سمجھتے ہیں۔ دُنیا کو دوست مت رکھو تا کہ خدا تم کو دوست رکھے۔ ایک اور جگہ منقول ہے کہ خدا نے جناب عیسیٰؑ کو وحی فرمائی کہ جب تمہارے لئے کوئی نعمت بھیجوں تو اس کا استقبال کرو عاجزی اور فروتنی کے ساتھ تا کہ وہ نعمت تم پر پوری کردوں۔ مروی ہے کہ جناب عیسیٰؑ نے فرمایا اُس شخص نے اپنی ذات کو کیا نفع پہنچایا جس نے دُنیا کے لئے نفس کو فروخت کیا اور جو کچھ خرید کیا وہ دوسروں کے لئے میراث میں چھوڑ دیتا ہے اور خود ہلاک و برباد ہوتا ہے کیا کہنا ہے اُس کا جو اپنی ذات کو ہلاکت سے بچاتا ہے اور دُنیا کے بدلے اختیار کرتا ہے۔ اور مال کی مذمت میں فرمایا کہ اس ک تین صورتیں ہیں یا کمانے والے نے اس کو ناجائز طور پر کمایا تو عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور حلال طریقہ سے

حاصل کیااور ناجائز کاموں میں صرف کیاتب بھی عذاب میں مبتلا ہو گااور اگر بطور حلال کمایااور صحیح مصرف میں لایاتو وہ مال صاحب مال کو اس کے پروردگار کی عبادت میں مشغول کرتاہے۔

ایک مرتبہ حضرت عیسٰیؑ کا گذر ایک مکان کی طرف ہوا جس کا مالک مر چکا تھااور دوسرے لوگ اُس گھر میں بیٹھے تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ افسوس اُن لوگوں پر جنہوں نے یہ مکان میراث میں چھوڑا وہ لوگ کیوں نہیں نصیحت حاصل کرتے اُن کے حال سے جو اس سے پہلے اس میں آباد تھے۔ فرماتے تھے اے مکان تو خراب و برباد ہو جائے گا اور تیرے مکین فنا ہو جائیں گے نفس خدا کے لئے عمل کرتا کہ روزی تجھ کو حاصل ہو اور اے جسم مشقت اُٹھاتا کہ تجھ کو راحت ملے جناب عیسٰیؑ نے فرمایا اے آدمؑ کی کمزور اولاد اپنے پروردگار کے عذاب سے پرہیز کر اور لالچ میں گرفتار مت ہو اور دُنیا میں کمزور رہ اور اپنے بدن کو محنت کی عادت ڈال اور روزی اپنی سرداری و بندگی کے لئے مہیا کر اور پریشانی کے عالم میں خدا کی حمد زیادہ کر کیونکہ گناہوں سے حفاظت کے اسباب میں ایک سبب یہ بھی ہے کہ تجھے قدرت نہ ہو اُس پر جو تو چاہے۔ فرماتے تھے اے گروہ حواریان گناہگاروں اور خدا کے نافرمانوں سے دشمنی کر کے اپنے تیئں خدا کا دوست بناؤ اور اُن سے دور رہ کر خدا کا تقرب حاصل کرو اور اُن پر غضبناک ہو کر خدا کی خوشنودی حاصل کرو۔ منقول ہے کہ جناب عیسٰیؑ کے لئے دُنیا ایک نیلی آنکھ والی عورت کی شکل میں متمثل ہوئی۔ آپ نے اُس سے پوچھا تو نے کتنے شوہر کئے اُس نے کہا بیشمار آپ نے فرمایا کیا سب نے تجھ کو طلاق دے دی اُس نے کہا نہیں بلکہ میں نے سب کو مار ڈالا۔ فرمایا وائے تیرے باقیماندہ شوہروں پر جو تیرے شوہران کشتہ کے حال سے عبرت نہیں حاصل کرتے۔ دوسری حدیث میں آیا کہ حضرت عیسٰیؑ فرماتے تھے کہ ہول قیامت کو تم نہیں جانتے کہ کب تم کو گرفت میں لے لیگا تو پھر قبل اس کے وہ اچانک آپڑے تم کو اس کے لئے تیار رہنے میں کونسا امر مانع ہے اور فرمایا کہ آخرت کا توشہ بہت دشوار ہو گیا ہے لیکن دُنیا کا توشہ تو جب تو اُس میں کسی چیز کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے تو

کوئی فاجر تجھ سے پہلے اُسے اُچک لیتا ہے لیکن آخرت کے توشہ میں تیرا کوئی مددگار نہیں ملے گا جو تیری مدد کرے۔ یہ بھی منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عیسیٰؑ کے حواری اُن کے پاس آئے اور عرض کی اے خیر کے سبق دینے والے مجھے راہ راست بتایئے۔ فرمایا کہ موسیٰؑ کلیم اللہ تم کو حکم دیتے تھے کہ خدا کی جھوٹی قسم مت کھاؤ اور میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ خدا کی قسم نہ جھوٹی کھاؤ نہ سچی۔ عرض کی اے روح اللہ اور کچھ فرمایئے، فرمایا کہ موسیٰؑ تم کو حکم دیتے تھے کہ زنا مت کرو اور میں تم سے کہتا ہوں کہ زنا کرنے کا کیا ذکر زنا کا خیال بھی نہ کرو کیونکہ جس دل میں زنا کا وسوسہ ہوتا ہے وہ اُس گھر کی مثال ہے جس کے نقش و نگار سنہرے ہوں اور اُس میں آگ جلائی جائے اگرچہ وہ گھر نہیں جلتا لیکن دھواں تمام نقش و نگار کو خراب کر دیتا ہے۔

منقول ہے کہ اُس نے بیان کیا کہ میں ایک روز حضرت امیر المومنین کے ساتھ شہر حیرہ میں جا رہا تھا۔ اتفاقاً ہم ایک دیر میں پہنچے جس میں ناقوس (سنکھ) بجایا جا رہا تھا حضرت نے فرمایا اے حارث تو جانتا ہے کہ یہ ناقوس کیا کہتا ہے میں نے عرض کی خدا اور رسول اور رسول کے بھائی بہتر جانتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا دُنیا اور اس کی خرابی کی مثل بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں خدا کی یکتائی کی گواہی دیتا ہوں وہ حق ہے حق ہے سچا ہے سچا ہے بیشک دُنیا نے ہم کو فریب دیا اور آخرت سے بیگانہ کر دیا اور ہماری عقل ضائع کر دی اور ہم کو گمراہ کر دیا اے دُنیا کی اولاد دُنیا کے کاموں کو پیچھے ڈال اور ملتوی کر دے۔ اے فرزند دُنیا ہر روز مصیبتوں میں تو کچلا جاتا ہے دُنیا (کی دولت) جمع کرنے میں یا تم سب ایک دوسرے کو پامال کر دو گے یا تو خود بہت جلد فنا ہو جائے گا۔ اے فرزند دُنیا تو مال دُنیا کب تک جمع کرتا رہے گا۔ دُنیا ایک قرن (قرن سو برس کی مدت یا کم سے کم تیس برس کی مدت کو کہتے ہیں) کے بعد دوسرے قرن کو فنا کرتی رہتی ہے ہماری عمر کا کوئی دن نہیں گذرتا مگر یہ کہ ارکان (جسم) میں سے ایک رکن کو کمزور و لاغر کرتا ہے۔ بے شک خانۂ باقی کو ہم نے ضائع کر دیا اور خانۂ فانی کو اپنا وطن بنا لیا دُنیا میں ہم اپنی اس تقصیر و کمی کا احساس نہیں

کرتے مگر مرنے کے بعد (جس کا کچھ فائدہ نہیں) اس کے بعد امیر المومنینؑ نے فرمایا اے حارث کیا نصاریٰ ناقوس کے اس کلام کو سمجھتے ہیں اگر سمجھتے تو مسیحؑ کو خدا خدا کا شریک نہ قرار دیتے۔ حارث بیان کرتے ہیں کہ میں دوسرے روز ایک نصرانی کے پاس گیا جو اُس دیر میں رہتا تھا اور اس سے کہا کہ تجھ کو مسیحؑ کا واسطہ اس ناقوس کو اُسی طرح بجا جس طرح پہلے بجا رہا تھا۔ اُس نے بجانا شروع کیا اور میں نے ہر فقرہ کو اس کی آواز کے ساتھ ملانا شروع کیا جو جناب امیرؑ نے فرمایا تھا تو ہر ہو لفظ کو آخر تک مطابق پایا۔ اُس نصرانی نے پوچھا تم کو تمہارے پیغمبر کے حق کی قسم دیتا ہوں مجھے بتاؤ کہ کس نے یہ تم کو بتایا حارث نے کہا کہ جو بزرگ کل ہمارے ساتھ تھے انہوں نے (ناقوس کے اس کلام سے) مجھے کو آگاہ فرمایا اُس نے پوچھا تمہارے پیغمبر سے کوئی رشتہ ہے میں نے کہا وہ اُن کے چچازاد بھائی ہیں پوچھا کیا انہوں نے پیغمبر سے سُنا ہے؟ میں نے کہا ہاں یہ سُن کر وہ نصرانی مسلمان ہو گیا اور کہا خدا کی قسم میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ آخری پیغمبر وہ پیغمبر ہو گا جو ناقوس کے آواز کی تفسیر کرے گا۔

جناب عیسیٰؑ کا آسمان پر جانا اور پھر امام آخر الزم کے زمانے میں نازل ہونا:

حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے "یاد کرو وہ وقت جبکہ خداوند جلیل نے فرمایا اے عیسیٰؑ میں تم کو تمہاری زندگی کی دُنیاوی مدت پوری کرکے اپنی جانب اُٹھالونگا اور کافروں کے لوث سے پاک کردوں گا کہ ان کے درمیان نہ رہو گے اور تم کو اُن سے کوئی نقصان نہ پہنچے گا"۔ بعضوں نے کہا ہے کہ تَوَفّٰی بمعنی مرگ اور یہ کہ خدا نے اُن کو پہلے مار ڈالا اور تین ساعت کے بعد زندہ کر دیا اور آسمان پر اُٹھالیا اور بعض کا قول ہے کہ آپ کی موت زمین پر واپس آنے کے بعد آخر زمانہ میں واقع ہو گی اور ان کو جنھوں نے تمہاری متابعت کی اُن لوگوں پر قیامت تک غالب کردوں گا جنھوں نے

تمہاری رسالت سے انکار کیا چنانچہ عیسائی یہودیوں پر ہمیشہ غالب رہے اور امت پیغمبرؐ آخرالزمان بھی جو حضرت عیسیٰؑ پر ایمان رکھتی ہے یہودیوں پر ہمیشہ غالب رہی اور بادشاہی یہودیوں سے برطرف ہوگئی اور یہ بھی قرآن مجید کے معجزات میں سے ہے جس نے آئیدہ کی خبر دی اور اُسی کے مطابق واقع ہورہاہے۔ اور دوسری جگہ فرمایاہے اور یہودیوں کے کفر اور جناب مریمؑ پر بہتان عظیم لگانے کے سبب سے (خدانے اُن پر عذاب کیا)۔ ایک روایت کے مطابق یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر زنا کی تہمت لگائی۔ اور جگہ یہ ہے کہ حضرت کا گذر یہودیوں کے ایک گروہ کی طرف ہوا تو وہ کہنے لگے ساحر ذن ساحرہ کا فرزند۔ زناکار اور زناکار عورت کا بیٹا آیا۔ جب جناب عیسیٰؑ نے اُن لوگوں کی یہ بیہودہ باتیں سُنیں بارگاہ الٰہی میں عرض کی خداوندا تو ہی میرا پروردگار ہے تو نے مجھے بغیر باپ کے پیدا کیا اسی سبب سے لوگ مجھے زنازادہ کہتے ہیں خداوندا تو ان لوگوں پر لعنت کر جو مجھے اور میری ماں کا گالی دیں پس اسی وقت وہ لوگ سوّر بن گئے اور اُن کا قول کہ ہم نے مریمؑ کے بیٹے مسیح خدا کے رسول کو قتل کردیا (بالکل غلط ہے) انہوں نے نہ ان کو قتل کیا نہ سولی دی لیکن (یہ بات) اُن پر مشتبہ ہوگئی۔ شبہ کے بارے میں اختلاف ہے ابن عباس سے مردی ہے کہ جب خدانے ان کو (سوّر کی شکل میں مسخ فرمایا جنہوں نے حضرت کو اور آپ کی مادر گرامی کو گالی دی تھی اور یہ خبر یہودیوں کے بادشاہ یہودا کو پہنچی کہ عیسیٰؑ نے اس پر بھی لعنت کی ہے تو اُس نے یہودیوں کو جمع کیا اور اُن سب نے حضرت کے مار ڈالنے پر اتفاق کیا۔ خدانے حضرت عیسیٰؑ کی مدد کے لئے حضرت جبرئیل کو بھیجا۔ اُس وقت یہودی حضرت کے گرد جمع تھے اور آپ سے سوالات کررہے تھے۔ حضرت نے فرمایا اے گروہ یہود خدا تم کو دشمن رکھتاہے یہ سننا تھا کہ وہ

ترجمہ، جب عیسیٰؑ نے ان کی طرف سے نافرمانی اور (نیت قتل) دیکھی تو کہنے لگے کہ کوئی ہے جو خدا کا طرفدار اور میرا مددگار ہو حواری بولے کہ ہم خدا کے (طرفدار اور آپ کے) مددگار ہیں ہم خدا پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیں کہ ہم فرمانبردار ہیں ﴿۵۲﴾ اے پروردگار جو (کتاب) تو نے نازل فرمائی ہے ہم اس پر ایمان لے آئے اور (تیرے) پیغمبر کے متبع ہو چکے تو ہم کو ماننے والوں میں لکھ رکھ ﴿۵۳﴾

سب حضرت کے مار ڈالنے پر مستعد ہو گئے لیکن جناب جبرئیلؑ حضرت کو اُس کھڑکی پر اُٹھا لے گئے جو اُس مکان میں بلندی پر تھی اور اُسی سے نکال کر آسمان پر لے گئے۔ یہودا نے اپنے ایک مصاحب ططیانوس کو بھیجا کہ اُس کھڑکی سے اوپر جائے اور حضرت عیسٰیؑ کو گرفتار کر لائے چنانچہ وہ گیا اور وہاں حضرت عیسٰیؑ کو نہ پایا اور خدا نے جناب عیسٰیؑ کی شکل میں اُس کی صورت بدل دی کہ جو شخص اس کو دیکھتا سمجھتا تھا کہ جناب عیسٰیؑ ہیں۔ وہ جب مکان سے باہر آیا تاکہ لوگوں سے کہے کہ حضرت عیسٰیؑ وہاں نہیں ہیں لوگوں نے اسی کو پکڑ لیا اور مار ڈالا اور سولی پر لٹکا دیا۔ غرضکہ جب ططیانوس کو مار ڈالا اور اُس مکان میں کسی اور کو نہ پایا کہنے لگے اگر جس کو ہم نے مار ڈالا وہ ططیانوس تھا تو عیسٰیؑ کیا ہو گئے اور اگر وہی عیسٰیؑ تھے تو ططیانوس کیا ہوا اس سبب سے اُن میں اشتباہ پیدا ہو گیا۔ دوسری روایت یہ ہے کہ جب حضرت عیسٰیؑ یہودیوں کے خوف سے اپنے سترہ ساتھیوں کے ساتھ بھاگے اور ایک گھر میں داخل ہو گئے۔ یہودیوں نے اس مکان کو گھیر لیا اور جب وہ اُس میں داخل ہوئے تو خدا نے سب کو حضرت عیسٰیؑ کی شکل میں تبدیل کر دیا یہودی کہنے لگے تم سب کے سب جادو کئے ہوئے ہو بتاؤ تم میں عیسٰیؑ کون ہے ورنہ تم سب کو مار ڈالیں گے حضرت عیسٰیؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ تم میں کون ہے جو آج میری صورت بننا منظور کرے اور قتل ہو کر داخل بہشت ہو اُن میں سے ایک شخص سرجس نامی نے قبول کیا اور باہر آیا کہا میں

ترجمہ، اور وہ (یعنی یہود قتل عیسٰیؑ کے بارے میں ایک) چال چلے اور خدا بھی (عیسٰیؑ کو بچانے کے لیے) چال چلا اور خدا خوب چال چلنے والا ہے ﴿۵۴﴾ اس وقت خدا نے فرمایا کہ عیسٰیؑ! میں تمہاری دنیا میں رہنے کی مدت پوری کر کے تم کو اپنی طرف اٹھا لوں گا اور تمہیں کافروں (کی صحبت) سے پاک کر دوں گا اور جو لوگ تمہاری پیروی کریں گے ان کو کافروں پر قیامت تک فائق (وغالب) رکھوں گا پھر تم سب میرے پاس لوٹ کر آؤ گے تو جن باتوں میں تم اختلاف کرتے تھے اس دن تم میں ان کا فیصلہ کر دوں گا ﴿۵۵﴾ یعنی جو کافر ہوئے ان کو دنیا اور آخرت (دونوں) میں سخت عذاب دوں گا اور ان کا کوئی مددگار نہ ہوگا ﴿۵۶﴾ اور جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کو خدا پورا پورا صلہ دے گا اور خدا ظالموں کو دوست نہیں رکھتا ﴿۵۷﴾

عیسٰیؑ ہوں تو لوگوں نے اس کو قتل کیا اور دار پر کھینچا اور خدا نے اُسی روز حضرت عیسٰیؑ آسمان پر اُٹھالیا۔ بعض کہتے ہیں کہ جب حضرت عیسٰیؑ آسمان پر اُٹھالئے گئے اور لوگوں کا اُن پر اختیار نہ چلا تو ایک شخص کو پکڑ کر ایک بلندی پر لے گئے اور سولی دے دی اور لوگوں کو دھوکا دینے کی غرض سے کہنے لگے کہ وہی عیسٰیؑ ہے اور کسی کو اُس کے پاس جانے نہیں دیتے تھے۔ اس سبب سے لوگوں پر یہ بات مشتبہ ہوگئی۔ "جن لوگوں نے عیسٰیؑ کے بارے میں اختلاف کیا، یقیناً وہ شک میں گرفتار ہیں اور کو عیسٰیؑ کے بارے میں قطعی کوئی علم نہیں ہے وہ اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔ انہوں نے عیسٰیؑ کو یقیناً قتل نہیں کیا بلکہ خدا نے اُن کو اپنی طرف اُٹھالیا اور خدا ہر شے پر غالب اور حکمت والا ہے"۔

منقول ہے کہ حضرت عیسٰیؑ نے اپنے اصحاب سے ایک شب کے بارے میں وعدہ کیا کہ خدا ان کو (اُس رات) آسمان پر اُٹھالیگا تو وہ شام ہی سے آپؑ کے پاس جمع ہوگئے وہ لوگ بارہ اشخاص تھے حضرت نے ان کو ایک مکان میں داخل کیا جس کے ایک گوشہ میں ایک چشمہ تھا حضرت نے اس میں غسل کیا اور اُن کے پاس آئے پانی آپ کے سر سے ٹپک رہا تھا۔ آپ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے وحی فرمائی ہے کہ اسی وقت مجھے آسمان پر اُٹھالے گا اور یہودیوں کے شر سے

ترجمہ، اور ان کے کفر کے سبب اور مریم پر ایک بہتان عظیم باندھنے کے سبب ﴿۱۵۶﴾ اور یہ کہنے کے سبب کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ مسیح کو جو خدا کے پیغمبر (کہلاتے) تھے قتل کردیا ہے (خدا نے ان کو معلون کردیا) اور انہوں نے عیسیٰ کو قتل نہیں کیا اور نہ انہیں سولی پر چڑھایا بلکہ ان کو ان کی سی صورت معلوم ہوئی اور جو لوگ ان کے بارے میں اختلاف کرتے ہیں وہ ان کے حال سے شک میں پڑے ہوئے ہیں اور پیروئی ظن کے سوا ان کو اس کا مطلق علم نہیں۔ اور انہوں نے عیسیٰ کو یقیناً قتل نہیں کیا ﴿۱۵۷﴾ بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور خدا غالب اور حکمت والا ہے ﴿۱۵۸﴾ اور کوئی اہل کتاب نہیں ہوگا مگر ان کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئے گا۔ اور وہ قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے ﴿۱۵۹﴾ سورۃ النساء

بچالے گا۔ تم میں سے کون یہ منظور کرتا ہے کہ میری صورت وشباہت کا ہو جائے تاکہ اس کو لوگ مجھے سمجھ کر قتل کر دیں اور دار پر کھینچیں اور وہ روزِ قیامت میرے ساتھ بہشت میں میرے درجہ میں ہو گا۔ یہ سُن کر اُن میں سے ایک جوان بولا، اے روح اللہ مجھے قبول ومنظور ہے عیسیٰؑ نے فرمایا ہاں تو کر سکتا ہے اور فرمایا کہ تم میں سے ایک شخص میرے بارے میں صبح ہونے تک بارہ مرتبہ کافر ہو گا اُن میں ایک بولا میں وہ نہیں ہوں، حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا اگر تو اس امر کو اپنے نفس میں پاتا ہے تو تو ہی وہ شخص ہو گا۔ پھر فرمایا تم میرے بعد تین گروہ ہو جاؤ گے دو فرقے خدا پر جھوٹ باندھیں گے اور جہنم میں جائیں گے اور ایک فرقہ جو میرے وصی شمعونؑ کا مطیع ہو گا وہ خدا پر افترانہ کرے گا اور داخل بہشت ہو گا۔ غرضکہ جناب عیسیٰؑ گھر کے ایک گوشہ سے آسمان پر لے جائے گئے اور وہ لوگ دیکھ رہے تھے اسی وقت یہودی حضرت عیسیٰؑ کی تلاش میں آئے اور جس شخص کو حضرت نے فرمایا تھا کہ کافر ہو جائے گا اس کو اور اس کو جس نے آپ کی شباہت منظور کی تھی گرفتار کر لیا اس کو تو پھانسی دے دی اور دوسرا بارہ مرتبہ حضرت کی رسالت سے منکر ہوا جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا۔

روایت ہے کہ جبرئیلؑ ایک نامہ حضرت صلعمؐ کے لئے لائے جس میں بادشاہان دُنیا کے بارے میں خبر تھی اُس میں درج تھا کہ جب الشیخ ابن اشحان بادشاہ ہوا اور اس نے (۲۶۶)

ترجمہ، اے اہل کتاب اپنے دین (کی بات) میں حد سے نہ بڑھو اور خدا کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ مسیح (یعنی) مریم کے بیٹے عیسیٰ (نہ خدا تھے نہ خدا کے بیٹے بلکہ) خدا کے رسول اور کلمۂ (بشارت) تھے جو اس نے مریم کی طرف بھیجا تھا اور اس کی طرف سے ایک روح تھے تو خدا اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ۔ اور (یہ) نہ کہو (کہ خدا) تین (ہیں۔ اس اعتقاد سے) باز آؤ کہ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے۔ خدا ہی معبود واحد ہے اور اس سے پاک ہے کہ اس کے اولاد ہو۔ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے سب اسی کا ہے۔ اور خدا ہی کارساز کافی ہے ﴿۱۷۱﴾ مسیح اس بات سے عار نہیں رکھتے کہ خدا کے بندے ہوں اور نہ مقرب فرشتے (عار رکھتے ہیں) اور جو شخص خدا کا بندہ ہونے کو موجب عار سمجھے اور سرکشی کرے تو خدا سب کو اپنے پاس جمع کر لے گا ﴿۱۷۲﴾ النساء

دو سو چھپاسٹھ سال بادشاہی کی اس کی حکومت کو اکیاون (۵۱) سال گذرے تھے کہ حضرت عیسیٰؑ پیغمبر مبعوث ہوئے خدا نے نور و علم و حکمت اور گذشتہ تمام پیغمبروں کے علوم اُن کو عطا فرمائے تھے وہ اُن علوم کے ساتھ (تبلیغ کیلئے) نکلے۔ خدا نے ان کو انجیل عطا کی اور بیت المقدس کی جانب بھیجا اور بنی اسرائیل پر مبعوث فرمایا کہ ان کو خدا کی کتاب اور حکمت اور خدا اور رسول پر ایمان کی طرف دعوت دیں تو وہ باغی اور کافر ہو گئے۔ جب وہ لوگ ایمان نہیں لائے تو حضرت نے خدا سے دُعا کی اور اُن سب پر لعنت کی تو ان میں سے بعض بصورت شیاطین مسخ ہو گئے اس لئے (لعنت و نفرین کی اور ان کو مسخ کرادیا) تاکہ ان لوگوں کو اپنی رسالت کی ایک نشانی دکھائیں جس سے اُن کو عبرت ہو غرضکہ تینتیس (۳۳) سال بیت المقدس میں دعوت دیتے رہے اور ثواب ہائے الٰہی کی ترغیب فرماتے رہے اور ان کی سرکشی بڑھتی رہی (آخر خدا نے اُن کو آسمان پر اُٹھالیا) پھر لوگوں نے ان کی تلاش شروع کی تو بعضوں نے دعویٰ کیا کہ ہم نے اُن پر عذاب کیا اور زندہ زمین میں دفن کر دیا اور بعضوں نے کہا کہ ہم نے ان کو قتل کرکے دار پر کھینچ دیا لیکن سب نے جھوٹ کہا خدا نے اُن پر اُن لوگوں کو اختیار ہی نہیں دیا۔ اور یہ امر اُن پر مشتبہ ہو گیا۔ حضرت کو قتل کرنے یا زندہ دفن کرنے یا معذب کرنے کی اُن میں قوت نہ تھی لیکن جیسا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ اُن کی رُوح قبض کرنے کے بعد خدا نے اُن کو آسمان پر اُٹھا یا لیا اور جب آسمان پر اُٹھانا چاہا اُن پر وحی کی کہ نور و حکمت و علم کتاب خدا کو شمعون بن حمون کو سپرد کردو جن کو صفا کہتے ہیں حضرت عیسیٰؑ نے مومنین پر اُن کو اپنا خلیفہ بنایا۔ پھر شمعون ہمیشہ خدا کے امر کی تبلیغ کرتے رہے اور حضرت عیسیٰؑ کے ارشادات کی اپنی قوم کو ہدایت کرتے رہے اور کافروں سے جہاد کرتے رہے تو جس شخص نے ان کی اطاعت کی اور اُن پر ایمان لایا اُن باتوں پر جو خدا کی جانب سے اُن کو حاصل تھیں مومن ہوا اور جس نے انکار کیا اور ان کی نافرنی کی وہ کافر ہوا یہاں تک کہ خدا نے شمعون کو اپنی رحمت کی جانب بلا لیا ان کے بعد اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے صالحین میں سے ایک پیغمبر

بھیجا اور وہ یحییٰؑ کے پسر زکریاؑ تھے اور جب شمعون دُنیا سے رخصت ہوئے اردشیر فرزند اشکاٹش بادشاہ ہوا اُس نے چودہ سال دس مہینے بادشاہی کی جبکہ اس کی حکومت کو آٹھ سال گذرے یہودیوں نے یحییٰؑ بن زکریاؑ کو شہید کردیا۔ جب حضرت یحییٰؑ کی شہادت کا وقت آیا خدا نے ان کو وحی کی کہ وصیت و امامت کو شمعون کی اولاد میں قرار دیں اور حواریوں اور اصحاب عیسیٰؑ کو حکم دیں کہ اُن کے ساتھ رہیں اور اُن کی اطاعت کریں انہوں نے ایسا ہی کیا۔ منقول ہے کہ عیسیٰؑ اکیسویں ماہ رمضان کی شب میں آسمان پر گئے۔ ایک اور جگہ منقول ہے کہ جس شب حضرت عیسیٰؑ آسمان پر لے جائے گئے زمین سے جو پتھر اُٹھایا جاتا تھا اُس کے نیچے سے صبح تک خون تازہ جوش مارتا تھا اور اسی طرح شہادت جناب امیر و حضرت امام حسینؑ کے روز ہوا۔

منقول ہے کہ جب جناب عیسیٰؑ نے نگاہ اُٹھائی تو دیکھا کہ اُن کے بازون پر ایک دُعا لکھی ہوئی ہے تو جب حضرت عیسیٰؑ نے وہ دُعا پڑھی خدا نے حضرت جبرئیلؑ کو وحی کی کہ ان کو میرے محل کرامت کی جانب بلند کرو اور آسمان پر اُٹھالو۔ تو حضرت رسولؐ نے فرمایا کہ اے فرزندان عبد المطلب اپنے پروردگار سے انہی کلمات کے ذریعہ دُعا مانگو میں اُسی خدا کی قسم کھاتا ہوں جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ جو بندہ ان کلمات کے ذریعہ خلوص سے دُعا کرتا ہے اس کی دُعا سے عرش کانپنے لگتا ہے اور حق تعالٰی فرشتوں کو وحی کرتا ہے کہ گواہ رہو کہ میں نے اس کی دُعا ان کلمات کی برکت سے قبول کی اور اُس کے حاجتیں دُنیا و آخرت میں پوری کردیں۔ منقول ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ آسمان پر گئے اُونی کرتا پہنے ہوئے تھے جس کے اُون کو مریمؑ نے کاتا اور بُنا تھا اور سیا تھا۔ جب حضرت آسمان پر پہنچے خدا کی جانب سے آواز آئی کہ اے عیسیٰؑ دُنیا کی زینت کو چھوڑ دو۔ ایک اور جگہ منقول ہے کہ کسی پیغمبر اور حجت خدا کا قتل ہونا یا مرنا سوائے حضرت عیسیٰؑ کے لوگوں پر مشتبہ نہیں ہوا کیونکہ وہ زندہ زمین سے اُٹھالئے گئے اور اُن کی رُوح زمین و آسمان کے درمیان قبض کی گئی جب وہ آسمان پر پہنچے اُن کی روح پھر اُن کے بدن میں واپس

کردی گئی۔ جیساکہ حق تعالیٰ فرماتاہے "میں نے تم کو وفات دی پھر اپنی طرف بلند کرلیا" یہ بھی منقول ہے کہ جس وقت حضرت صاحب الامرؑ ظہور فرمائیں گے۔ نوہزار (۹۰۰۰)فرشتے نازل ہوں گے اور تین سو تیرہ (۳۱۳) وہ فرشتے جو حضرت عیسٰیؑ کے ساتھ تھے جبکہ وہ آسمان پر اُٹھائے گئے۔ بہت سی معتبر سندوں سے منقول ہے کہ حضرت صاحب الامر میں چار پیغمبروں کی سنت ہے ایک حضرت عیسٰیؑ کی جن کے بارے میں کہاجاتاہے کہ وہ مرگئے یا قتل کردیئے گئے حالانکہ وہ نہ مرے ہیں نہ قتل کئے گئے۔ یہ بھی منقول ہے کہ جب یہودیوں نے چاہاکہ عیسٰیؑ کو قتل کریں انہوں نے خداکو ہم اہلبیت کے حق کی قسم دی توخدانے اُن کو قتل سے نجات بخشی اور آسمان پر اُٹھالیا۔ حضرت عیسٰیؑ کے بعد ان کی امت بہتر (۷۲) فرقوں میں تقسیم ہوگئی اُن میں سے ایک فرقہ ناجی اور اکہتر (۷۱) جہنمی ہوئے۔ دوسری حدیث میں وارد ہے کہ جناب امیرؑ نے یہودیوں اور عیسائیوں کے سب سے بڑے عالموں کو طلب فرمایااور کہاکہ میں تم سے ایک بات دریافت کرتاہوں جس کو تم سے بہتر میں خود جانتاہوں لہٰذا حق کو پوشیدہ مت کرنااور صحیح جواب دینا پھر عالم نصاریٰ کو نزدیک بلایااور فرمایا تجھ کواُسی خدا کی قسم دیتاہوں جس نے انجیل جناب عیسٰیؑ پر نازل فرمائی۔اُن کے پیروں میں برکت عطاکی تھی اوراُن کے ہاتھوں سے کوروپیس (اندھے اور مبروص) کو شفادیتاتھااور مردہ کوان کی خاطر سے زندہ کرتاتھااور وہ مٹی سے پرندہ بناتے تھے اوراس میں روح پھونک دیتے تھے (اور وہ زندہ ہوکر اُڑجاتاتھا) اور لوگوں کو بتادیتے تھے جو کچھ وہ کھاتے اور مال ودولت جمع رکھتے تھے بتاکہ جناب عیسٰیؑ کے بعد بنی اسرائیل کے کتنے فرقے ہوئے اس نے کہاسوائے ایک اور کوئی فرقہ نہیں ہوا۔

ترجمہ، خداکے مددگار بن جاؤ جیسے عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں سے کہاکہ بھلا کون ہیں جو خدا کی طرف (بلانے میں) میرے مددگار ہوں۔ حواریوں نے کہاکہ ہم خداکے مددگار ہیں۔ تو بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ تو ایمان لے آیااور ایک گروہ کافر رہا۔ آخرالامر ہم نے ایمان لانے والوں کو ان کے دشمنوں کے مقابلے میں مدد دی اور وہ غالب ہوگئے ﴿۱۴﴾ سورۃ الصف

فرمایا کہ تو نے غلط بیان کیا اُسی خدا کی قسم جس کے سوا کوئی خدا نہیں کہ بہتر (۷۲) فرقے ہوئے جن میں سے ایک کے سوا سب جہنمی ہوئے۔

روایت ہے کہ حضرت مسیحؑ نے کتنی مرتبہ اپنی قوم سے غیبت اختیار فرمائی کہ شہروں میں سیاحت کرتے اور گھومتے پھرتے رہتے تھے اور آپ کے شیعہ اور قوم کے لوگ نہیں جانتے تھے کہ کہاں ہیں۔ پھر ظاہر ہوئے اور شمعونؑ بن حمون کو اپنا وصی قرار دیا جب شمعونؑ نے رحلت فرمائی تو اُن کے بعد حجتہائے خدا غیبت میں رہے اور سرکش و جابر لوگ ان کو تلاش کیا کرتے تھے اور مومنوں پر بلائیں اور سختیاں زیادہ ہوئیں اور خدا کا دین کہنہ و بوسیدہ ہوا۔ حقوق ضائع ہونے لگے واجبات و سنتیں لوگوں نے ترک کر دیں اور لوگ مذہب کے بارے میں پراگندہ ہو گئے اور ہر ایک نے اپنی اپنی راہ الگ اختیار کی اور اکثر لوگوں پر امر دین مشتبہ ہو گیا اور اس غیبت کی مدت دو سو پچاس سال گذری۔ منقول ہے کہ لوگ عیسیٰؑ کے بعد دو سو پچاس (۲۵۰) سال تک اس حال میں رہے کہ بظاہر کوئی حجت خدا اور امام اُن کا نہ تھا اور اُن کا حجت وہادی غیبت میں تھا۔ اور دوسری صحیح حدیث میں انہی حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد رسولؐ اللہ کے درمیان پانچ سو سال کا فاصلہ تھا اور ان میں سے ڈھائی سو (۲۵۰) تک کوئی پیغمبر یا امام ظاہر نہ تھا راوی نے پوچھا پھر اُس زمانہ کے لوگ کس طرح عمل کرتے رہے فرمایا کہ دین عیسیٰؑ کے ساتھ متمسک تھے اور انہی کی شریعت پر عمل کرتے رہے جو لوگ مومن تھے۔ اور فرمایا کبھی زمین کسی پیغمبر یا امام سے خالی نہیں رہتی لیکن کبھی وہ ظاہر ہوتے ہیں کبھی (بحکم خدا) پوشیدہ رہتے ہیں (مولف فرماتے ہیں کہ خاصہ وعامہ کے طریقہ سے متواتر خبریں ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ مہدیؑ آل محمدؐ کے زمانہ میں آسمان سے نیچے زمین پر آئیں گے اور حضرت امام کے پیچھے نماز پڑھیں گے اور آپ کے ناصروں میں سے ہوں گے)۔ اکثر مفسروں نے بیان کیا ہے کہ بیشک حضرت عیسیٰؑ کا نازل ہونا علامات قیامت سے ہے لہٰذا قیامت میں شک مت کرو اور اہل کتاب میں سے یعنی یہود و نصاریٰ میں سے کوئی نہ ہوگا

مگر یہ کہ حضرت عیسیٰؑ پر مرنے سے پہلے ایمان لائے گا جبکہ وہ حضرت امام آخرالزمان کے عہد میں آسمان سے زمین پر آئیں گے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ مخصوص ہے یہود و نصاریٰ کے اُس گروہ سے جو اُس زمانہ میں ہوں گے اور ممکن ہے کہ سب ہی مراد ہوں کیونکہ لفظ آیت عام ہے اور زمانہ رجعت میں سب ہی زندہ کئے جائیں گے اور دیکھیں گے کہ جناب عیسیٰؑ دین جناب مصطفےٰؐ کا اقرار اور حضرت صاحب الامر کی متابعت کرتے ہیں حالانکہ اس وقت کا ایمان لانا اُن کو فائدہ نہ دے گا۔ جیساکہ منقول ہے کہ حجاج نے شہر بن جوشب کو بلایا اور آیت کی تفسیر دریافت کی اور کہا کہ میں نے اکثر یہودی و نصرانی کو قتل کیا ہے اور دیکھا ہے کہ وہ اپنے لبوں کو حرکت بھی نہیں دیتا اور مر جاتا ہے۔ پھر کیونکر ایمان لاتا ہے۔ میں تو اس آیت کی تفسیر میں عاجز رہا ہوں۔ شہر نے کہا کہ اے امیر اس آیت کے معنی وہ نہیں ہیں جو آپ نے سمجھا ہے بلکہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ قیامت سے پہلے آسمان نے زمین پر آئیں گے اور ہر دین والا خواہ وہ یہودی ہو گا یا کوئی اور آپ پر ایمان لائے گا۔اور حضرت مہدیؑ پیچھے نماز پڑھے گا۔ حجاج نے پوچھا تونے یہ تفسیر کس سے سُنی اُس نے کہا امام محمد باقرؑ سے اُس نے کہا تو نے یہ علم چشمۂ صافی سے حاصل کیا ہے۔ منقول ہے کہ اس کے بعد ہم اہلبیت میں سے کوئی ایسا نہ ہو گا جو اپنے زمانہ کے ظالم کی بیعت (یہاں بیعت سے مراد ظلم و سختی ہے کیونکہ شہادت امام حسینؑ کے بعد پھر کسی بادشاہ و فرمانروا کو جرات ہی نہیں ہوئی کہ وہ کسی امام سے بیعت کی خواہش کرتا) میں مبتلا نہ ہو سوائے قائم آل محمد کے جو بارھویں امام ہیں اور جناب عیسیٰؑ بن مریمؑ روح اللہ کے جو اُن کے پیچھے نماز پڑھیں گے کہ یہ دونوں حضرات کسی ظالم کی بیعت نہ کریں گے۔ ایک اور روایت کے مطابق کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ نہ جانیں گے کہ

ترجمہ، وہ لوگ بے شبہ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ مریم کے بیٹے (عیسیٰ) مسیح خدا ہیں حالانکہ مسیح یہود سے یہ کہا کرتے تھے کہ اے بنی اسرائیل خدا ہی کی عبادت کرو جو میرا بھی پروردگار ہے اور تمہارا بھی (اور جان رکھو کہ) جو شخص خدا کے ساتھ شرک کرے گا خدا اس پر بہشت حرام کر دے گا اور اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ﴿۷۲﴾ سورۃ المائدۃ

خدا کیا ہے اور توحید الٰہی کس کو کہتے ہیں اُس وقت دجّال خروج کریگا اور جناب عیسٰیؑ آسمان سے نیچے آئیں گے اور دجّال کو قتل کریں گے۔ حضرت قائم کے پیچھے نماز پڑھیں گے اگر ہم (اہلبیتؑ رسول) پیغمبروں سے بہتر نہ ہوتے تو عیسٰیؑ علی نبینا و علیاالسّلام ہمارے پیچھے نماز نہ پڑھتے۔ حضرت رسولؐ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا مہدیؑ میرے فرزندوں میں سے ہے جب وہ ظاہر ہو گا۔ عیسٰیؑ اس کی نصرت و مدد کے لئے آسمان سے اُتریں گے اور اُس کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظہ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤواجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally